بسم اللہ الرحمن الرحیم

﴿ وَلَقَدۡ یَسَّرۡنَا الۡقُرۡاٰنَ لِلذِّکۡرِ فَہَلۡ مِنۡ مُّدَّکِرٍ ﴾ [سورۃ القمر ۱۷]

''اور یقیناً ہم نے اِس قرآن کو سمجھنے کیلیئے بالکل آسان بنادیا ہے پھر کوئی نصیحت لینے والا ہے''؟

گرامر کے بغیر صرف علامات کے ذریعے ترجمۂ قرآن سکھانے کا منفرد اور جدید انداز

مفتاح القرآن

پروفیسر عبد الرحمٰن طاہر

BAIT-UL-QURAN

بیت القرآن

لاھور - پاکستان

جملہ حقوق بحق بیت القرآن رجسٹرڈ محفوظ ہیں۔

نام کتاب .... مفتاح القرآن
مرتب .... پروفیسر عبدالرحمٰن طاہر
کمپوزنگ و ڈیزائننگ .... محمد اکرم محمدی، حافظ سعید عمران
ایڈیشن چہارم .... دسمبر 2006
پبلشر .... "بیت القرآن" پاکستان
ہدیہ .... 35 روپے

برائے رابطہ

بیت القرآن پوسٹ بکس نمبر 150، جی پی او، لاہور، پاکستان۔
فون: 111 737 111-042 ایکسٹینشن 115 فیکس 111 737 111-042 ایکسٹینشن 111
ویب سائٹ www.bait-ul-quran.org ای میل info@bait-ul-quran.org

لاہور سیل پوائنٹ اینڈ ڈسٹری بیوٹر

کتاب سرائے
پبلشرز، ڈسٹری بیوٹرز، مشیران کتب خانہ جات
فرسٹ فلور، الحمد مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اردو بازار، لاہور۔
فون: 042-7320318 فیکس: 042-7239884

کراچی سیل پوائنٹ اینڈ ڈسٹری بیوٹر

فضلی بک
فضلی بک سپر مارکیٹ
اردو بازار، نزد ریڈیو پاکستان، کراچی۔
فون: 021-2629724 فیکس: 021-2633887

پبلشر نوٹ

1. ہر خاص و عام کو اطلاع دی جاتی ہے کہ ادارہ "بیت القرآن" اپنی مطبوعات پر منافع وصول نہیں کرتا بلکہ اشاعت فنڈ وصول کرتا ہے جو کہ صرف کتاب کی پرنٹنگ، کاغذ اور بائنڈنگ کی لاگت ہے، البتہ تاجران کتب پرنٹ شدہ ہدیہ وصول کر سکتے ہیں۔

2. "بیت القرآن" کی مطبوعات منظر عام پر آئیں تو بہت سے حضرات و خواتین نے اس منفرد کام کو سراہتے ہوئے اس کار خیر میں مالی تعاون کی پیشکش کی ہے تو اس حوالے سے عرض ہے کہ ادارے سے مالی تعاون کی بجائے اس کار خیر میں شرکت کی بہترین اور واحد صورت یہ ہے کہ آپ "بیت القرآن" کی مطبوعہ کتب خرید کر لوگوں میں تقسیم فرمائیں۔ جزاکم اللہ خیرا۔

3. ہم نے قرآنی آیات کی طباعت کے وقت ہر صفحہ بغور پڑھا ہے، ہمیں یقین ہے کہ ان کے الفاظ اور اعراب دونوں بالکل صحیح ہیں، پھر بھی اگر آپ کو کہیں کوئی غلطی نظر آئے تو وہ یقیناً سہواً ہوئی ہے، آپ فوراً ہمیں اطلاع دیں، ہم اسے درست کر دیں گے۔ اور اگر غلطی سے بائنڈر کچھ صفحات آگے یا پیچھے لگا دے یا صفحات کم و بیش ہوں تو ادارہ ایسی غلطی کو بھی درست کرنے کا ذمہ دار ہے، آپ ایسا نسخہ واپس کر کے صحیح نسخہ حاصل کر سکتے ہیں۔ شکریہ

فہرست

سبق نمبر	عنوان	صفحہ نمبر
	عرض مؤلف	4
	مفتاح القرآن کے بارے میں تأثرات	6
1	کلمہ اور اس کی اقسام	9
2	يـ، تـ، أ، نـ	11
3	تَ، تِ، تُ، تْ	17
	مشق نمبر 1	19
4	وْا، وْنَ، يْنَ	20
5	ة، ـَى، آء، ات	23
6	هُوَ، هِيَ، هٗ، هٖ، هَا	25
	مشق نمبر 2	29
7	كَ، كِ	30
8	هُمَا، كُمَا، تُمَا	33
9	هُمْ، كُمْ، تُمْ	35
	مشق نمبر 3	39
10	هُنَّ، كُنَّ، تُنَّ، ـْنَ	40
11	ىْ، نَا	42
12	اِيَّاكَ، اِيَّاكُمْ، اِيَّاهُ، اِيَّاهُمْ	46
	مشق نمبر 4	48
13	انِ، يْنِ	49
14	لَا، مَا	51
15	اَلَّذِيْ، اَلَّذِيْنَ، اَلَّتِيْ، اَلّٰتِيْ	55
	مشق نمبر 5	57
16	هٰذَا، هٰذِهٖ، هٰٓؤُلَآءِ	58
17	ذٰلِكَ، تِلْكَ، اُولٰٓئِكَ	60
18	مَنْ، مِنْ، عَنْ	62
	مشق نمبر 6	64
19	بِـ (بِ)	65
20	وَ، فَـ (فَ)	67
21	فِيْ، عَلٰى، اِلٰى	69
	مشق نمبر 7	70
22	اِنَّ، اَنَّ، لَـ، نَّ، قَدْ	71
23	فَاعِلٌ، مَفْعُوْلٌ، مُـ	74
24	لِـ (لِ)	76
	مشق نمبر 8	78
25	لَمْ، لَمَّا، لَنْ	79
26	اَنْ، اِنْ	81
27	أ، هَلْ، لِمَ، اَنّٰى، مَاذَا، كَيْفَ	82
	مشق نمبر 9	85
28	لَعَلَّ، كَاَنَّ، لَيْتَ، لٰكِنَّ	86
29	اِذْ، اِذَا، اِذًا	88
30	يَا، اَيُّهَا، اَيَّتُهَا، مَّ	89
	مشق نمبر 10	91
31	ثُمَّ، ثَمَّ	92
32	سَـ (سَ)، سَوْفَ، اِسْتَـ	93
33	ذُوْ، ذَا، ذِيْ، ذَاتَ، اُولُوْا	95
	مشق نمبر 11	97
34	اَلَا، اِلَّا، اَلَّا، كَلَّا	98
35	اَمْ، اَوْ، اِمَّا، اَمَّا	100
36	كَمْ، كَاَيِّنْ	102
	مشق نمبر 12	103
	گزشتہ تمام اسباق کی مشق	104
	تعارف مصباح القرآن	109
	نمونہ مصباح القرآن	110
	تعارف ومقاصد ''بیت القرآن''	112

عرضِ مؤلف

قرآن مجید ایسی کتابِ ہدایت ہے جسکے سرچشمہ صافی سے تا ابد فیض جاری رہیگا، نزولِ قرآن سے لے کر اب تک اُمت مسلمہ انفرادی اور اجتماعی سطح پر قرآن پڑھنے اور سیکھنے کے لیے کوشاں رہی ہیں، کیوں نہ ہو صادق المصدوق صلی اللہ علیہ وسلم نے خود فرمایا: ﴿خَيْرُكُمْ مَنْ تَعَلَّمَ الْقُرْاٰنَ وَعَلَّمَهٗ﴾ ''تم میں سے بہترین وہ ہے جس نے قرآن سیکھا اور دوسروں کو سکھایا'' (بخاری)۔

ترجمہ وتفہیم قرآن کیلئے برصغیر میں بہت سی کوششیں کی گئی ہیں، پہلی شکل براہ راست لفظی ترجمہ کی تھی پھر بامحاورہ ترجمہ کا طریقہ اختیار کیا گیا، علماء لسانیات وادب نے عربی گرامر کے ذریعے تفہیمِ قرآن کا راستہ اختیار کیا، پھر ایک کوشش رنگوں کے ذریعے قرآنی الفاظ کے مطالب ومفاہیم سکھانے کی بھی کی گئی۔ان تمام تجربات کا بغور مشاہدہ ومطالعہ کرنے کے بعد راقم کا دل ہمیشہ ایک ایسے طریقہ کار کی جستجو میں تھا کہ جس کے ذریعے نہایت آسان اور عام فہم انداز میں قرآن کریم کو سمجھنے کے اصول وضع کیئے جائیں۔

زیرِ نظر کتاب ''مفتاح القرآن'' اسی سلسلے کی ایک کڑی ہے، تاہم اس میں تفہیم کا جو انداز واسلوب اختیار کیا گیا ہے وہ یکسر منفرد اور تفہیم قرآن کے لیے یہ ایک نئی کوشش ہے۔اس بات کا قطعاً اِنکار نہیں کہ قرآن مجید کو گہرائی سے سمجھنے کے لیے عربی گرامر کی اشد ضرورت ہے، لیکن جو لوگ گرامر کو مشکل سمجھتے ہیں اُن کو ایک آسان راستہ مہیا کیا گیا ہے یعنی قرآن کے مطالب تک بذریعہ علامات پہنچانے کی کوشش کی گئی ہے، یہ علامتیں بار بار استعمال ہونے کی وجہ سے خود بخود یاد ہو جاتی ہیں اس طرح گرامر کے بغیر ہی قرآن کو سمجھنے میں کافی حد تک مدد ملتی ہے یہ آسان فہم ہونے کے ساتھ ساتھ ایک دلچسپ اور منفرد طریقہ بھی ہے، اس سے قاری اُکتاہٹ محسوس نہیں کرتا اور اُس کی دلچسپی بھی مسلسل برقرار رہتی ہے۔اگر تعلیمی اداروں کے اساتذہ کرام اِس کتاب کی روشنی میں طلبہ کو ترجمۃ القرآن کا نصاب پڑھائیں تو یقیناً قرآن فہمی کے عمل میں آسانی کی اُمید کی جاسکتی ہے۔

آخر میں تمام احباب سے درخواست ہے کہ مجھے، میرے والدین، میرے اساتذہ کرام، اہل خانہ اور اس کارِ خیر میں شریک تمام احباب کو اپنی خصوصی دعاؤں میں یاد رکھیں اور دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اس کاوش کو شرف قبولیت عنایت فرمائے آمین۔

عبدالرحمٰن طاہر
فاضل اسلامیہ یونیورسٹی مدینہ منورہ
مبعوث: وزارة الشئون الإسلامية والأوقاف والدعوة والإرشاد السعودية
استاد: انسٹیٹیوٹ آف ایجوکیشن اینڈ ریسرچ پنجاب یونیورسٹی قائداعظم کیمپس لاہور پاکستان

مفتاح القرآن کے بارے میں تأثرات

☆ امتِ مسلمہ کا قرآن کریم سے لگاؤ فقید المثال ہے۔اس کتاب کو سمجھنے اور پھر اسے دوسروں کو سمجھانے کیلئے ان گنت علوم کی داغ بیل ڈالی گئی۔صدرِ اسلام میں جب غیر عرب لوگوں نے اسلام قبول کرنا شروع کیا تو اسلاف کے پیشِ نظر سب سے اہم بات یہ تھی کہ عربی زبان کے قواعد وضع کئے جائیں تاکہ غیر عربوں کو قرآن کریم سمجھ بھی آئے۔

عربی گرامر اور قواعدِ زبان کی گزشتہ چودہ سو سالہ تاریخ میں اپنے اپنے زمانے کی ضرورت پوری کرنے کیلئے ہزاروں کتب لکھی گئیں،گزشتہ پچاس سالوں میں عالمِ عرب میں یہ احساس شدت کے ساتھ مسلمانوں کے دلوں میں جاگزیں ہوگیا کہ تدریسِ قواعد کا طریقہ اطلاقی ہونا چاہیئے لہٰذا **تسهيل القواعد العربية** کی کوشش میں سعودی عرب،مصر،شام،سوڈان اور خلیجی ریاستوں سے ہزاروں کتابیں شائع ہوئیں۔برصغیر میں بھی اس ضرورت کو محسوس کیا گیا اور عام فہم انداز میں عربی قواعد کو بیان کرنے کی کوششیں سامنے آئیں۔خدا کے فضل سے قرآن کریم کو براہ راست سمجھنے کا جذبہ اب ایک تحریک کی صورت اختیار کر گیا ہے۔آج تفہیم القرآن کو آسان تر بنانے کیلئے کئی طریقے اختیار کئے گئے ہیں۔قرآنی آیات کا اپنی زبان میں ترجمہ ومفہوم سمجھنے کیلئے متن کے متعلقہ الفاظ اور ان کے ترجمہ کو ایک رنگ میں شائع کرنا بھی بڑی حد تک مفید رہا ہے مگر اس سے بھی بہتر پروفیسر عبدالرحمٰن طاہر صاحب کی یہ مستحسن کوشش ہے جو"مفتاح القرآن" کی شکل میں ہمارے سامنے آئی ہے۔

زیرِ نظر کتاب میں پروفیسر صاحب نے عربی گرامر کے دقیق مسائل کو بھی علامتوں کے ذریعے آسان انداز میں بیان کر دیا ہے اور شاید اس کتاب کی سب سے اہم خوبی یہ ہے کہ عربی گرامر جو فہم قرآن کیلئے بنیاد بن سکے،پڑھانے کیلئے آپ نے زیادہ تر ایسے الفاظ استعمال کئے ہیں جو اردو اور عربی میں مشترک ہوں یا اردو خواندہ طبقہ کیلئے ان کا سیکھنا آسان ہو۔اسباق میں علامات کیلئے سرخ رنگ کا استعمال بھی قاری کیلئے کئی سہولتیں لئے ہوئے ہے۔

میری دعا ہے کہ خدائے ذوالجلال پروفیسر عبدالرحمٰن طاہر کی اس کوشش کو قبول فرمائے اور قرآن کریم پڑھنے والوں کو اس کتاب سے کماحقہ استفادے کی توفیق بخشے۔آمین۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد اکرم چوہدری

ڈین فیکلٹی آف اسلامک اینڈ اورینٹل لرننگ پنجاب یونیورسٹی لاہور

☆ پچھلی صدی کے دوران ہی سے پوری دنیا کے مسلمانوں میں بھی اور غیر مسلموں میں بھی قرآن مجید کو پڑھنے اور سمجھنے کا رجحان بین الاقوامی انداز میں پیدا ہو چکا ہے ، ایک خاص طبقہ قرآن شناسی سے متعارف ہوا اور ان میں سے کچھ لوگ قرآن فہمی کی طرف راغب ہوئے ، لیکن انگریزی تعلیم یافتہ ایک بڑا طبقہ قرآن سے ناواقف ہے اس طبقہ کو قرآن مجید کی طرف متوجہ کرنے کیلئے ضروری تھا کہ انہیں جز وقتی تعلیم دینے کا انتظام کیا جائے تا کہ وہ بھی اپنے مشاغل سے دست بردار ہوئے بغیر قرآن شناسی اور قرآن فہمی کا راستہ اختیار کر سکیں۔

ضرورت اس بات کی تھی کہ قرآنی عربی گرامر کو آسان اور عام فہم بنا کر یہ تأثر دور کر دیا جائے کہ عربی زبان سیکھنے میں مشکل ہے ، جن لوگوں نے اس کام کا اس نئے انداز میں آغاز کیا وہ خود محوِ حیرت رہ گئے کہ اس حصولِ علم کی کس قدر تشنگی پائی جاتی ہے اور قرآن فہمی کی پڑھے لکھے لوگوں کے دلوں میں کس قدر تڑپ ہے۔ نتیجہ یہ ہوا کہ لوگ جوق در جوق ان اداروں کا رخ کرنے لگے اور ان اداروں کے معلمین عربی گرامر کو آسان تر بنانے میں کوشاں ہوئے ، جب اس نئے انداز میں تعلیم دینے اور پانے کو فروغ حاصل ہوا تو قرآن مجید کی برکتوں سے نئی راہیں کھلیں۔ ان نئی راہوں میں سے ایک دلکش راہ اللہ کے خاص فضل و کرم سے پروفیسر عبدالرحمٰن طاہر جیسے تجربہ کار اور کہنہ مشق معلم نے اپنائی، اوّلاً اپنے درس و تدریس کے انداز میں اور بعد ازاں کتابی صورت میں پیش کرنے میں کامیاب ہوئے ، یہ کتاب "مفتاح القرآن" کی شکل میں آپ کے ہاتھوں میں ہے۔ اور ان اصولوں کی اطلاقی صورت "مصباح القرآن" کی شکل میں بتدریج ایک ایک پارہ آپ کے ذوقِ قرآن فہمی کی تسکین کیلئے پیش کی جاتی رہے گی۔

قرآن فہمی کا یہ دلکش انداز جس میں گرامر کی اصطلاحات میں اُلجھے بغیر آپ منزلیں طے کرتے جائیں ، اللہ تعالیٰ نے پروفیسر عبدالرحمٰن طاہر صاحب کے حصہ میں لکھ رکھا تھا اور یہ بجا طور پر اس کے موجد قرار دیئے جا سکتے ہیں اور قرآن کی تعلیم و تدریس کی تاریخ میں اپنے لئے ایک اعلیٰ مقام پا چکے ہیں۔

اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ قرآن مجید کی خدمت میں جس جس نے جس انداز میں بھی حصہ لیا ہے اسے اللہ تعالیٰ شرفِ قبولیت بخشے اور ان سب کیلئے توشۂ آخرت بنائے ، آمین۔

پروفیسر ڈاکٹر منور حیات

پرنسپل (ریٹائرڈ) علامہ اقبال میڈیکل کالج لاہور

☆ پروفیسر عبدالرحمٰن طاہر صاحب کا تشکیل کردہ تازہ ترین طریقہ عربی زبان کے قواعد کی بنیاد پر ہے اس طریقے سے قرآن مجید کے بیشتر الفاظ علامات کے ذریعے شناخت کیے جا سکتے ہیں اور اس کی مدد سے جنس، عدد اور زمانہ (ماضی، حال، مستقبل) وغیرہ کی پہچان باآسانی ہوسکتی ہے۔

پروفیسر صاحب کی تشکیل کردہ اس جدید تکنیک نے قارئین کو عربی گرامر کے رسمی تعلّم سے بے نیاز کر دیا ہے جس کی کہ فہمِ قرآن میں چنداں ضرورت بھی نہیں ہوتی۔ "مفتاح القرآن" میں اختیار کیا جانے والا یہ جدید ترین طریق کار قرآن مجید کے ان قارئین کی جھجک دور کرنے میں معاون ہوگا جو قرآن پاک کا مطالعہ اپنے طور پر کرنا چاہتے ہیں۔

ڈاکٹر خواجہ صادق حسین

سابق پرنسپل پروفیسر آف میڈیسن کنگ ایڈورڈ میڈیکل کالج لاہور

سابق صدر کالج آف فزیشن اینڈ سرجن پاکستان

☆ عزیز گرامی پروفیسر عبدالرحمٰن طاہر نے اپنی تصنیف "مفتاح القرآن" میں فہم قرآن کے نقطہ نظر سے رسمی گرامر کا حوالہ دیئے بغیر عربی زبان کی تحصیل کا سہل طریقہ اختراع کیا ہے اس اجتہاد کیلئے وہ مبارکباد کے مستحق ہیں اور اللہ تعالی کے ہاں بھی اجر کے مستحق ہوں گے۔ عربی کی تفہیم کو آسان بنانے کیلئے پروفیسر موصوف نے عربی زبان کی اس امتیازی ساخت کو بنیاد بنایا ہے کہ عربی زبان کے مفہوم کا انحصار مختلف علامات پر ہے، پروفیسر صاحب نے ''مفتاح القرآن'' کے اسباق کو ان علامات کے حوالے سے مرتب کیا ہے پھر مختلف رنگوں کے استعمال سے قاری کو سبق کی تفہیم میں مدد دی ہے۔

امید اور دعا ہے کہ ''مفتاح القرآن'' فہم قرآن کیلئے مؤثر کلید کا کام دے۔

پروفیسر منور ابن صادق

سابق چیئرمین اسلامک ایجوکیشن آئی-ای-آر پنجاب یونیورسٹی لاہور

سابق ریجنل ڈائریکٹر علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی لاہور

☆ بندۂ عاجز کو عزیز گرامی قدر جناب پروفیسر عبدالرحمٰن طاہر حفظہ اللہ کی فہم قرآن کے سلسلے میں انتہائی عمدہ کاوش دیکھنے کی سعادت حاصل ہوئی۔ للہ الحمد. عاجز نے خود اس سے بفضلہٖ خوب استفادہ کیا ہے۔

سائنسی، نفسیاتی، جدید انداز میں رنگوں کا استعمال اور خالص قرآنی مثالیں انشاء اللہ رجوع الی القرآن کا بہترین ذریعہ ثابت ہونگی اللہ تعالی ان کے قلم اور علم وعمل میں برکت عطا فرمائے، آمین۔

پروفیسر ڈاکٹر محمد مزمل احسن شیخ

صدر شعبہ عربی واسلامیات کالج آف ایجوکیشن لوئر مال لاہور

بسم الله الرحمن الرحيم

کلمہ

کلمہ زبان سے نکلنے والے ہر بامعنی لفظ کو کلمہ کہتے ہیں ، اس کی تین اقسام ہیں :

1 - **اسم** 2 - **فعل** 3 - **حرف**

اسم جو کسی شخص، حیوان، چیز یا جگہ وغیرہ کا نام ہو یا صفت ہو۔ مثلاً:

كِتَابٌ : کتاب۔ **اَلْقَلَمُ** : قلم۔

شَاعِرٌ : شاعر۔ **فَاسِقٌ** : گناہ گار۔

فعل جس کلمہ سے کام کے ہونے یا کرنے کا پتہ چلے اور کوئی زمانہ بھی پایا جائے۔ مثلاً:

عَبَدَ : اس نے عبادت کی۔ **نَعْبُدُ** : ہم عبادت کرتے ہیں یا کریں گے۔

خَلَقَ : اس نے پیدا کیا۔ **يَخْلُقُ** : وہ پیدا کرتا ہے یا کرے گا۔

حرف وہ کلمہ ہے جو نہ اسم ہو نہ فعل بلکہ اسموں اور فعلوں کو آپس میں ملانے کا کام دے اور اگر الگ استعمال ہو تو کوئی فائدہ نہ دے۔ مثلاً:

فِيْ : میں۔ **عَلٰى** : پر

مِنْ : سے۔ **اِلٰى** : طرف، تک۔

اسم کی بنیادی علامتیں

اسم کی بنیادی علامتیں دو ہیں : 1 - **اَلْ** 2 - **تنوین** (ـً ـٍ ـٌ)

اَلْ یہ علامت ہمیشہ اسم کے شروع میں آتی ہے اور اُسے خاص کر دیتی ہے، "**اَلْ**" کا عربی میں

وہی تصور ہے جو انگلش میں "The" کا ہے مثلاً:

اَلْكِتَابُ	: کتاب	The Book	اَلْبَابُ	: دروازہ	The Door
اَلْاَرْضُ	: زمین	The Earth	اَلرَّسُوْلُ	: رسول	The Prophet

تنوین ڈبل حرکت (ـً ـٍ ـٌ) کو تنوین کہتے ہیں اور یہ علامت ہمیشہ اسم کے آخر میں آتی ہے اوراس کا عام ہونا ظاہر کرتی ہے اور "تنوین" کا عربی میں وہی تصوّر ہے جو انگلش میں "A" کا ہے۔ مثلاً:

كِتَابٌ	: کتاب	A Book	بَابٌ	: دروازہ	A Door
قَلَمٌ	: قلم	A Pen	جَنَّةٌ	: باغ	A Garden

نوٹ "اَلْ" اور "تنوین" جس لفظ پر بھی آئیں وہ یقیناً اسم ہوگا اور یہ دونوں علامتیں ایک اسم پر ایک ساتھ لانا درست نہیں۔ مثلاً: اَلْكِتَابٌ کہنا غلط ہے۔ جیسا کہ "The A Book" کہنا درست نہیں۔

اسم کی پہچان

شروع میں "اَلْ" یا آخر میں "تنوین"، "ة"، "ات" ہو وہ اسم ہوتا ہے۔ مثلاً: رَحْمَةٌ، جَنَّةٌ، وَاسِعَةٌ، مُسْلِمَاتٌ، مُؤْمِنَاتٌ، جَنَّاتٌ. اور درج ذیل الفاظ کے بعد بھی عموماً اسم ہوتا ہے۔

"هٰذَا، هٰذِهٖ، هٰؤُلَآءِ"، "ذٰلِكَ، تِلْكَ، اُولٰٓئِكَ"، "اِنَّ، اَنَّ، كَاَنَّ، لَيْتَ، لَعَلَّ"، "يَا، اَيُّهَا، اَيَّتُهَا"، "ذُوْ، ذَا، ذِيْ، ذَاتُ، اُولُوْا، اُولِيْ، اُولَاتُ"، "مِنْ، عَنْ، اِلٰى، عَلٰى، فِيْ، بِـ" (انکی تفصیل آگے آرہی ہے)۔

فعل کی پہچان

فعل کے شروع میں "يـ، تـ، أ، نـ"، "سَـ، سَوْفَ، اِسْتَـ، قَدْ" یا آخر میں "تَ، تِ، تُ، ث، نَّ" میں سے عموماً کوئی علامت ہوتی ہے۔ اگر شروع میں "أ" اور آخر میں "جزم" یا "وْا" ہو تو وہ بھی فعل ہوتا ہے۔ اسی طرح اگر کسی لفظ کے شروع میں "لَا" ہو اوراس کے آخر میں "وْا" یا "وْنَ"، پیش یا جزم ہو تو وہ بھی فعل ہوتا ہے۔ اور "لَمْ، لَمَّا، لَنْ، اَنْ، كَيْ" کے بعد بھی ہمیشہ فعل ہوتا ہے (انکی تفصیل آگے آرہی ہے)۔

يـ (ی) ، تـ (ت) ، أ ، نـ (ن)

یہ چاروں علامتیں فعل کے شروع میں آتی ہیں۔ان کی موجودگی میں کبھی زمانہ حال اور کبھی زمانہ مستقبل کا ترجمہ کیا جاتا ہے۔ ہر ایک کی تفصیل درج ذیل ہے۔

يـ اس علامت کا ترجمہ "وہ" کیا جاتا ہے۔مثلاً:

يَحْكُمُ : وہ فیصلہ کرتا ہے یا کرے گا۔

يُؤْمِنُ : وہ ایمان لاتا ہے یا لائے گا۔

يَخْلُقُ : وہ پیدا کرتا ہے یا کرے گا۔

يَهْدِي : وہ ہدایت دیتا ہے یا دے گا۔

اَلْمُلْكُ يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ [1] : اس دن بادشاہت اللہ کی ہوگی وہ فیصلہ کرے گا انکے درمیان۔

يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا [2] : وہ گمراہ کرتا ہے اس کے ذریعے اکثر کو۔

وَ يَهْدِيْ بِهٖ كَثِيْرًا [2] : اور وہ ہدایت دیتا ہے اس کے ذریعے اکثر کو۔

تـ اس علامت کا ترجمہ عموماً " تو ، تم ، آپ " کیا جاتا ہے۔مثلاً :

تَسْمَعُ : تو سنتا ہے یا سُنے گا۔

تَعْلَمُ : تو جانتا ہے یا جانے گا۔

تُؤْتِي : تو دیتا ہے یا دے گا۔

تَشَآءُ : تو چاہتا ہے یا چاہے گا۔

تَعْلَمُ مَا فِيْ نَفْسِيْ [3] : تو جانتا ہے جو میرے جی (دل) میں ہے۔

تُؤْتِي الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ [4] : تو دیتا ہے بادشاہت جسے تو چاہتا ہے۔

وَ تَنْزِعُ الْمُلْكَ مِمَّنْ تَشَآءُ [4] : اور تو چھین لیتا ہے بادشاہت جس سے تو چاہتا ہے۔

أ یہ علامت واحد مذکر و مونث دونوں کیلئے استعمال ہوتی ہے اور ترجمہ "میں" کیا جاتا ہے۔مثلاً:

اُجِيْبُ : میں قبول کرتا ہوں یا کروں گا۔

اَعْبُدُ : میں عبادت کرتا ہوں یا کروں گا۔

اَقُوْلُ : میں کہتا ہوں یا کہوں گا۔

اَعُوْذُ : میں پناہ مانگتا ہوں یا مانگوں گا۔

---

1. الحج (56) 2. البقرة (26) 3. المائدة (116) 4. ال عمران (26)

اُجِيْبُ دَعْوَةَ الدَّاعِ	میں قبول کرتا ہوں دعا کرنے والے کی دعا کو
اِذَا دَعَانِ 5	جب وہ مجھ سے دعا کرے۔
وَلَآ اَعْلَمُ الْغَيْبَ 6	اور نہ میں غیب جانتا ہوں۔
وَ لَآ اَقُوْلُ لَكُمْ اِنِّيْ مَلَكٌ 7	اور نہ میں تم سے کہتا کہ میں فرشتہ ہوں۔

ن یہ علامت دو یا دو سے زیادہ مذکر و مؤنث کیلئے استعمال ہوتی ہے اور ترجمہ "ہم" کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

نَسْتَعِيْنُ : ہم مدد مانگتے ہیں یا مانگیں گے۔ نَرْزُقُ : ہم رزق دیتے ہیں یا دیں گے۔

نَخْلُقُ : ہم پیدا کرتے ہیں یا کریں گے۔ نَعْبُدُ : ہم عبادت کرتے ہیں یا کریں گے۔

اِيَّاكَ نَعْبُدُ	صرف تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں
وَ اِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ 8	اور صرف تجھ ہی سے ہم مدد مانگتے ہیں۔
نُؤْمِنُ بِبَعْضٍ وَّ نَكْفُرُ بِبَعْضٍ 9	بعض پر ہم ایمان لاتے ہیں اور بعض کا ہم انکار کرتے ہیں۔
قَدْ نَعْلَمُ اِنَّهٗ لَيَحْزُنُكَ	یقیناً ہم جانتے ہیں کہ بیشک آپ کو غم میں ڈالتی ہیں
الَّذِيْ يَقُوْلُوْنَ 10	وہ باتیں جو (کافر) کہتے ہیں۔

نوٹ اگر ان چاروں علامتوں "ی، ت، أ، ن" پر پیش ہو اور آخری حرف سے پہلے زبر ہو تو ترجمہ میں "کیا جاتا ہے" یا "کیا جائے گا" کا مفہوم ہوتا ہے۔ مثلاً:

يُخْلَقُ : وہ پیدا کیا جاتا ہے یا کیا جائیگا۔ يُعْرَفُ : وہ پہچانا جاتا ہے یا پہچانا جائے گا۔

يُقْتَلُ : وہ قتل کیا جاتا ہے یا قتل کیا جائیگا۔ يُشْرَكُ : وہ شریک بنایا جاتا ہے یا بنایا جائے گا۔

يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ بِسِيْمٰهُمْ 11	پہچانے جائیں گے مجرم اپنے چہروں سے۔
وَلَا تَقُوْلُوْا لِمَنْ يُّقْتَلُ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ	اور مت کہو جو اللہ کی راہ میں قتل کیا جاتا ہے کہ وہ مردہ ہیں
اَمْوَاتٌ بَلْ اَحْيَاءٌ وَّلٰكِنْ لَّا تَشْعُرُوْنَ 12	بلکہ وہ زندہ ہیں لیکن تمہیں (اِسکا) شعور نہیں ہے۔

---

05 البقرۃ : 186 — 06 الانعام : 50 — 07 الانعام : 50 — 08 الفاتحۃ : 4

09 النساء : 150 — 10 الانعام : 33 — 11 الرحمٰن : 41 — 12 البقرۃ : 154

نوٹ اس سبق میں "ت" کے مذکورہ ترجمے کے علاوہ درج ذیل معانی اور مفہوم بھی استعمال ہوتے ہیں۔

① کبھی "ت" کا مفہوم "وہ ایک مؤنث" بھی ہوتا ہے۔ اور اِس کا الگ ترجمہ ممکن نہیں ہوتا۔ مثلاً:

لَّا تَجۡزِیۡ نَفۡسٌ عَنۡ نَّفۡسٍ شَیۡـًٔا [13] — کوئی جان کسی دوسری جان کے نہیں کام آئے گی کچھ بھی۔

وَتَرۡهَقُهُمۡ ذِلَّةٌ [13A] — اور چھائی ہوگی اُن پر ذلت۔

② قرآن مجید میں "ت" کا استعمال ایسی ہر چیز کی جمع کے ساتھ بکثرت ہوتا ہے جو انسان کے علاوہ ہو اور اِس کا الگ ترجمہ ممکن نہیں ہوتا۔ مثلاً:

لَا تُدۡرِکُهُ الۡاَبۡصَارُ [14] — اُس (اللہ تعالیٰ) کو آنکھیں نہیں احاطہ کر سکتیں۔

هَلۡ تَسۡتَوِی الظُّلُمٰتُ وَالنُّوۡرُ [15] — کیا اندھیرے اور روشنی برابر ہو سکتے ہیں؟

③ کبھی علامت "ت" میں "کام کو اہتمام سے کرنے" کا مفہوم ہوتا ہے اور اس مفہوم میں "ت" کے ساتھ اس فعل میں موجود شد (ـّ) بھی شامل ہوتی ہے۔ مثلاً:

تَطَهَّرۡنَ : وہ عورتیں بالکل پاک ہو جائیں۔ — تَوَکَّلۡتُ : میں نے مکمل بھروسا کیا۔

تَوَلَّوۡا : وہ سب بالکل پھر جائیں۔ — تَبَتَّلۡ : پوری طرح متوجہ ہو۔

فَاِذَا تَطَهَّرۡنَ فَاۡتُوۡهُنَّ مِنۡ حَیۡثُ اَمَرَکُمُ اللّٰهُ [16] — پس جب وہ عورتیں اچھی طرح پاک ہو جائیں تو انکے پاس آؤ جس طریق سے اللہ نے تمہیں ارشاد فرمایا ہے۔

وَتَبَتَّلۡ اِلَیۡهِ تَبۡتِیۡلًا [17] — اور پوری طرح متوجہ ہو اس کی طرف سب سے کٹ کر۔

عَلَیۡهِ تَوَکَّلۡتُ وَ اِلَیۡهِ اُنِیۡبُ [18] — اسی پر میں نے مکمل بھروسا کیا اور اسی کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

④ کبھی علامت "ت" میں کسی "کام کو باہمی طور پر کرنے" کا مفہوم ہوتا ہے اور اس مفہوم میں "ت" کے ساتھ اِس فعل میں موجود "الف" (ا) بھی شامل ہوتا ہے۔ مثلاً:

تَدَایَنۡتُمۡ : تم نے آپس میں لین دین کیا۔ — تَبَایَعۡتُمۡ : تم نے آپس میں خرید و فروخت کی۔

---

13 البقرة:48 — 13A یونس:27 — 14 الانعام:103 — 15 الرعد:16

16 البقرة:222 — 17 المزمل:8 — 18 هود:88

تَظٰهَرُوْنَ : تم ایک دوسرے کی مدد کرتے ہو۔ — لَا تَنَابَزُوْا : تم ایک دوسرے کو مت پکارو۔

اِذَا تَدَايَنْتُمْ بِدَيْنٍ اِلٰى اَجَلٍ مُّسَمًّى فَاكْتُبُوْهُ [19] — جب تم آپس میں لین دین کرنے لگو قرض کا ایک مقررہ وقت تک، تو اسے لکھ لیا کرو۔

وَ اَشْهِدُوْا اِذَا تَبَايَعْتُمْ [20] — اور گواہ بنا لیا کرو جب تم آپس میں خرید و فروخت کرو۔

وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ [21] — اور ایک دوسرے کو بُرے القاب سے مت پکارا کرو۔

تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ [22] — اُن کے دل آپس میں بہت مشابہت رکھتے ہیں۔

⑤ کبھی علامت "ت" میں "مبالغے" کا مفہوم بھی ہوتا ہے اور اس مفہوم میں "ت" کے ساتھ اس فعل میں موجود "الف" (ا) بھی شامل ہوتا ہے۔ مثلاً:

تَبَارَكَ : وہ بہت برکت والا ہے۔ — تَعَالٰى : وہ بہت بلند و بالا ہے۔

تَبَارَكَ الَّذِىْ بِيَدِهِ الْمُلْكُ [23] — بہت برکت والی ہے وہ ذات جسکے ہاتھ میں بادشاہت ہے۔

فَتَعَالَى اللّٰهُ عَمَّا يُشْرِكُوْنَ [24] — پس اللہ بہت بلند ہے اس سے جو وہ شرک کرتے ہیں۔

نوٹ علامت "أ" کے مذکورہ ترجمے کے علاوہ درج ذیل تین معانی اور مفہوم بھی استعمال ہوتے ہیں۔

① کبھی "أ" کا استعمال دو چیزوں کے درمیان تقابل یا اعلیٰ ترین درجہ بیان کرنے کے لیے ہوتا ہے اور اس صورت میں وہ مکمل لفظ اسم ہوتا ہے فعل نہیں ہوتا مثلاً:

اَعْلَمُ : دوسروں سے زیادہ جاننے والا۔ — اَكْبَرُ : سب سے بڑا۔

اَكْرَمُ : دوسروں سے زیادہ عزت والا۔ — اَصْغَرُ : سب سے چھوٹا۔

رَبُّكُمْ اَعْلَمُ بِمَا فِيْ نُفُوْسِكُمْ [25] — تمہارا رب خوب جانتا ہے جو تمہارے نفسوں میں ہے۔

اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰكُمْ [26] — بیشک تم میں زیادہ عزت والا اللہ کے نزدیک (وہ ہے جو) تم میں سے زیادہ پرہیزگار ہے۔

---

19 البقرة: 282 — 20 البقرة: 282 — 21 الحجرات: 11 — 22 الملك: 1
23 الاعراف: 190 — 24 البقرة: 118 — 25 بنی اسرائیل: 25 — 26 القلم: 13

وَ لَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ 27 اور البتہ آخرت کا عذاب بہت بڑا ہے۔

② کبھی "أ" کا استعمال "فعل کے معنی میں تبدیلی لانے" کے لیے بھی ہوتا ہے۔ مثلاً:

نَزَلَ : وہ اُترا سے اَنْزَلَ : اس نے اُتارا۔ خَرَجَ : وہ نکلا سے اَخْرَجَ : اس نے نکالا۔

بَلَغَ : وہ پہنچا سے اَبْلَغَ : اس نے پہنچایا۔ طَعِمَ : اس نے کھایا سے اَطْعَمَ : اس نے کھلایا۔

اَللّٰهُ الَّذِیْ اَنْزَلَ الْكِتٰبَ بِالْحَقِّ 28 اللہ وہ ہے جس نے اُتاری کتاب حق کے ساتھ۔

لَقَدْ اَبْلَغْتُكُمْ رِسٰلَةَ رَبِّیْ 29 البتہ تحقیق میں نے تم تک پہنچا دیا اپنے رب کا پیغام۔

اَلَّذِیْ اَطْعَمَهُمْ مِنْ جُوْعٍ 30 (اللہ وہ ہے) جس نے اُنہیں کھانا کھلایا بھوک سے۔

③ کبھی "أ" کا استعمال فعل میں "حکم کا مفہوم" شامل کرنے کیلئے بھی ہوتا ہے۔ اور اس صورت میں فعل کے آخری حرف پر عموماً "جزم" یا علامت "وْا" ہوتی ہے۔

اُسْجُدْ : تو سجدہ کر۔ اُعْبُدُوْا : تم سب عبادت کرو۔

اِعْلَمْ : تو جان۔ اُذْكُرُوْا : تم سب ذکر کرو۔

اُدْعُوْا رَبَّكُمْ تَضَرُّعًا وَّخُفْيَةً 31 تم سب اپنے رب کو پکارو عاجزی اور آہستگی سے۔

فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ 32 پس تو جان لے کہ بیشک اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔

نوٹ اور اگر یہ "أ" درمیان میں آجائے تو عموماً یہ پڑھنے میں نہیں آتا۔ مثلاً:

فَاعْلَمْ ، وَاعْبُدْ، وَاسْجُدُوْا، وَادْعُوْا، یٰاٰدَمُ اسْكُنْ، رَبِّ ارْحَمْهُمَا.

اسی طرح کبھی "أ"، فعل کے شروع میں اصل حرف کی حیثیت سے بھی ہوتا ہے۔ مثلاً:

اَمَرَ، اَكَلَ ،اَخَذَ۔

اور کبھی علامت "أ" بالکل الگ استعمال ہوتی ہے، اسکا ترجمہ "کیا" ہوتا ہے۔ اسکا ذکر سبق نمبر 27 میں ہوگا۔

---

27 القلم: 33 | 28 شوریٰ: 17 | 29 الاعراف: 79 | 30 قریش: 4
31 الاعراف: 55 | 32 محمد: 19

مذکورہ علامتوں کی مزید مثالیں

يَخْلُقُ	وہ پیدا کرتا ہے یا کرے گا۔	تَخْلُقُ	تو پیدا کرتا ہے یا کرے گا۔
اَخْلُقُ	میں پیدا کرتا ہوں یا کروں گا۔	نَخْلُقُ	ہم پیدا کرتے ہیں یا کریں گے۔
يَسْمَعُ	وہ سنتا ہے یا سنے گا۔	تَسْمَعُ	تو سنتا ہے یا سنے گا۔
اَسْمَعُ	میں سنتا ہوں یا سنوں گا۔	نَسْمَعُ	ہم سنتے ہیں یا سنیں گے۔
يَعْلَمُ	وہ جانتا ہے یا جانے گا۔	تَعْلَمُ	تو جانتا ہے یا جانے گا۔
اَعْلَمُ	میں جانتا ہوں یا جانوں گا۔	نَعْلَمُ	ہم جانتے ہیں یا جان لیں گے۔
يَعْبُدُ	وہ عبادت کرتا ہے یا کرے گا۔	تَعْبُدُ	تو عبادت کرتا ہے یا کرے گا۔
اَعْبُدُ	میں عبادت کرتا ہوں یا کروں گا۔	نَعْبُدُ	ہم عبادت کرتے ہیں یا کریں گے۔
يَرْزُقُ	وہ رزق دیتا ہے یا دے گا۔	تَرْزُقُ	تو رزق دیتا ہے یا دے گا۔
اَرْزُقُ	میں رزق دیتا ہوں یا دوں گا۔	نَرْزُقُ	ہم رزق دیتے ہیں یا دیں گے۔
يَقُوْلُ	وہ کہتا ہے یا کہے گا۔	تَقُوْلُ	تو کہتا ہے یا کہے گا۔
اَقُوْلُ	میں کہتا ہوں یا کہوں گا۔	نَقُوْلُ	ہم کہتے ہیں یا کہیں گے۔
يَرٰى	وہ دیکھتا ہے یا دیکھے گا۔	تَرٰى	تو دیکھتا ہے یا دیکھے گا۔
اَرٰى	میں دیکھتا ہوں یا دیکھوں گا۔	نَرٰى	ہم دیکھتے ہیں یا دیکھیں گے۔
يَفْعَلُ	وہ کرتا ہے یا کرے گا۔	يُفْعَلُ	وہ کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا۔
يَرْزُقُ	وہ رزق دیتا ہے یا دے گا۔	يُرْزَقُ	وہ رزق دیا جاتا ہے یا دیا جائے گا۔
يَعْلَمُ	وہ جانتا ہے یا جانے گا۔	يُعْلَمُ	وہ جانا جاتا ہے یا جانا جائے گا۔
يَقْتُلُ	وہ قتل کرتا ہے یا کرے گا۔	يُقْتَلُ	وہ قتل کیا جاتا ہے یا کیا جائے گا۔
يَعْرِفُ	وہ پہچانتا ہے یا پہچانے گا۔	يُعْرَفُ	وہ پہچانا جاتا ہے یا پہچانا جائے گا۔

تَ ، تِ ، تُ ، تُ

یہ چاروں علامتیں فعل کے آخر میں آتی ہیں اور ان کی موجودگی میں گزرے ہوئے زمانے کا ترجمہ کیا جاتا ہے ہر ایک کی وضاحت درج ذیل ہے۔

تَ یہ علامت واحد مذکر کیلئے استعمال ہوتی ہے اور اسکا ترجمہ "تو، تونے" کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

خَلَقْتَ : تونے پیدا کیا۔　اَنْعَمْتَ : تونے انعام کیا۔

دَخَلْتَ : تو داخل ہوا۔　قُلْتَ : تونے کہا۔

رَبَّنَا مَا خَلَقْتَ هٰذَا بَاطِلًا ❶　اے ہمارے رب یہ (جہان) تونے بیکار پیدا نہیں کیا۔

صِرَاطَ الَّذِيْنَ اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ ❷　ان لوگوں کا راستہ جن پر تونے انعام کیا۔

تِ یہ علامت واحد مؤنث کیلئے استعمال ہوتی ہے اور اسکا ترجمہ بھی "تو، تونے" کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

جِئْتِ : تو آئی ہے۔　اِمْتَلَاْتِ : تو بھر گئی ہے۔

خِفْتِ : تو ڈری۔　كُنْتِ : تو (مؤنث) ہے۔

يَوْمَ نَقُوْلُ لِجَهَنَّمَ هَلِ امْتَلَاْتِ ❸　اُس دن ہم جہنم سے کہیں گے کیا تو بھر گئی ہے؟

فَاِذَا خِفْتِ عَلَيْهِ فَاَلْقِيْهِ فِي الْيَمِّ ❹　پس جب اُس پر تُو ڈرے تو اُسے دریا میں ڈال دینا۔

اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخٰطِئِيْنَ ❺　بے شک تو (مؤنث) ہے خطا کاروں میں سے۔

تُ یہ علامت واحد مذکر و مؤنث کیلئے استعمال ہوتی ہے اور ترجمہ "میں، میں نے" کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

اَنْعَمْتُ : میں نے انعام کیا۔　خَلَقْتُ : میں نے پیدا کیا۔

ظَلَمْتُ : میں نے ظلم کیا۔　مَرِضْتُ : میں بیمار ہوا۔

---

1. آل عمران (191)　2. الفاتحة (7)　3. ق (30)　4. القصص (7)　5. يوسف (29)

یٰبَنِیۡۤ اِسۡرَآءِیۡلَ اذۡكُرُوۡا نِعۡمَتِیَ	اے بنی اسرائیل میری وہ نعمت یاد کرو
الَّتِیۡۤ اَنۡعَمۡتُ عَلَیۡكُمۡ ⑥	جو میں نے تم پر انعام کی۔
قَالَ رَبِّ اِنِّیۡ ظَلَمۡتُ نَفۡسِیۡ	کہا (موسیٰؑ نے) اے میرے رب بے شک میں نے ظلم
فَاغۡفِرۡ لِیۡ ⑦	کیا ہے اپنی جان پر پس مجھے بخش دے۔

تْ یہ علامت واحد مؤنث کیلئے استعمال ہوتی ہے اور عموماً اس علامت کا الگ ترجمہ ممکن نہیں ہوتا البتہ یہاں صرف سمجھانے کیلئے ترجمہ "وہ یا اُس ایک (مؤنث نے)" کیا گیا ہے۔ مثلاً:

صَدَقَتۡ : اس (مؤنث نے) سچ کہا۔ اَشَارَتۡ : اس (مؤنث نے) اشارہ کیا۔

كَذَبَتۡ : اس (مؤنث نے) جھوٹ بولا۔ ضَحِكَتۡ : وہ ہنسی۔

قَالَتۡ یٰلَیۡتَنِیۡ مِتُّ قَبۡلَ هٰذَا ⑧	اس نے کہا اے کاش کہ میں اس سے پہلے ہی مر جاتی۔
فَاَشَارَتۡ اِلَیۡهِ ⑨	تو اس نے اشارہ کیا اس (عیسیٰ علیہ السلام) کی طرف۔
اِنۡ كَانَ قَمِیۡصُهٗ قُدَّ مِنۡ قُبُلٍ فَصَدَقَتۡ	اگر اُس کی قمیض آگے سے پھٹی ہے تو وہ سچی ہے
وَهُوَ مِنَ الۡكٰذِبِیۡنَ ⑩	اور وہ جھوٹوں میں سے ہے۔

نوٹ اگر "تْ" کو اگلے لفظ سے ملا کر پڑھنے کی ضرورت ہو تو اس کی جزم کو زیر سے بدل دیتے ہیں۔ مثلاً: وَقَعَتۡ ، خَشَعَتۡ۔

اِذَا وَقَعَتِ الۡوَاقِعَةُ ⑪	جب واقع ہو جائے گی واقع ہونے والی۔
خَشَعَتِ الۡاَصۡوَاتُ لِلرَّحۡمٰنِ ⑫	رحمٰن کے سامنے آوازیں پست ہو جائیں گی۔

وضاحت "تْ" سے بدلی ہوئی "تِ" اور اس سبق میں مذکورہ گزشتہ علامت "تِ" میں فرق یہ ہے کہ جو "تِ" "تْ" سے بدلی ہوئی ہو اُس سے پہلے حرف پر زبر اور گزشتہ علامت "تِ" سے پہلے جزم ہوتی ہے۔

6. البقرة (40) 7. القصص (16) 8. مريم (23) 9. مريم (29)
10. يوسف (26) 11. الواقعة (1) 12. طٰهٰ (108)

مشق نمبر 1

1. درج ذیل خط کشیدہ الفاظ کے اسم، فعل، حرف ہونے کی نشان دہی کریں۔

الفاظ	اسم،فعل،حرف	الفاظ	اسم،فعل،حرف
هٰذِهٖ اَنۡعَامٌ	....	سَیَقُوۡلُ	....
لَمۡ یُخۡلَقۡ	....	رَحۡمَةُ اللّٰهِ	....
ذُوۡ مَالٍ	....	فِیۡ ضَیۡقٍ	....
لَوۡ	....	لَا تُشۡرِكُوۡا	....
قَدۡ سَمِعَ اللّٰهُ	....	لَنۡ نَصۡبِرَ	....
لَا یَشۡكُرُوۡنَ	....	لَا تَحۡزَنۡ	....

2. علامت پہچان کر درست ترجمہ تحریر کریں۔

دَخَلۡتَ	یَرۡزُقُ	اَعۡبُدُ ....
جِئۡتِ	نَعۡلَمُ	خَلَقۡتُ ....
كَسَبۡتُ	تَقُوۡلُ	یُقۡتَلُ ....

3. ترجمہ کی مدد سے مناسب علامت لگائیں۔

تو بھر گئی ہے۔	اِمۡتَلَاـ..........	میں عبادت کرتا ہوں	........عۡبُدُ
میں نے فضیلت دی۔	فَضَّلۡـ..........	تو پیدا کرتا ہے	........خۡلُقُ
اُس مؤنث نے جھوٹ بولا۔	كَذَبَـ..........	ہم کہیں گے	........قُوۡلُ

4. مذکورہ علامت کے سامنے ترجمہ تحریر کریں۔

تُ	تَ	یـ ....
تِ	تُ	تـ ....
أ	نـ	یُ ....

وُا ، وْنَ ، یْنَ

یہ تینوں علامتیں ہمیشہ الفاظ کے آخر میں آتی ہیں اور جمع مذکر کو ظاہر کرتی ہیں اور ترجمہ "سب" کیا جاتا ہے۔

وُا یہ علامت عموماً فعل کے آخر میں آتی ہے اور اگر اسکے بعد کوئی اور علامت آجائے تو اس کا "ا" گر جاتا ہے۔ مثلاً:

قَالُوْا : ان سب نے کہا۔

عَمِلُوْا : ان سب نے عمل کیا۔

کَفَرُوْا : ان سب نے کفر کیا۔

فَاعْبُدُوْہُ : پس تم سب اسی کی عبادت کرو۔

اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا بِاٰیٰتِنَا سَوْفَ نُصْلِیْهِمْ نَارًا [1] — بے شک وہ لوگ جن سب نے ہماری آیات کا انکار کیا عنقریب ہم انہیں آگ میں داخل کریں گے۔

فَلَمَّا رَاَوْا بَاْسَنَا قَالُوْٓا اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ [2] — پس جب ان سب نے دیکھا ہمارا عذاب تو ان سب نے کہا ہم ایک اللہ پر ایمان لائے۔

یٰٓاَیُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ [3] — اے لوگو! تم سب عبادت کرو اپنے رب کی۔

اِنَّ اللّٰهَ رَبِّیْ وَ رَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْہُ [3A] — بیشک اللہ میرا اور تمہارا رب ہے، پس سب اُسی کی عبادت کرو۔

وْنَ یہ علامت کبھی اسم اور کبھی فعل کے آخر میں آتی ہے اور اس کا نون ہمیشہ زبر والا ہوتا ہے۔

اسماء کے ساتھ

مُسْلِمُوْنَ : اسلام لانے والے سب مرد۔

کَافِرُوْنَ : کفر کرنے والے سب مرد۔

اٰمِرُوْنَ : حکم دینے والے سب مرد۔

ظَالِمُوْنَ : ظلم کرنے والے سب مرد۔

وَ لَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ [4] — تمہیں ہرگز موت نہ آئے مگر اس حال میں کہ تم سب مسلمان ہو۔

---

1 النساء: 56   2 المؤمن: 84   3 البقرة: 21   3A آل عمران: 51   4 آل عمران: 102

وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ (5)	اور جو اللہ کی حدود سے تجاوز کرے تو وہ سب (لوگ) ہی ظالم ہیں۔

افعال کے ساتھ

يُنْفِقُوْنَ : وہ سب خرچ کرتے ہیں۔	يُؤْمِنُوْنَ : وہ سب ایمان لاتے ہیں۔
يُوْقِنُوْنَ : وہ سب یقین رکھتے ہیں۔	يَتَدَبَّرُوْنَ : وہ سب تدبّر (غور) کرتے ہیں۔
وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ (6)	اور اس سے جو ہم نے ان کو رزق دیا وہ سب خرچ کرتے ہیں۔
وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ (7)	اور آخرت پر وہ سب یقین رکھتے ہیں۔
اَ فَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ الْقُرْاٰنَ (8)	کیا پس وہ سب قرآن میں تدبّر (غور) نہیں کرتے۔

نوٹ اگر فعل کے آخر میں "وْنَ" کے "ن" پر زبر کی بجائے زیر ہو تو ترجمہ میں "مجھے، مجھ سے، میری" کا اضافہ کرتے ہیں۔ مثلاً:

فَاتَّقُوْنِ : پس تم سب مجھ سے ڈرو۔	اَطِيْعُوْنِ : تم سب میری اطاعت کرو۔
فَارْهَبُوْنِ : پس تم سب مجھ سے ڈرو۔	وَلَا تُنْظِرُوْنِ : اور تم سب مجھے مہلت نہ دو۔
قُلِ ادْعُوْا شُرَكَآءَكُمْ ثُمَّ كِيْدُوْنِ فَلَا تُنْظِرُوْنِ (9)	کہہ دو تم اپنے (ٹھہرائے ہوئے) شریکوں کو پکارو پھر تم سب مجھ پر (اپنا) داؤ چلاؤ پس تم سب مجھے مہلت نہ دو۔
فَاتَّقُوا اللّٰهَ وَ اَطِيْعُوْنِ (10)	پس تم سب اللہ سے ڈرو اور تم سب میری اطاعت کرو۔

وضاحت فَاتَّقُوْنِ ، اَطِيْعُوْنِ ، فَارْهَبُوْنِ ، لَا تُنْظِرُوْنِ، كِيْدُوْنِ یہ تمام الفاظ دراصل فَاتَّقُوْنِيْ ، اَطِيْعُوْنِيْ، فَارْهَبُوْنِيْ ، لَا تُنْظِرُوْنِيْ، كِيْدُوْنِيْ تھے ان الفاظ کے آخر سے "يْ" گری ہوئی ہے، اور اسی "يْ" کا ترجمہ "مجھے، مجھ سے، میری" کیا گیا ہے۔

---

5. البقرة (229) 6. البقرة (3) 7. البقرة (4) 8. النساء (82)
9. اعراف (195) 10. آل عمران (50)

يْنَ یہ علامت اسم کے آخر میں آتی ہے مثلاً:

مُسْلِمِيْنَ : سب اسلام لانے والے۔ كَافِرِيْنَ : سب کفر کرنے والے۔

خَالِدِيْنَ : سب ہمیشہ رہنے والے۔ اَلصَّابِرِيْنَ : سب صبر کرنے والے۔

وَاللّٰهُ مُحِيْطٌ بِالْكَافِرِيْنَ 11 — اور اللہ گھیرے ہوئے ہے سب کافروں کو۔

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ 12 — بے شک اللہ سب صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ 13 — اور نہیں ہیں وہ سب نکلنے والے آگ سے۔

نوٹ اگر فعل کے شروع میں علامت "تـ" اور آخر میں علامت "يْنَ" بھی ہو تو اس صورت میں اس کا مفہوم "جمع مذکر" کی بجائے "تو ایک مؤنث" ہوتا ہے مثلاً:

تَاْمُرِيْنَ : تو (مؤنث) حکم دیتی ہے۔ تَعْجَبِيْنَ : تو (مؤنث) تعجب کرتی ہے۔

فَانْظُرِيْ مَاذَا تَاْمُرِيْنَ 14 — پس تو دیکھ تو (مؤنث) کیا حکم دیتی ہے۔

قَالُوْٓا اَتَعْجَبِيْنَ مِنْ اَمْرِ اللّٰهِ 15 — انہوں نے کہا کیا تو (مؤنث) اللہ کی قدرت پر تعجب کرتی ہے۔

---

11. البقرة (19) 12. البقرة (153) 13. البقرة (167) 14. النمل (33)
15. هود (73)

ة ، ـٰى ، آء ، ات

یہ تمام علامتیں مؤنث اسم کے آخر میں آتی ہیں اور عموماً اِنکا الگ اردو ترجمہ کرنا ممکن نہیں ہوتا۔

ة یہ علامت **واحد مؤنث** کو ظاہر کرتی ہے۔ مثلاً :

مُسْلِمَةٌ : اسلام لانے والی۔ — تَوْبَة : توبہ۔

کَافِرَةٌ : کفر کرنے والی۔ — جَنَّةٌ : باغ۔

وَ رَبُّكَ الْغَفُوْرُ ذُو الرَّحْمَةِ (1) — اور تیرا رب بخشنے والا رحمت والا ہے۔

وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ (2) — اور ہماری اولاد سے اپنی فرمانبردار امت (بنا)۔

ـٰى اسم کے آخر میں "ی" اور اس سے پہلے حرف پر "کھڑی زبر" بھی "**واحد مؤنث**" کی علامت ہے، اور یہ "ی" پڑھنے میں نہیں آتی بلکہ صرف لکھنے میں آتی ہے۔ مثلاً:

کُبْرٰی : بڑی۔ — اُوْلٰی : پہلی (حالت)۔

اَلَّذِیْ يَصْلَى النَّارَ الْكُبْرٰی (3) — جو داخل ہوگا بڑی آگ میں۔

وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰی (4) — اور البتہ آخرت تمہارے لیے بہتر ہے پہلی (دنیا) سے

آء اسم کے آخر میں "ء" اور اس سے پہلے "آ"، بھی "**واحد مؤنث**" کی علامت ہے۔ مثلاً:

بَيْضَآءَ : سفید (رنگ کی)۔ — صَفْرَآءُ : زرد (رنگ کی)۔

بَيْضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيْنَ (5) — سفید رنگ کی ہوگی (جنت کی شراب جو سراسر) لذت ہوگی پینے والوں کے لیے۔

اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفْرَآءُ (6) — بیشک وہ گائے ہو زرد (رنگ کی)۔

---

1. الکهف (58)
2. البقرة (128)
3. الاعلىٰ (12)
4. الضحىٰ (4)
5. الصّٰفات (46)
6. البقرة (69)

ات یہ علامت جمع مؤنث کو ظاہر کرتی ہے اور ترجمہ ''سب'' کیا جا سکتا ہے۔اور قرآن مجید میں عموماً ''ات'' کے ''الف'' کو ''کھڑی زبر'' سے ظاہر کیا گیا ہے۔مثلاً:

مُسْلِمٰتٌ : مسلمان سب عورتیں۔　　مُؤْمِنٰتٌ : ایمان لانے والی سب عورتیں۔

قٰنِتٰتٌ : فرمانبردار سب عورتیں۔　　عٰبِدٰتٌ : عبادت کرنے والی سب عورتیں۔

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ وَاَخَوٰتُكُمْ وَعَمّٰتُكُمْ [7] : حرام کر دی گئیں تم پر تمہاری سب مائیں اور تمہاری سب بیٹیاں اور تمہاری سب بہنیں اور تمہاری سب پھوپھیاں۔

وَعَدَ اللّٰهُ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ جَنّٰتٍ [8] : اللہ نے سب مومن مردوں اور سب مومن عورتوں سے باغات کا وعدہ کیا ہے۔

نوٹ: کبھی مذکر اَسماء یا جمع کے آخر میں بھی ''ۃ'' آ جاتی ہے۔مثلاً:

طَلْحَةُ ، حُذَيْفَةُ ، اُسَامَةُ ، سَلَمَةُ ، مَلٰٓئِكَةُ ، اٰلِهَةٌ ، اَلْسِنَةٌ ، اَفْئِدَةٌ وغیرہ۔

اسی طرح علامت ''آء'' بھی ''جمع'' کے آخر میں استعمال ہو جاتی ہیں۔مثلاً:

عُلَمَآءُ ، رُحَمَآءُ ، شُهَدَآءُ ، اَشِدَّآءُ ، اَشْيَآءُ ، آبَآءُ ، اَبْنَآءُ۔

7. النساء (23)　　8. التوبة (72)

هُوَ، هِیَ ، هٗ ، ہٖ ، هَا

هُوَ یہ علامت واحد مذکر کیلئے استعمال ہوتی ہے اور اس کا ترجمہ "وہ" کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

هُوَ قُرْاٰنٌ : وہ قرآن ہے۔
هُوَ يَخْشٰی : وہ ڈرتا ہے۔
هُوَ مَوْلٰكُمْ : وہ تمھارا مولیٰ (مالک) ہے۔
هُوَ ظَالِمٌ : وہ ظلم کرنے والا ہے۔
وَهُوَ عَلٰی كُلِّ شَیْءٍ قَدِيْرٌ [1] اور وہ ہر چیز پر قادر ہے۔
وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ وَ هُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ [2] اور وہ داخل ہوا اپنے باغ میں اس حال میں کہ وہ اپنے آپ پر ظلم کرنے والا تھا۔

هِیَ یہ علامت واحد مؤنث کیلئے استعمال ہوتی ہے اور اس کا ترجمہ بھی "وہ" کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

هِیَ زَجْرَةٌ : وہ (قیامت) ڈانٹ ہے۔
هِیَ عَصَایَ : وہ میری لاٹھی ہے۔
هِیَ حَيَّةٌ : وہ سانپ ہے۔
هِیَ تَمُوْرُ : وہ (زمین) حرکت کرے گی۔
فَاِنَّمَا هِیَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ [3] پس بے شک وہ (قیامت) ایک ڈانٹ ہے۔
فَاِذَا هِیَ تَمُوْرُ [4] پس اچانک وہ (زمین) حرکت کرنے لگے گی۔
وَاِنَّ الْاٰخِرَةَ هِیَ دَارُ الْقَرَارِ [5] اور بے شک وہ آخرت ہی جائے قرار ہے۔

نوٹ اگر "هُوَ" اور "هِیَ" کے بعد ایسا اسم ہو جس کے شروع میں "اَلْ" ہو تو معنی میں تاکید کا مفہوم پیدا ہو جاتا ہے اور اس کا اُردو ترجمہ کرتے ہوئے عموماً لفظ "ہی" کا استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً:

اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ الْاَبْتَرُ [6] بے شک تیرا دشمن ہی بے نام ونشان ہے۔
وَاللّٰهُ هُوَ الْغَنِیُّ الْحَمِيْدُ [7] اور اللہ ہی بے پروا، تعریف والا ہے۔
وَكَلِمَةُ اللّٰهِ هِیَ الْعُلْيَا [7A] اور اللہ تعالیٰ کی بات ہی بلند ہے۔
فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِیَ الْمَاْوٰی [8] پس بے شک جنت ہی (اس کا) ٹھکانا ہے۔

---

1. المائدة (120) 2. الكهف (35) 3. النّزعٰت (13) 4. الملك (16) 5. المؤمن (39)
6. الكوثر (3) 7. فاطر 15: 7A. التوبة 40: 8. النّزعٰت (41)

ہٗ ، ہٖ یہ دونوں علامتیں واحد مذکر کے لیے اسم، فعل یا حرف کے آخر میں استعمال ہوتی ہیں۔

اسماء کے ساتھ اگر "ہٗ ، ہٖ" اسم کے آخر میں ہوں تو اِن کا ترجمہ عموماً "اس کا، اس کی، اس کے" یا "اپنا، اپنی، اپنے" سے کرتے ہیں۔ مثلاً:

عِنۡدَہٗ : اس کے پاس۔
اِلٰی رَبِّہٖ : اپنے رب کی طرف۔
رَسُوۡلُہٗ : اس کا رسول۔
جَنَّتَہٗ : اس کا باغ (اپنا باغ)۔

وَعِنۡدَہٗ عِلۡمُ السَّاعَةِ وَاِلَیۡهِ تُرۡجَعُوۡنَ — اور اُسکے پاس قیامت کا علم ہے اور اُسی کی طرف تم لوٹائے جاؤ گے۔
فَلَهٗۤ اَجۡرُہٗ عِنۡدَ رَبِّہٖ [10] — تو اس کیلئے اس کا اجر ہے اس کے رب کے پاس۔
وَدَخَلَ جَنَّتَہٗ [11] — اور وہ اپنے باغ میں داخل ہوا۔

افعال کے ساتھ اگر "ہٗ، ہٖ" فعل کے آخر میں ہوں تو ترجمہ عموماً "اسے" یا "اس کو" کیا جاتا ہے۔

یُؤۡتِیۡہِ : وہ اسے دیتا ہے۔
یَرۡزُقُہٗ : وہ اسے رزق دیتا ہے۔
یَعۡرِفُوۡنَہٗ : وہ اسے پہچانتے ہیں۔
خَلَقَہٗ : اس نے اس کو پیدا کیا۔

ذٰلِكَ فَضۡلُ اللّٰهِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ [12] — یہ اللہ کا فضل ہے وہ اسے دیتا ہے جسے چاہتا ہے۔
یَعۡرِفُوۡنَہٗ كَمَا یَعۡرِفُوۡنَ اَبۡنَآءَهُمۡ [13] — وہ اس کو پہچانتے ہیں جیسے اپنے بیٹوں کو پہچانتے ہیں۔
وَیَرۡزُقۡہُ مِنۡ حَیۡثُ لَا یَحۡتَسِبُ [14] — اور وہ اسے (وہاں سے) رزق دیتا ہے جہاں سے اسے گمان بھی نہیں ہوتا۔

حروف کے ساتھ اگر "ہٗ ، ہٖ" حرف کے آخر میں ہوں تو ان کا ترجمہ عموماً "اس" یا "وہ" کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

اِلَیۡہِ : اس کی طرف۔
بِہٖ : اس کے ساتھ۔
اِنَّہٗ : بے شک وہ۔
مِنۡهُ : اس سے۔

---

9. الزخرف (85)
10. البقرة (112)
11. الكهف (35)
12. الجمعة (4)
13. البقرة (146)
14. الطلاق (3)

وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍۢ بِهٖ (15)	اور مت بنو پہلے انکار کرنے والے اس کے ۔
اِلَيْهِ مَرْجِعُكُمْ جَمِيْعًا وَعْدَ اللّٰهِ حَقًّا (16)	اس کی طرف ہی تم سب کو لوٹنا ہے اللہ کا وعدہ سچا ہے۔
عَلَيْهِ تَوَكَّلْتُ وَاِلَيْهِ اُنِيْبُ (17)	میں نے اس پر بھروسا کیا ہے اور اسی کی طرف ہی میں گڑگڑاتا (رجوع کرتا) ہوں ۔
اِنَّهٗ لَا يُحِبُّ الْكٰفِرِيْنَ (18)	بے شک وہ (اللہ تعالیٰ) کافروں کو دوست نہیں رکھتا۔

نوٹ اگر ''ہٗ، ہٖ'' سے متصل پہلے جزم ہو یا ان کو اگلے لفظ سے ملا کر پڑھا جائے تو اُلٹا پیش کی بجائے صرف پیش اور کھڑی زیر کی بجائے صرف زیر استعمال ہوتی ہے۔ مثلاً:

مِنْهُ، فِيْهِ، لَهٗ سے لَهُ الْمُلْكُ، بِهٖ سے بِهِ الْاَرْضَ.

هَا یہ علامت واحد مؤنث کیلئے استعمال ہوتی ہے اور یہ اسم، فعل یا حرف کے آخر میں آتی ہے۔

اسماء کے ساتھ اگر ''هَا'' اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ عموماً ''اس کا، اس کی، اس کے'' یا ''اپنا، اپنی، اپنے'' کرتے ہیں۔ مثلاً:

اِلٰى رَبِّهَا : اپنے رب کی طرف۔	رِزْقُهَا : اس کا رزق۔
عِلْمُهَا : اس کا علم۔	عَرْضُهَا : اس کی چوڑائی۔
تُدَمِّرُ كُلَّ شَيْءٍۢ بِاَمْرِ رَبِّهَا (19)	وہ ہلاک کردے گی ہر چیز کو اپنے رب کے حکم سے۔
وَمَا مِنْ دَآبَّةٍ فِي الْاَرْضِ اِلَّا عَلَى اللّٰهِ رِزْقُهَا (20)	نہیں ہے زمین میں کوئی چلنے پھرنے والا مگر اللہ کے ذِمّے ہے اس کا رزق۔
قُلْ اِنَّمَا عِلْمُهَا عِنْدَ اللّٰهِ (21)	کہہ دیجئے بیشک اس (قیامت) کا علم اللہ کے پاس ہے۔

افعال کے ساتھ اور اگر ''هَا'' فعل کے آخر میں ہو تو ترجمہ عموماً ''اسے، اس کو، انہیں'' سے کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

يَعْلَمُهَا : وہ اسے جانتا ہے۔	يَرْزُقُهَا : وہ اسے (رزق) دیتا ہے۔

---

15. البقرة (41) 16. یونس (4) 17. ھود (88) 18. الروم (45) 19. الاحقاف (25)
20. ھود (6) 21. الاعراف (187)

اَسَرَّهَا : اس نے اسے چھپایا۔ | نَتْلُوْهَا : ہم انہیں تلاوت کرتے ہیں۔

وَمَا تَسْقُطُ مِنْ وَّرَقَةٍ اِلَّا يَعْلَمُهَا 21 | اور نہیں گرتا کوئی پتّا مگر وہ اسے جانتا ہے۔

فَاَسَرَّهَا يُوْسُفُ فِيْ نَفْسِهٖ 22 | پس چھپایا اس کو یوسف نے اپنے جی (دل) میں۔

اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَ اِيَّاكُمْ 23 | اللہ ہی انہیں رزق دیتا ہے اور تمہیں بھی۔

تِلْكَ اٰيٰتُ اللّٰهِ نَتْلُوْهَا عَلَيْكَ بِالْحَقِّ 24 | یہ اللہ کی آیتیں ہیں کہ ہم انہیں تلاوت کرتے ہیں آپ پر حق کے ساتھ

حروف کے ساتھ اگر "هَا" حرف کے آخر میں ہو تو اسکا ترجمہ عموماً "اس" یا "وہ" سے کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

فِيْهَا : اس میں۔ | اِنَّهَا : بے شک وہ۔

لَهَا : اس کیلئے۔ | مِنْهَا : اس سے۔

وَلَهُمْ فِيْهَآ اَزْوَاجٌ مُّطَهَّرَةٌ 25 | اور اُن کیلئے اس میں پاکیزہ بیویاں ہیں۔

لَهَا مَا كَسَبَتْ وَعَلَيْهَا مَا اكْتَسَبَتْ 26 | اس کے لیے ہے وہ جو اس نے کمایا اور اس پر (وبال) ہے اس کا جو اس نے (گناہ) کمایا۔

قَالَ فِيْهَا تَحْيَوْنَ وَ فِيْهَا تَمُوْتُوْنَ وَ مِنْهَا تُخْرَجُوْنَ 27 | اس نے فرمایا اس (زمین) میں تم زندگی گزارو گے اور اس میں تم مرو گے اور اس سے (ہی دوبارہ حشر کے دن) تم نکالے جاؤ گے۔

اِنَّهَا لَاِحْدَى الْكُبَرِ 28 | بیشک وہ (جہنم) بڑی بلاؤں میں سے ایک ہے۔

---

21. الانعام (59)　22. یوسف (77)　23. العنکبوت (60)　24. آل‌عمران (108)
25. البقرة (25)　26. البقرة (286)　27. الاعراف (25)　28. المدثر (35)

مشق نمبر 2

1. درج ذیل علامات کے متعلق وضاحت کریں کہ کس مقصد کے لئے استعمال ہوتی ہیں ؟

وْا	ة ، آء	وْنَ ....
ات	يْنَ	وْنِ ....
هٗ، هٖ	هَا	تُ ....

2. درج ذیل الفاظ میں مذکورہ علامات پہچان کر ترجمہ درست کریں۔

الفاظ	غلط ترجمہ	درست ترجمہ
يُنفِقُوْنَ	تم سب خرچ کرتے ہو۔	....
اَطِيْعُوْنِ	تم سب اطاعت کرو۔	....
مُؤْمِنَاتٌ	مومن عورت۔	....
يَرْزُقُهٗ	وہ تجھے رزق دیتا ہے۔	....
مِنْهَا	تم سے۔	....
خَلَقْتَ	میں نے پیدا کیا۔	....
تَنْظُرِيْنَ	تم سب دیکھتے ہو۔	....
اُخْرٰى	دوسرا۔	....

3. مختصر جواب دیں۔

1. ”هُوَ“ اور ”هِيَ“ کے بعد اگر ”اَلْ“ والا اسم ہو تو اس کا کیا مفہوم ہوتا ہے۔ ؟......................
2. ”هٗ“ اور ”هٖ“ اگر اسم کے آخر میں ہوں تو ان کا کیا ترجمہ ہوتا ہے۔؟..............................
3. ”هٗ“ اور ”هٖ“ کو اگلے لفظ سے ملاتے ہوئے اِن میں کیا تبدیلی ہوتی ہے۔؟......................
4. علامت ”ـِى“ واحد مؤنث کی علامت ہے یا جمع مؤنث کی۔؟................................
5. ”تَاْمُرِيْنَ“ جمع مذکر ہے یا واحد مؤنث ،اور کیوں۔؟..

كَ ، كِ

یہ دونوں علامتیں اسم، فعل یا حرف کے آخر میں استعمال ہوتی ہیں۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

كَ یہ علامت واحد مذکر کے لئے استعمال ہوتی ہے۔

اسماء کے ساتھ اگر " كَ " اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ عموماً "تیرا، تیری، تیرے" یا "اپنا، اپنی، اپنے" سے کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

عَمَلُكَ : تیرا عمل۔ اَزْوَاجُكَ : تیری بیویاں۔

قَوْمُكَ : تیری قوم۔ رَبُّكَ : تیرا (اپنا) رب۔

لَئِنْ اَشْرَكْتَ لَيَحْبَطَنَّ عَمَلُكَ[1] البتہ اگر تو نے شرک کیا تو تیرا عمل ضرور ضائع ہو جائے گا۔

وَ اِنَّهٗ لَذِكْرٌ لَّكَ وَ لِقَوْمِكَ[2] اور بیشک یہ (قرآن) تیرے لئے اور تیری قوم کیلئے نصیحت ہے۔

وَاذْكُرْ رَّبَّكَ فِيْ نَفْسِكَ تَضَرُّعًا وَّخِيْفَةً[3] اور یاد کر اپنے رب کو اپنے دل میں گڑگڑا کر اور ڈرتے ہوئے۔

افعال کے ساتھ اگر " كَ " فعل کے آخر میں ہو تو ترجمہ عموماً "تجھے، آپ کو، آپ سے" کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

وَدَّعَكَ : اس نے چھوڑ دیا آپ کو۔ سَئَلَكَ : وہ پوچھے آپ سے۔

خَلَقَكَ : اس نے پیدا کیا تجھے۔ وَجَدَكَ : اس نے پایا تجھے۔

مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى[4] آپکے رب نے آپکو نہیں چھوڑا اور نہ (آپ سے) ناراض ہوا۔

وَاِذَا سَئَلَكَ عِبَادِيْ عَنِّيْ فَاِنِّيْ قَرِيْبٌ[5] اور جب آپ سے پوچھیں میرے بندے میرے بارے میں تو (فرمادیں) بیشک میں قریب ہوں۔

اَلَّذِيْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ[6] جس نے تجھے پیدا کیا پس اس نے تجھے درست بنایا۔

---

1. الزمر (65) 2. الزخرف (44) 3. الاعراف (205) 4. الضحى (3)
5. البقرة (186) 6. الانفطار (7)

حروف کے ساتھ اگر " كَ " حرف کے آخر میں ہو تو ترجمہ عموماً "تو، تجھ، تیری" کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

اِنَّكَ : بے شک تو۔ | اِلَيْكَ : تیری طرف۔
مِنْكَ : تجھ سے۔ | عَلَيْكَ : تجھ پر۔

اِنَّكَ لَا تَهْدِىْ مَنْ اَحْبَبْتَ 7 — بے شک تو جسے چاہے ہدایت نہیں دے سکتا۔

وَالَّذِيْنَ يُؤْمِنُوْنَ بِمَآ اُنْزِلَ اِلَيْكَ 8 — اور وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں اس پر جو تیری طرف اُتارا گیا۔

نوٹ کبھی " كَ " اسموں کے شروع میں بھی آجاتا ہے اس صورت میں یہ تشبیہ کا مفہوم دیتا ہے اور ترجمہ عموماً "جیسے، کی طرح، مثل، مانند" کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

كَصَيِّبٍ : بارش کی مثل۔ | كَشَجَرَةٍ : درخت کی طرح۔
كَالْقَصْرِ : محل جیسی۔ | كَظُلُمَاتٍ : اندھیروں کی طرح۔

اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ 9 — یا (اس) بارش کی مثل (جو) آسمان سے (نازل ہو)۔

وَمَثَلُ كَلِمَةٍ خَبِيْثَةٍ كَشَجَرَةٍ خَبِيْثَةٍ 10 — اور بُرے کلمے کی مثال بُرے درخت کی طرح ہے۔

اَوْ كَظُلُمَاتٍ فِىْ بَحْرٍ لُّجِّيٍّ 11 — یا (اِن کی مثال) گہرے سمندر میں اندھیروں کی طرح ہے۔

اِنَّهَا تَرْمِىْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ 12 — بیشک وہ (جہنم) چنگاریاں پھینکتی ہے محل جیسی۔

كِ یہ واحد مؤنث کیلئے استعمال ہوتا ہے۔

اسماء کے ساتھ اگر " كِ " اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ عموماً "تیرا، تیری، تیرے" یا "اپنا، اپنی، اپنے" سے کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

اُمُّكِ : تیری ماں۔ | رَبُّكِ : تیرا رب۔
اَبُوْكِ : تیرا باپ۔ | لِذَنْبِكِ : اپنے گناہ کی۔

---

7. القصص (56)   8. البقرة (4)   9. البقرة (19)   10. ابراهيم (26)
11. النور (40)   12. المرسلات (32)

قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ 13	اس نے کہا بیشک میں تیرے رب کا رسول (قاصد) ہوں۔
يٰۤاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا 14	اے ہارون کی بہن! تیرا باپ بُرا آدمی نہ تھا اور تیری ماں بدکار نہ تھی۔
وَ اسْتَغْفِرِىْ لِذَنْۢبِكِ 15	اور تو (عورت) بخشش مانگ اپنے گناہ کی۔

افعال کے ساتھ: اگر "كِ" فعل کے آخر میں ہو تو ترجمہ عموماً "تجھے، آپ کو" کیا جاتا ہے۔مثلاً:

اِصْطَفٰكِ : اس نے تجھے چنا ہے۔ طَهَّرَكِ : اس نے تجھے پاک کیا۔

يٰمَرْيَمُ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰكِ وَطَهَّرَكِ 16	اے مریم! بیشک اللہ نے تجھے چن لیا اور تجھے پاک کیا ہے۔

حروف کے ساتھ: اگر "كِ" حرف کے آخر میں ہو تو ترجمہ عموماً "تو، تجھ، تیری، تیرے، اپنی" سے کیا جاتا ہے۔مثلاً:

عَلَيْكِ : تجھ پر۔ اِنَّكِ : بے شک تو۔

اِلَيْكِ : تیری (اپنی) طرف۔ لَكِ : تیرے لئے۔

اِنَّكِ كُنْتِ مِنَ الْخَاطِئِيْنَ 17	بے شک تو خطا کاروں میں سے ہے۔
اِنَّا رَآدُّوْهُ اِلَيْكِ وَ جَاعِلُوْهُ مِنَ الْمُرْسَلِيْنَ 18	بیشک ہم اسے (موسیٰؑ کو) تیری طرف لوٹانے والے ہیں اور اسے رسولوں میں سے بنانے والے ہیں۔
وَهُزِّيْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا 19	اور ہلا اپنی طرف کھجور کے تنے کو وہ (کھجور کا درخت) گرائے گا تجھ پر تازہ پکی کھجوریں۔

13. مریم (19) 14. مریم (28) 15. یوسف (29) 16. آل عمران (42)
17. یوسف (29) 18. القصص (7) 19. مریم (25)

هُمَا ، كُمَا ، تُمَا

یہ تینوں علامتیں عموماً اسم، فعل، حرف کے آخر میں آتی ہیں اور تعداد میں ''دو'' ہونے کو ظاہر کرتی ہیں۔

هُمَا اس علامت کا ترجمہ عموماً ''ان دونوں''، کبھی اسم کے ساتھ ''اپنا، اپنی، اپنے'' کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

اَبُوْهُمَا : ان دونوں کا باپ۔	اِرْحَمْهُمَا : تو ان دونوں پر رحم فرما۔
حُوْتَهُمَا : اپنی مچھلی۔	لَا تَنْهَرْهُمَا : تو ان دونوں کو مت ڈانٹ۔
رَبُّهُمَا : ان دونوں کا رب۔	يُضَيِّفُوْهُمَا : وہ ضیافت کریں ان دونوں کی۔

نَسِيَا حُوْتَهُمَا [1]	وہ دونوں اپنی مچھلی بھول گئے۔
وَكَانَ اَبُوْهُمَا صَالِحًا [2]	اور ان دونوں کا باپ نیک آدمی تھا۔
اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَا اَوْ كِلَا هُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَا اُفٍّ وَّ لَا تَنْهَرْهُمَا [3]	اگر تیرے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں دونوں میں سے ایک یا دونوں تو ان دونوں کو اُف تک مت کہہ اور مت ڈانٹ ان دونوں کو۔
وَقُلْ رَّبِّ ارْحَمْهُمَا كَمَا رَبَّيٰنِيْ صَغِيْرًا [4]	اور دعا کیجئے اے میرے رب! ان دونوں پر رحم فرما جیسا کہ انہوں نے مجھے بچپن میں پالا۔
فَاَبَوْا اَنْ يُّضَيِّفُوْهُمَا [5]	تو انہوں نے انکار کر دیا کہ وہ ان دونوں کی ضیافت کریں۔

نوٹ: ''هُمَا'' کبھی ''هِمَا'' بھی ہو جاتا ہے اس سے معنٰی میں کوئی فرق نہیں پڑتا بلکہ صرف پڑھنے میں آسانی پیدا کرنے کیلئے یہ تبدیلی کی جاتی ہے۔ مثلاً:

فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّ نَخْلٌ وَّ رُمَّانٌ [6]	ان دونوں (باغات) میں پھل اور کھجوریں اور انار ہوں گے۔

---

1. الکہف (61) 2. الکہف (82) 3. بنی اسرآءیل (23) 4. بنی اسرآءیل (24)
5. الکہف (77) 6. الرحمٰن (68)

فَلَمَّا بَلَغَا مَجْمَعَ بَيْنِهِمَا نَسِيَا حُوْتَهُمَا 7 — پس جب وہ پہنچے ان دونوں کے درمیان اکٹھے ہونے کی جگہ پر (تو) وہ اپنی مچھلی بھول گئے۔

كُمَا اس علامت کا ترجمہ عموماً "تم دونوں" سے کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

رَبُّكُمَا : تم دونوں کا رب۔ — عَلَيْكُمَا : تم دونوں پر۔

مَعَكُمَا : تم دونوں کے ساتھ۔ — اِتَّبَعَكُمَا : تم دونوں کی پیروی کرے۔

قَالَ فَمَنْ رَّبُّكُمَا يٰمُوْسٰى 8 — کہا (فرعون نے) پس کون ہے تم دونوں کا رب اے موسیٰؑ۔

يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ مِّنْ نَّارٍ 9 — بھیجے جائیں گے تم دونوں پر آگ کے شعلے۔

قَالَ لَا تَخَافَآ اِنَّنِيْ مَعَكُمَآ اَسْمَعُ وَاَرٰى 10 — اس نے فرمایا تم دونوں مت ڈرو بیشک میں تم دونوں کے ساتھ ہوں میں سُن رہا ہوں اور دیکھ رہا ہوں۔

تُمَا اس علامت کا ترجمہ بھی عموماً "تم دونوں" سے کیا جاتا ہے، اور اسکی قرآن میں صرف دو مثالیں ملتی ہیں جو کہ درج ذیل ہیں۔ مثلاً:

شِئْتُمَا : تم دونوں نے چاہا۔ — اَنْتُمَا : تم دونوں۔

فَكُلَا مِنْ حَيْثُ شِئْتُمَا 11 — پس تم دونوں کھاؤ جہاں سے تم دونوں چاہو۔

وَكُلَا مِنْهَا رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا 12 — اور کھاؤ اس سے آزادی کے ساتھ جہاں سے تم دونوں چاہو۔

اَنْتُمَا وَمَنِ اتَّبَعَكُمَا الْغٰلِبُوْنَ 13 — تم دونوں اور جو تم دونوں کی پیروی کرے غالب رہیں گے۔

نوٹ "تُمَا" اور "اَنْتُمَا" دونوں کے ترجمے میں کوئی فرق نہیں اسی طرح "كِلَاهُمَا" اور "هُمَا" دونوں کے ترجمے میں بھی کوئی فرق نہیں۔

---

7. الكهف (61) — 8. طٰهٰ (49) — 9. الرحمٰن (35) — 10. طٰهٰ (46)

11. الاعراف (19) — 12. البقرة (35) — 13. القصص (35)

هُمْ ، كُمْ ، تُمْ

یہ تینوں علامتیں جمع مذکر کے لیے استعمال ہوتی ہیں۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

هُمْ یہ علامت کبھی الگ اور کبھی اسم، فعل یا حرف کے ساتھ مل کر استعمال ہوتی ہے۔

الگ استعمال اگر الگ استعمال ہو تو عموماً ترجمہ "وہ سب" کرتے ہیں۔ مثلاً :

اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ [1] یہی لوگ جہنمی ہیں وہ سب اس میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

اُولٰٓئِكَ كَالْاَنْعَامِ بَلْ هُمْ اَضَلُّ [2] وہ لوگ جانوروں کی طرح ہیں بلکہ وہ سب اُن سے بھی زیادہ گمراہ ہیں۔

اسماء کے ساتھ اگر اسم کے ساتھ مل کر استعمال ہو تو ترجمہ عموماً "ان سب" یا "اپنا، اپنی، اپنے" کیا جاتا ہے۔ مثلاً :

اَعْمٰلُهُمْ : ان سب کے اعمال۔

اَلْسِنَتُهُمْ : ان سب کی زبانیں

جُلُوْدُهُمْ : ان سب کے چمڑے۔

اَرْجُلُهُمْ : ان سب کی ٹانگیں (پاؤں)

كُلَّمَا نَضِجَتْ جُلُوْدُهُمْ بَدَّلْنٰهُمْ جُلُوْدًا غَيْرَهَا لِيَذُوْقُوا الْعَذَابَ [3] جب انکی کھالیں گل (جل) جائیں گی تو ہم انہیں اور کھالیں بدل دیں گے تاکہ وہ (ہمیشہ) عذاب کا مزہ چکھتے رہیں۔

اِنَّ الَّذِيْنَ فَرَّقُوْا دِيْنَهُمْ [4] بیشک وہ لوگ جنہوں نے اپنے دین کو ٹکڑے ٹکڑے کر ڈالا۔

يَوْمَ تَشْهَدُ عَلَيْهِمْ اَلْسِنَتُهُمْ وَاَيْدِيْهِمْ وَاَرْجُلُهُمْ [5] اس دن گواہی دیں گے ان کے خلاف ان سب کی زبانیں اور ان سب کے ہاتھ اور ان سب کے پاؤں۔

---

1. الاعراف (36)   2. الاعراف (179)   3. النساء (56)   4. الانعام (159)
5. النور (24)

افعال کے ساتھ | اگر "هُمْ" فعل کے ساتھ استعمال ہو تو ترجمہ "اُنہیں" یا "اُن سب کو" کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

تَعْرِفُهُمْ : آپ اُنہیں پہچانتے ہیں۔ — يَنْفَعُهُمْ : وہ نفع دیتا ہے ان سب کو۔

يَضُرُّهُمْ : وہ اُنہیں نقصان دیتا ہے۔ — تَرَكَهُمْ : اس نے چھوڑ دیا ان سب کو۔

تَعْرِفُهُمْ بِسِيْمٰهُمْ [6] — تو اُن سب کو پہچانتا ہے ان کے چہروں سے۔

وَ يَعْبُدُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ مَا لَا يَضُرُّهُمْ وَ لَا يَنْفَعُهُمْ [7] — اور وہ عبادت کرتے ہیں اللہ کے سوا اُس کی جو نہ اُنہیں نقصان دے سکتا ہے اور نہ اُنہیں نفع پہنچا سکتا ہے۔

حروف کے ساتھ | اگر "هُمْ" حروف کے ساتھ استعمال ہو تو ترجمہ "وہ سب، ان سب" کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

لَهُمْ : ان سب کے لیے۔ — لَعَلَّهُمْ : تاکہ وہ سب۔

مِنْهُمْ : ان سب سے۔ — اِنَّهُمْ : بے شک وہ سب۔

لَهُمْ دَارُ السَّلٰمِ عِنْدَ رَبِّهِمْ [8] — ان سب کیلئے سلامتی کا گھر ہے اُن کے رب کے پاس۔

وَارْزُقْهُمْ مِّنَ الثَّمَرٰتِ لَعَلَّهُمْ يَشْكُرُوْنَ [9] — اور اُن کو پھلوں کا رزق دے تاکہ وہ سب شکر کریں۔

نوٹ | "هُمْ" کبھی "هِمْ" بھی ہو جاتا ہے۔ ایسا صرف پڑھنے میں آسانی پیدا کرنے کے لیے ہوتا ہے اس سے معنیٰ میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ مثلاً:

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَهَاجَرُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ وَ اَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ [10] — بے شک جو لوگ ایمان لائے اور انہوں نے ہجرت کی اور اپنے مالوں اور اپنی جانوں سے اللہ کی راہ میں جہاد کیا۔

كُمْ | یہ علامت اسم، فعل یا حرف کے ساتھ مل کر ان کے آخر میں استعمال ہوتی ہے۔

اسماء کے ساتھ | اگر "كُمْ" اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ "تمہارا، تمہاری، تمہارے" یا "اپنا، اپنی، اپنے" ہوتا ہے۔

---

6. البقرة (273) — 7. يونس (18) — 8. الانعام (127) — 9. ابراهيم (37)
10. الانفال (72)

اَمْوَالُكُمْ : تمہارے اموال۔ اَوْلَادُكُمْ : تمہاری اولاد۔

اُمَّهٰتُكُمْ : تمہاری مائیں۔ بَنٰتُكُمْ : تمہاری بیٹیاں۔

اِنَّمَآ اَمْوَالُكُمْ وَاَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ [11] بیشک تمہارے مال اور تمہاری اولاد فتنہ (آزمائش) ہیں۔

حُرِّمَتْ عَلَيْكُمْ اُمَّهٰتُكُمْ وَبَنٰتُكُمْ [12] حرام کردی گئیں تم پر تمہاری مائیں اور تمہاری بیٹیاں۔

يٰٓاَهْلَ الْكِتٰبِ لَا تَغْلُوْا فِيْ دِيْنِكُمْ [13] اے اہل کتاب تم سب اپنے دین میں غُلوّ مت کرو۔

افعال کے ساتھ اگر "كُمْ" فعل کے ساتھ ہو تو ترجمہ عموماً "تمہیں" یا "تم سب کو" کیا جاتا ہے۔مثلاً:

خَلَقَكُمْ : اس نے پیدا کیا تم سب کو۔ يَتَوَفّٰكُمْ : وہ تم سب کو فوت کرے گا۔

رَزَقَكُمْ : اس نے تمہیں رزق دیا۔ يُصَوِّرُكُمْ : وہ شکلیں بناتا ہے تم سب کی۔

وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ ثُمَّ يَتَوَفّٰكُمْ [14] اور اللہ نے تمہیں پیدا کیا پھر وہ تم سب کو فوت کریگا۔

وَرَزَقَكُمْ مِّنَ الطَّيِّبٰتِ [15] اور اس نے تمہیں طیّب (حلال) چیزیں عطا کیں۔

حروف کے ساتھ حروف کے ساتھ بھی "كُمْ" کا ترجمہ عموماً "تم سب" کیا جاتا ہے۔مثلاً:

مِنْكُمْ : تم سب سے۔ لَعَلَّكُمْ : تاکہ تم سب۔

فِيْكُمْ : تم سب میں۔ لَكُمْ : تم سب کے لیے۔

فَاِنَّا نَسْخَرُ مِنْكُمْ كَمَا تَسْخَرُوْنَ [16] پس بیشک ہم تم سب کا مذاق اُڑائیں گے جیسے تم مذاق اُڑا رہے ہو۔

فَاذْكُرُوْٓا اٰلَآءَ اللّٰهِ لَعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ [17] پس اللہ کی نعمتوں کو یاد رکھو تاکہ تم سب فلاح پاجاؤ۔

تُمْ یہ علامت عموماً فعل کے آخر میں استعمال ہوتی ہے۔البتہ ایک اسم "اَنْتُمْ" کے ساتھ بھی یہ علامت استعمال ہوئی ہے اور اس کا ترجمہ عموماً "تم سب، تم سب نے" کیا جاتا ہے۔مثلاً:

---

11. التغابن (15) 12. النساء (23) 13. النساء (171) 14. النحل (70)
15. الانفال (26) 16. هود (38) 17. الاعراف (69)

ظَلَمْتُمْ	تم سب نے ظلم کیا۔	اٰمَنْتُمْ	تم سب ایمان لائے۔
کَسَبْتُمْ	تم سب نے کمایا۔	حَسِبْتُمْ	تم سب نے گمان کیا۔

یٰقَوْمِ اِنَّکُمْ ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَکُمْ [18] — اے میری قوم بیشک تم سب نے ظلم کیا ہے اپنے آپ پر۔

لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ وَ لَئِنْ کَفَرْتُمْ اِنَّ عَذَابِیْ لَشَدِیْدٌ [19] — البتہ اگر تم سب شکر کرو تو میں تمہیں ضرور زیادہ دوں گا اور البتہ اگر تم سب نے کفر کیا تو بیشک میرا عذاب بہت سخت ہے۔

نوٹ: اگر ''هُمْ'' اور ''اَنْتُمْ'' کے بعد ''اَلْ'' والا اسم ہو تو اس صورت میں تاکید یعنی ''ہی'' کا مفہوم شامل ہو جاتا ہے اور اگلے لفظ سے ملاتے ہوئے ان دونوں کے میم پر پیش آ جاتی ہے۔ مثلاً:

اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ هُمُ الْفَآئِزُوْنَ [20] — جنت والے ہی کامیاب ہونے والے ہیں۔

وَ اَنْتُمُ الْاَعْلَوْنَ اِنْ کُنْتُمْ مُّؤْمِنِیْنَ [21] — اور تم سب ہی غالب ہونے والے ہو اگر تم مؤمن ہو۔

یٰاَیُّهَا النَّاسُ اَنْتُمُ الْفُقَرَآءُ اِلَی اللّٰهِ [22] — اے لوگو تم ہی اللہ کے محتاج ہو۔

اگر ''تُمْ'' کے ساتھ کسی اور علامت کے لگانے کی ضرورت ہو تو پھر دونوں علامتوں کے درمیان ''واؤ'' کا اضافہ کرنا لازمی ہوتا ہے۔ اس صورت میں بھی ''تُمْ'' کی ''میم'' کو پیش دے دیتے ہیں۔ مثلاً:

قَتَلْتُمُوْهُ	تم سب نے اسے قتل کیا۔	سَاَلْتُمُوْهُنَّ	تم سب نے ان عورتوں سے سوال کیا۔
جِئْتُمُوْنَا	تم سب ہمارے پاس آئے ہو۔	ثَقِفْتُمُوْهُمْ	تم سب ان کو پاؤ۔

وَ اِذَا سَاَلْتُمُوْهُنَّ مَتَاعًا فَسْئَلُوْهُنَّ مِنْ وَّرَآءِ حِجَابٍ [23] — اور جب تم سب ان (نبیؐ کی بیویوں) سے کوئی سامان مانگو تو تم اُن سے پردے کے پیچھے سے مانگو۔

وَاقْتُلُوْهُمْ حَیْثُ ثَقِفْتُمُوْهُمْ [24] — اور تم قتل کر دو انہیں جہاں بھی تم سب ان کو پاؤ۔

وَلَقَدْ جِئْتُمُوْنَا فُرَادٰی [25] — اور البتہ تحقیق تم سب ہمارے پاس اکیلے آئے ہو۔

---

18. البقرة (54) 19. ابراهيم (7) 20. الحشر (20) 21. آل عمران (139)
22. الفاطر (15) 23. الاحزاب (53) 24. البقرة (191) 25. الانعام (94)

مشق نمبر 3

1. خالی جگہ پُر کریں۔

1 علامت "كَ" .... کے لیے اور "كِ" .... کے لیے ہے۔

2 علامت "كَ" اگر اسم کے شروع میں ہو تو اس میں .... کا مفہوم ہوتا ہے۔

3 "كَ" اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ .... اور اگر فعل کے آخر میں ہو تو ترجمہ .... ہوتا ہے۔

4 "هُمَا، كُمَا، تُمَا" یہ تینوں علامتیں .... کو ظاہر کرتی ہیں۔

5 "هُمْ" اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ .... اور فعل کے آخر میں ہو تو ترجمہ .... ہوتا ہے۔

6 "هُمْ، كُمْ، تُمْ" یہ تینوں .... کی علامتیں ہیں۔

7 "اَمْوَالُكُمْ" کا ترجمہ .... ہے اور "اَمْوَالُهُمْ" کا ترجمہ .... ہے۔

8 "رَزَقَهٗ" کا ترجمہ .... اور "رَزَقَهُمْ" کا ترجمہ .... ہے۔

9 "كُمْ" کا فعل کے آخر میں ترجمہ .... اور اسم کے آخر میں ترجمہ .... ہوتا ہے۔

10 علامت "تُمْ" کے آخر میں کوئی اور علامت لگانی ہو تو درمیان میں .... اضافہ ہوتا ہے۔

11 "هُمْ" اور "اَنْتُمْ" کے بعد اگر ایسا اسم ہو جسکے شروع میں "اَلْ" ہو تو ترجمہ میں .... مفہوم شامل ہو جاتا ہے۔

12 "هُمَا" کا ترجمہ "اپنا، اپنی، اپنے" اس وقت ہوتا ہے جب یہ .... کے آخر میں ہو۔

13 "كُمَا" اور "تُمَا" دونوں کا ترجمہ .... ہوتا ہے۔

14 "هُوَ" .... کے لیے اور "هِيَ" .... کے لیے ہوتا ہے۔

15 علامت "تَ" .... کے لیے اور علامت "تِ" .... کے لیے ہوتی ہے۔

16 "يُؤْمِنُوْنَ" کا ترجمہ .... اور "تُؤْمِنُوْنَ" کا ترجمہ .... ہوتا ہے۔

17 "طَعِمَ" کا ترجمہ .... اور "اَطْعَمَ" کا ترجمہ .... ہے۔

18 "اَرٰی" کا ترجمہ .... اور "يَرٰی" کا ترجمہ .... ہے۔

19 علامت "تُ" کو اگلے لفظ سے ملاتے ہوئے .... دیتے ہیں۔

هُنَّ ، كُنَّ ، تُنَّ ، ـُـنَ

یہ چاروں علامتیں جمع مؤنث کے لیے استعمال ہوتی ہیں، تفصیل درج ذیل ہے۔

هُنَّ اس علامت کا ترجمہ عموماً "ان سب عورتوں، وہ سب عورتیں، اپنی، اپنے" کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

رِزْقُهُنَّ : ان سب عورتوں کا کھانا۔
فَعِظُوْهُنَّ : پس تم نصیحت کرو ان عورتوں کو۔
لَهُنَّ : ان سب عورتوں کے لیے۔
اَوْلَادَهُنَّ : اپنی اولاد۔

وَالْوَالِدٰتُ يُرْضِعْنَ اَوْلَادَهُنَّ حَوْلَيْنِ كَامِلَيْنِ لِمَنْ اَرَادَ اَنْ يُّتِمَّ الرَّضَاعَةَ وَعَلَى الْمَوْلُوْدِلَهٗ رِزْقُهُنَّ وَكِسْوَتُهُنَّ [1]
اور مائیں دودھ پلائیں اپنی اولاد کو پورے دو سال یہ اس کیلئے ہے جو ارادہ کرے مکمل دودھ پلانے کا اور باپ کے ذمہ ہے ان عورتوں کا کھانا اور ان کا کپڑا (دستور کے مطابق)۔

وَالّٰتِيْ تَخَافُوْنَ نُشُوْزَهُنَّ فَعِظُوْهُنَّ [2]
اور جن عورتوں کی نافرمانی سے تم ڈرتے ہو پس انکو نصیحت کرو۔

نوٹ: "هُنَّ" کبھی پڑھنے میں آسانی پیدا کرنے کیلئے "هِنَّ" بھی ہو جاتا ہے اس سے معنی میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ مثلاً:

وَلَهُنَّ مِثْلُ الَّذِيْ عَلَيْهِنَّ بِالْمَعْرُوْفِ [3]
اور ان عورتوں کا حق (مردوں پر) ویسا ہی ہے جیسا کہ (مردوں کا حق) ان عورتوں پر ہے دستور کے مطابق۔

كُنَّ اس علامت کا ترجمہ عموماً "تم سب عورتوں کو، تمھارے" یا "اپنا، اپنی، اپنے" کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

فِيْ بُيُوْتِكُنَّ : اپنے گھروں میں
طَلَّقَكُنَّ : وہ طلاق دے تم سب عورتوں کو۔
مِنْكُنَّ : تم سب عورتوں سے۔
خَطْبُكُنَّ : تم سب عورتوں کا حال۔

وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ [4]
اور تم سب ٹکی (ٹھہری) رہو اپنے گھروں میں۔

---

1. البقرة (233) 2. النساء (34) 3. البقرة (228) 4. الاحزاب (33)

وَاذْكُرْنَ مَا يُتْلٰى فِيْ بُيُوْتِكُنَّ (5)	اور اسے یاد رکھو جو تمہارے گھروں میں تلاوت کی جاتی ہے۔
وَمَنْ يَّقْنُتْ مِنْكُنَّ لِلّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ وَ	اور جو تم عورتوں میں سے فرمانبرداری کرے اللہ اور اسکے رسول
تَعْمَلْ صَالِحًا نُّؤْتِهَآ اَجْرَهَا مَرَّتَيْنِ (6)	کی اور وہ نیک عمل کرے ہم اُسے دُگنا اجر دیں گے۔

تُنَّ یہ علامت صرف فعل کے ساتھ آتی ہے اور اس کا ترجمہ عموماً ''تم سب عورتیں'' کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

لَسْتُنَّ : نہیں ہو تم سب عورتیں۔
رَاوَدْتُّنَّ : تم سب عورتوں نے بہلایا۔

يٰنِسَآءَ النَّبِيِّ لَسْتُنَّ كَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ	اے نبی کی بیویو! نہیں ہو تم عورتیں اور عورتوں کی طرح،
اِنِ اتَّقَيْتُنَّ فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ (7)	اگر تم سب عورتیں ڈرتی ہو تو نرم (لہجے میں) بات مت کرو۔

ـــنَ یہ علامت صرف فعل کے آخر میں آتی ہے اور ''نَ'' سے پہلے حرف پر جزم ہوتی ہے اور ترجمہ عموماً ''ان یا تم سب عورتوں نے'' اور کبھی ''وہ یا تم سب عورتیں'' کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

يَغْضُضْنَ : وہ سب عورتیں نیچی رکھیں۔
قَرْنَ : تم سب عورتیں ٹکی (ٹھہری) رہو۔
اَطِعْنَ : تم سب عورتیں اطاعت کرو۔
اَقِمْنَ : تم سب عورتیں قائم کرو۔

وَقُلْ لِّلْمُؤْمِنٰتِ يَغْضُضْنَ مِنْ	اور مومن عورتوں سے کہہ دیجئے کہ وہ سب عورتیں اپنی نظریں
اَبْصَارِهِنَّ وَيَحْفَظْنَ فُرُوْجَهُنَّ (8)	نیچی رکھا کریں اور وہ سب اپنی شرمگاہوں کی حفاظت کریں۔
فَلَا تَخْضَعْنَ بِالْقَوْلِ (9)	تو تم سب عورتیں نرم (لہجے میں) بات مت کرو۔
وَقَرْنَ فِيْ بُيُوْتِكُنَّ وَلَا تَبَرَّجْنَ	اور تم سب عورتیں اپنے گھروں میں ٹکی رہو اور تم سب عورتیں
تَبَرُّجَ الْجَاهِلِيَّةِ الْاُوْلٰى (10)	اظہارِ زینت مت کرو جاہلیت کے پہلے دور کی طرح۔
وَاَقِمْنَ الصَّلٰوةَ وَاٰتِيْنَ الزَّكٰوةَ	اور تم سب عورتیں نماز قائم کرو اور تم سب عورتیں زکوٰۃ ادا کرو
وَاَطِعْنَ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ (11)	اور تم سب عورتیں اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرو۔

5. الاحزاب (34)   6. الاحزاب (31)   7 الاحزاب (32)   8. النور (31)
9. الاحزاب (32)   10. الاحزاب (33)   11. الاحزاب (33)

یْ ، نَا

یہ دونوں علامتیں ہمیشہ الفاظ کے آخر میں استعمال ہوتی ہیں، تفصیل درج ذیل ہے۔

یْ یہ علامت اسم، فعل یا حرف کے آخر میں آتی ہے استعمال کی وضاحت درج ذیل ہے۔

اسماء کے ساتھ اگر اسم کے آخر میں یہ علامت آئے تو ترجمہ عموماً "میرا، میری، میرے" یا "اپنا، اپنی، اپنے" سے کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

رُسُلِیْ : میرے رسول۔ اٰیَاتِیْ : میری آیتیں (نشانیاں)۔

رَبِّیْ : میرا رب۔ بِرَبِّیْ : اپنے رب کے ساتھ۔

اِنَّ رَبِّیْ غَفُوْرٌ رَّحِیْمٌ [1] بے شک میرا رب بخشنے والا بہت مہربان ہے۔

وَ لَآ اُشْرِكُ بِرَبِّیْٓ اَحَدًا [2] اور میں اپنے رب کے ساتھ کسی کو شریک نہیں بناتا۔

وَ اتَّخَذُوْٓا اٰیَاتِیْ وَ رُسُلِیْ هُزُوًا [3] اور انھوں نے میری آیات اور میرے رسولوں کا مذاق اُڑایا۔

نوٹ اس "ی" پر جزم ہوتی ہے لیکن اگر اس سے قبل الف "ا" ہو یا اگلے لفظ سے ملایا جائے تو اس پر "زبر" آجاتی ہے۔ مثلاً: خَطَایَایَ، عَصَایَ، رَبِّیَ الْعَظِیْمِ۔

افعال کے ساتھ اگر "یْ" فعل کے آخر میں ہو تو اس کا ترجمہ عموماً "مجھے" کیا جاتا ہے البتہ اس صورت میں اس کے اور فعل کے درمیان "نِ" کا اضافہ کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

خَلَقَنِیْ : اس نے مجھے پیدا کیا۔ یُطْعِمُنِیْ : وہ مجھے کھلاتا ہے۔

یَهْدِیْنِیْ : وہ مجھے ہدایت دیتا ہے۔ یَسْقِیْنِیْ : وہ مجھے پلاتا ہے۔

اَلَّذِیْ خَلَقَنِیْ فَهُوَ یَهْدِیْنِ [4] جس نے مجھے پیدا کیا پس وہی مجھے ہدایت دیتا ہے۔

وَالَّذِیْ هُوَ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِ [5] اور وہی ہے جو مجھے کھلاتا ہے اور مجھے پلاتا ہے۔

نوٹ "یَهْدِیْنِ" اور "یَسْقِیْنِ" اصل میں "یَهْدِیْنِیْ" اور "یَسْقِیْنِیْ" تھا، ان کے آخر سے "ی" وقف کی وجہ سے گر گئی ہے۔

---

1. یوسف (53) 2. الکهف (38) 3. الکهف (106) 4. الشعراء (78) 5. الشعراء (79)

اگر فعل کے آخر میں "یِ" ہو لیکن فعل اور "یِ" کے درمیان "نِ" نہ ہو تو اسکا ترجمہ "مجھے" نہیں کیا جاتا بلکہ وہ "یِ" واحد مؤنث کو حکم دینے کے لیے استعمال ہوتی ہے اور عموماً ایسے فعل کے شروع میں "اُ" بھی ہوتا ہے۔ مثلاً:

اُقْنُتِیْ : تو (مؤنث) فرمانبرداری کر۔ اُدْخُلِیْ : تو (مؤنث) داخل ہو۔

اِرْکَعِیْ : تو (مؤنث) رکوع کر۔ اُسْجُدِیْ : تو (مؤنث) سجدہ کر۔

یَا مَرْیَمُ اقْنُتِیْ لِرَبِّكِ وَ اسْجُدِیْ	اے مریم تو اپنے رب کی فرمانبرداری کر اور تو سجدہ کر
وَارْکَعِیْ مَعَ الرّٰکِعِیْنَ 6	اور تو رکوع کر رکوع کرنے والوں کے ساتھ۔
وَاسْتَغْفِرِیْ لِذَنْۢبِكِ 7	اور تو (مؤنث) بخشش مانگ اپنے گناہ کی۔

حروف کے ساتھ اگر "يِ" حرف کے ساتھ ہو تو ترجمہ عموماً "مجھ، مَیں، میرے" کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

مِنِّیْ : مجھ سے۔ اِنِّیْ : بے شک مَیں۔

اِلَیَّ : میری طرف۔ بِیْ : میرے ساتھ۔

اِنِّیْ لَکُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ 8	بے شک میں تمہارے لئے امانتدار رسول ہوں۔
وَمَآ اَدْرِیْ مَا یُفْعَلُ بِیْ	اور میں نہیں جانتا کہ میرے ساتھ کیا کیا جائے گا
وَلَا بِکُمْ 9	اور نہ (یہ کہ) تمھارے ساتھ (کیا ہوگا)۔
اِلَیَّ مَرْجِعُکُمْ فَاُنَبِّئُکُمْ	میری طرف ہی تمھارا لوٹنا ہے پس میں تمہیں خبر دوں گا
بِمَا کُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ 10	(اس کی) جو تم عمل کرتے تھے۔

نَا یہ علامت بھی اسم، فعل یا حرف کے آخر میں آتی ہے۔

اسماء کے ساتھ یہ علامت اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ عموماً "ہمارا، ہماری، ہمارے" یا "اپنا، اپنی، اپنے" کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

رَبُّنَا : ہمارا رب۔ کِتَابُنَا : ہماری کتاب۔

---

6. ال عمران (43) 7. یوسف (29) 8. الشعراء (107) 9. الاحقاف (9)
10. العنکبوت (8)

اٰیاتُنَا : ہماری آیات (نشانیاں)۔　رُسُلَنَا : ہمارے (اپنے) رسول۔

اَتَنْھٰنَآ اَنْ نَّعْبُدَ مَا یَعْبُدُ اٰبَآؤُنَا 11
کیا تو ہمیں روکتا ہے یہ کہ ہم اُس کی عبادت کریں جس کی ہمارے آباء و اجداد عبادت کرتے رہے۔

اَللّٰہُ رَبُّنَا وَ رَبُّکُمْ 12
اللہ ہمارا رب ہے اور تمہارا رب ہے۔

اِنَّا لَنَنْصُرُ رُسُلَنَا 13
یقیناً ہم اپنے رسولوں کی ضرور مدد کریں گے۔

وَ لَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ اَحَدًا 14
اور ہم اپنے رب کے ساتھ کسی کو ہرگز شریک نہیں کریں گے۔

افعال کے ساتھ　اگر "نَا" فعل کے آخر میں ہو اور اِس "نَا" سے پہلے جزم ہو تو ترجمہ عموماً "ہم نے" کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

نَزَّلْنَا : ہم نے اُتارا۔　تَرَكْنَا : ہم نے چھوڑا۔

رَزَقْنَا : ہم نے رزق دیا۔　خَلَقْنَا : ہم نے پیدا کیا۔

وَنَزَّلْنَا مِنَ السَّمَآءِ مَآءً مُّبٰرَكًا 15
اور ہم نے آسمان سے بابرکت پانی اُتارا۔

وَتَرَكْنَا فِیْھَآ اٰیَةً لِّلَّذِیْنَ یَخَافُوْنَ الْعَذَابَ الْاَلِیْمَ 16
اور ہم نے اس میں نشانی چھوڑی ہے ان کیلئے جو ڈرتے ہیں دردناک عذاب سے۔

وَمِمَّا رَزَقْنٰھُمْ یُنْفِقُوْنَ 17
اور اس سے جو ہم نے ان کو رزق دیا وہ خرچ کرتے ہیں۔

اور اگر "نَا" سے پہلے جزم کی بجائے "زبر" یا "زیر" ہو تو ترجمہ "ہمیں" کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

خَلَقْتَنَا : تو نے ہمیں پیدا کیا۔　بَعَثَنَا : اس نے ہمیں اٹھایا۔

ھَدَیْتَنَا : تو نے ہمیں ہدایت دی۔　اِھْدِنَا : تو ہمیں ہدایت دے۔

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ 18
ہمیں ہدایت دے سیدھے راستے کی۔

قَالُوْا یٰوَیْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا
وہ کہیں گے ہائے ہماری بربادی! ہمیں کس نے اٹھایا ہے

---

11. ھود (62)　12. الشورٰی (15)　13. المؤمن (51)　14. الجن (2)　15. قٓ (9)
16. الذاریات (37)　17. البقرۃ (3)　18. الفاتحۃ (5)

مِنۡ مَّرۡقَدِنَا 19 — ہماری قبروں سے۔

رَبَّنَا لَا تُزِغۡ قُلُوۡبَنَا — اے ہمارے ربّ تو ہمارے دلوں کو ٹیڑھا مت کر

بَعۡدَ اِذۡ هَدَيۡتَنَا 20 — اس کے بعد کہ جب تو نے ہمیں ہدایت دے دی ہو۔

نوٹ اگر فعل میں "کام کرنے یا نہ کرنے کا حکم ہو" اور آخر میں "نَا" پہلے جزم ہو تو پھر بھی اس "نَا" کا ترجمہ "ہمیں" کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

اِجۡعَلۡنَا : تو بنا ہمیں۔ — لَا تَجۡعَلۡنَا : تو نہ بنا (شامل کر) ہمیں۔

رَبَّنَا لَا تَجۡعَلۡنَا مَعَ الۡقَوۡمِ الظّٰلِمِيۡنَ 21 — اے ہمارے رب تو نہ شامل کر ہمیں ظالم قوم کے ساتھ۔

وَاجۡعَلۡنَا لِلۡمُتَّقِيۡنَ اِمَامًا 22 — اور تو بنا ہمیں پرہیزگاروں کا امام۔

حروف کے ساتھ اگر "نَا" حرف کے آخر میں آئے تو ترجمہ عموماً "ہم یا ہماری" کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

اِلَيۡنَا : ہماری طرف۔ — فِيۡنَا : ہم میں۔

عَلَيۡنَا : ہم پر۔ — لَيۡتَنَا : کاش کہ ہم۔

ثُمَّ اِلَيۡنَا مَرۡجِعُكُمۡ 23 — پھر ہماری طرف ہی تمہارا لوٹنا ہے۔

وَلَبِثۡتَ فِيۡنَا مِنۡ عُمُرِكَ سِنِيۡنَ 24 — اور تُو ٹھہرا رہا ہم میں اپنی عمر کے کئی سال۔

وَلَا تَحۡمِلۡ عَلَيۡنَآ اِصۡرًا 25 — اور تُو ہم پر بوجھ نہ ڈال۔

يَوۡمَ تُقَلَّبُ وُجُوۡهُهُمۡ فِى النَّارِ — اُس دن اُن کے چہروں کو آگ میں اُلٹ پلٹ کیا جائیگا

يَقُوۡلُوۡنَ يٰلَيۡتَنَآ اَطَعۡنَا اللّٰهَ — (تو) وہ کہیں گے اے کاش کہ ہم اللہ کی اطاعت کرتے

وَ اَطَعۡنَا الرَّسُوۡلَا 26 — اور رسول کی اطاعت کرتے۔

---

19. يٰسين (52) 20. ال عمران (8) 21. الاعراف (47) 22. الفرقان (74)
23. يونس (23) 24. الشعراء (18) 25. البقرة (286) 26. الاحزاب (66)

اِیَّاكَ ، اِیَّاکُم ، اِیَّاہُ ، اِیَّاھُم ، اِیَّایَ ، اِیَّانَا

یہ تمام الفاظ عموماً فعل سے پہلے آتے ہیں اور معنی میں تخصیص پیدا کر دیتے ہیں اور ان کا ترجمہ عموماً "صرف، خاص یا ہی" کیا جاتا ہے، تفصیل درج ذیل ہے۔

اِیَّاكَ یہ لفظ واحد مذکر کیلئے استعمال ہوتا ہے اور اس کا ترجمہ "صرف تیری ہی، تجھ سے ہی" کرتے ہیں۔ مثلاً:

اِیَّاكَ نَعْبُدُ	صرف تیری ہی ہم عبادت کرتے ہیں
وَ اِیَّاكَ نَسْتَعِیْنُ ❶	اور صرف تجھ سے ہی ہم مدد مانگتے ہیں۔

اِیَّاکُم یہ لفظ جمع مذکر کیلئے استعمال ہوتا ہے اگر فعل سے پہلے ہو تو ترجمہ "تمہاری ہی" اور اگر فعل کے بعد ہو تو "تمہیں بھی" کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

ثُمَّ یَقُوْلُ لِلْمَلآئِکَةِ اَھٰؤُلآءِ	پھر وہ (اللہ) فرشتوں سے کہے گا کیا یہ لوگ
اِیَّاکُم کَانُوْا یَعْبُدُوْنَ ❷	تمہاری ہی عبادت کیا کرتے تھے
وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَکُمْ خَشْیَةَ اِمْلَاقٍ	اور اپنی اولاد کو غربت کے ڈر سے قتل مت کرو
نَحْنُ نَرْزُقُھُمْ وَ اِیَّاکُم ❸	ہم ان کو رزق دیتے ہیں اور تمہیں بھی۔

اِیَّاہُ یہ لفظ واحد مذکر کیلئے استعمال ہوتا ہے اور ترجمہ "صرف اُسی کی" کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

وَاشْکُرُوْا لِلّٰہِ اِنْ کُنْتُمْ اِیَّاہُ تَعْبُدُوْنَ ❹	اور اللہ کا شکر ادا کرو اگر تم صرف اُسی کی عبادت کرتے ہو۔
وَقَضٰی رَبُّكَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِیَّاہُ ❺	اور تیرے رب نے حکم دیا ہے کہ تم صرف اسی کی عبادت کرو۔

---

1. الفاتحة (4) 2. سبا (40) 3. بنی اسرآءیل (31) 4. البقرة (172)
5. بنی اسرآءیل (23)

اِیَّاھُم یہ لفظ جمع مذکر کیلئے استعمال ہوتا ہے اور ترجمہ "اُنہیں بھی" کیا جاتا ہے۔مثلاً:

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَکُمْ مِّنْ اِمْلَاقٍ نَحْنُ نَرْزُقُکُمْ وَ اِیَّاھُمْ 6	اور محتاجی کے ڈر سے اپنی اولاد کو قتل مت کرو ہم تمہیں رزق دیتے ہیں اور اُنہیں بھی۔

اِیَّایَ یہ لفظ واحد مذکر اور مؤنث دونوں کیلئے استعمال ہوتا ہے اور ترجمہ "مجھے بھی، صرف مجھ سے، میری ہی" کیا جاتا ہے۔مثلاً:

اِنَّ اَرْضِیْ وَاسِعَۃٌ فَاِیَّایَ فَاعْبُدُوْنِ 7	بے شک میری زمین وسیع ہے پس تم میری ہی عبادت کرو۔
قَالَ رَبِّ لَوْشِئْتَ اَھْلَکْتَھُمْ مِّنْ قَبْلُ وَ اِیَّایَ 8	اس نے کہا: اے میرے رب! اگر تو چاہتا تو ان کو اس سے پہلے ہی ہلاک کر دیتا اور مجھے بھی۔

اِیَّانَا یہ لفظ جمع مذکر و مؤنث کیلئے استعمال ہوتا ہے اور ترجمہ "ہماری" کیا جاتا ہے۔مثلاً:

وَقَالَ شُرَکَآؤُھُمْ مَّا کُنْتُمْ اِیَّانَا تَعْبُدُوْنَ 9	اور کہا اُنکے شریکوں نے تم ہماری عبادت نہیں کرتے تھے۔
تَبَرَّاْنَآ اِلَیْكَ مَا کَانُوْٓا اِیَّانَا یَعْبُدُوْنَ 10	ہم آپکے سامنے براءت کا اظہار کرتے ہیں کہ وہ ہماری عبادت نہیں کیا کرتے تھے۔

نوٹ اگر "اِیَّاكَ" اور "اِیَّاکُمْ" کے بعد "واوَ" ہو اور اس کے بعد ایسا اسم ہو جس کے آخر میں زبر ہو تو پھر ان دونوں کا ترجمہ "بچو" کیا جاتا ہے قرآن میں اسکی کوئی مثال نہیں ملتی البتہ حدیث میں موجود ہے۔مثلاً:

اِیَّاکُمْ وَالْحَسَدَ 11	حسد سے بچو۔
اِیَّاکُمْ وَالْکَذِبَ 12	جھوٹ سے بچو۔
اِیَّاکُمْ وَ الظَّنَّ 13	بدگمانی سے بچو۔

6. الانعام (151) 7. العنکبوت (56) 8. الاعراف (155) 9. یونس (28) 10. القصص (63)

11. ابو داؤد : باب فی الحسد.

12. صحیح مسلم : کتاب البر والصلة والآداب ، باب قبح الکذب وحسن الصدق و فضله.

13. ابو داؤد : کتاب الادب ، باب نمبر 56 ، حدیث نمبر 4917.

مشق نمبر 4

1. مختصر جواب دیں۔

1 "هُنَّ، كُنَّ، تُنَّ، ـُنَ" یہ چاروں علامتیں کس کے لیے ہیں۔؟ ....

2 "هُنَّ" کا ترجمہ "اپنا، اپنی، اپنے" کب ہوتا ہے۔؟ ....

3 "كُنَّ" اور "هُنَّ" کے ترجمے میں کیا فرق ہے۔؟ ....

4 "هُنَّ" کو "هِنَّ" کب کرتے ہیں۔؟ ....

5 "كُنَّ" جب فعل کے آخر میں ہو تو اس کا کیا ترجمہ ہوتا ہے۔؟ ....

6 اسم کے ساتھ جب "ىْ" آئے تو اس کا کیا ترجمہ کیا جاتا ہے۔؟ ....

7 فعل کے آخر میں "ىْ" لگانی ہو تو فعل اور اس "ىْ" کے درمیان کس حرف کا اضافہ کرتے ہیں۔؟ ....

8 فعل کے ساتھ "ىْ" کا کیا ترجمہ ہوتا ہے۔؟ ....

9 "نَا" سے پہلے اگر جزم ہو تو اس کا کیا ترجمہ کرتے ہیں۔؟ ....

10 "نَا" سے پہلے اگر زبر یا زیر ہو تو اس کا کیا ترجمہ کرتے ہیں۔؟ ....

11 "لَا تَجْعَلْنَا" اور "اِجْعَلْنَا" میں "نَا" سے پہلے جزم ہے تو اس کا ترجمہ "ہمیں" کیوں کیا جاتا ہے۔؟ ....

12 فعل کے شروع میں کبھی "تـ" "باہمی کام کرنے کا مفہوم" دیتی ہے، مثال دیں۔ ....

13 علامت "أ" کی موجودگی میں کبھی "فعل میں حکم کا مفہوم" شامل ہوتا ہے، مثال دیں۔ ....

14 "لَسْتُنَّ" اور "كُنْتُنَّ" کا کیا ترجمہ ہے۔؟ ....

2. علامت پہچان کر ترجمہ تحریر کریں۔

اِيَّاهُ	اِيَّایَ	اِيَّاكَ ....
اِيَّاهُم	بَعَثْنَا	اِيَّاكُم وَالْحَسَدَ ....
اَطِعْنَ	بَعَثَنَا	اُسْجُدِیْ ....

انِ ، یْنِ

یہ دونوں علامتیں کسی چیز کے تعداد میں "دو" ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔علامت "انِ" اسم اور فعل دونوں کے آخر میں اور "یْنِ" صرف اسم کے آخر میں آتی ہے اور ان علامتوں کا نون ہمیشہ زیر والا (نِ) ہوتا ہے۔

اسماء کے ساتھ

جَنَّتَانِ : دو باغ۔ — بَحْرَانِ : دو سمندر۔

عَیْنَیْنِ : دو آنکھیں۔ — مَشْرِقَیْنِ : دو مشرق۔

وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتَانِ [1] — اور اس کے لیے دو باغ ہیں جو اپنے رب کے سامنے کھڑا ہونے سے ڈر گیا۔

وَ مَا یَسْتَوِی الْبَحْرَانِ [2] — اور دو سمندر برابر نہیں ہیں۔

اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ عَیْنَیْنِ [3] — کیا ہم نے اس کو دو آنکھیں نہیں دیں۔

رَبُّ الْمَشْرِقَیْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَیْنِ [4] — دو مشرقوں کا رب ہے اور دو مغربوں کا رب ہے۔

افعال کے ساتھ

یَلْتَقِیَانِ : وہ دو ملتے ہیں یا ملیں گے۔ — تُکَذِّبَانِ : تم دونوں جھٹلاتے ہو یا جھٹلاؤ گے۔

تَجْرِیَانِ : وہ دونوں چلتے ہیں یا چلیں گے۔ — یَبْغِیَانِ : وہ دونوں زیادتی کرتے ہیں یا کریں گے۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبَانِ [5] — پس تم دونوں اپنے رب کی کن کن نعمتوں کو جھٹلاؤ گے ؟

مَرَجَ الْبَحْرَیْنِ یَلْتَقِیَانِ [6] — اس نے دو سمندر چلا دیے وہ دونوں (آپس میں) ملتے ہیں۔

بَیْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا یَبْغِیَانِ [7] — ان دونوں کے درمیان پردہ ہے وہ دونوں تجاوز نہیں کر سکتے۔

---

1. الرحمٰن (46) 2. الفاطر (12) 3. البلد (8) 4. الرحمٰن (17)
5. الرحمٰن (13) 6. الرحمٰن (19) 7. الرحمٰن (20)

وضاحت اگر فعل کے آخر میں ”یْنِ“ ہو تو اس میں ”دو“ کا مفہوم نہیں ہوتا بلکہ وہاں آخر سے ”یْ“ وقف کی وجہ سے گری ہوتی ہے جس کی وجہ سے مغالطہ ہوتا ہے۔ مثلاً: ”یَھْدِیْنِ“ اور ”یَسْقِیْنِ“ اصل میں ”یَھْدِیْنِیْ“ (وہ مجھے ہدایت دیتا ہے) اور ”یَسْقِیْنِیْ“ (وہ مجھے پلاتا ہے) تھا۔

قرآن مجید میں بعض مقامات پر ”اِن“ کی الف کی جگہ پر کھڑی زبر لکھی ہوئی ہے جیسا کہ یَلْتَقِیٰنِ، جَنَّتٰنِ اور یَبْغِیٰنِ میں ہے۔

نوٹ کبھی ”اِن“ اور ”یْنِ“ کی بجائے صرف ”ا“ (الف) بھی ”دو“ ہونے کو ظاہر کرتا ہے۔ مثلاً:

لَا تَقْرَبَا : تم دونوں قریب مت جانا۔ فَقُوْلَا : پس تم دونوں کہو۔

اِنْطَلَقَا : وہ دونوں چلے۔ نَسِیَا : وہ دونوں بھول گئے

تَبَّتْ یَدَآ اَبِیْ لَھَبٍ وَّتَبَّ [8] ابولہب کے دونوں ہاتھ ٹوٹ گئے اور وہ ہلاک ہوگیا۔

فَانْطَلَقَا حَتّٰٓی اِذَا لَقِیَا غُلٰمًا فَقَتَلَهٗ [9] پس وہ دونوں چلے یہاں تک کہ دونوں ملے ایک لڑکے کو تو اس (خضر علیہ السلام) نے اسے قتل کر دیا۔

فَوَجَدَا فِیْهَا جِدَارًا یُّرِیْدُ اَنْ یَّنْقَضَّ فَاَقَامَهٗ [10] پس ان دونوں نے پائی اس (بستی) میں ایک دیوار (جو) گرا ہی چاہتی تھی پس اُس نے اُسے درست کر دیا۔

وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ [11] اور تم دونوں اس درخت کے قریب مت جانا۔

فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِیْنَ [12] پس تم دونوں ہو جاؤ گے ظالموں میں سے۔

فَاْتِیٰهُ فَقُوْلَآ اِنَّا رَسُوْلَا رَبِّكَ فَاَرْسِلْ مَعَنَا بَنِیْٓ اِسْرَآءِیْلَ [13] پس تم دونوں اُسکے پاس جاؤ پس تم دونوں کہو بیشک ہم دونوں تیرے رب کے رسول ہیں پس ہمارے ساتھ بنی اسرائیل کو بھیج دے۔

نَسِیَا حُوْتَهُمَا [14] وہ دونوں بھول گئے اپنی مچھلی۔

---

8. اللھب (1) 9. الكهف (74) 10. الكهف (77) 11. البقرة (35)
12. البقرة (35) 13. طٰهٰ (47) 14. الكهف (61)

لَا ، مَا

یہ دونوں علامتیں الفاظ کے شروع میں آتی ہیں اور ترجمہ ”نہیں، نہ یا مت“ کیا جاتا ہے۔

لَا اس علامت کے استعمال کی عموماً تین صورتیں ہیں:

پہلی صورت ”لَا“ کے بعد اگر ایسا اسم ہو جس کے آخر میں زبر ہو تو اس میں پوری جنس کی نفی کا مفہوم ہوتا ہے اور ترجمہ عموماً ”کوئی نہیں“ سے کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

لَا اِلٰـهَ : کوئی معبود نہیں۔ یعنی معبود کی جتنی بھی شکلیں اور صورتیں ہو سکتی ہیں ان میں سے کوئی بھی نہیں۔

لَا رَیْبَ : کوئی شک نہیں۔ یعنی شک کی جتنی بھی صورتیں اور شکلیں ہو سکتی ہیں ان میں سے کوئی بھی نہیں۔

لَآ اِكْرَاهَ فِي الدِّيْنِ [1]	دین میں کوئی زبردستی نہیں۔
وَاللّٰهُ يَحْكُمُ لَا مُعَقِّبَ لِحُكْمِهٖ [2]	اور اللہ حکم کرتا ہے کوئی نہیں اس کے حکم کو پیچھے کرنے والا۔
اُولٰٓئِكَ لَا خَلَاقَ لَهُمْ فِي الْاٰخِرَةِ [3]	یہی وہ لوگ ہیں جن کے لیے آخرت میں کوئی حصہ نہیں۔

دوسری صورت اگر ”لَا“ کے بعد فعل کے آخر میں ”پیش“ ہو یا ”وْنَ“ ہو تو اس میں کام نہ ہونے کی خبر ہوتی ہے، ”پیش“ کی صورت میں فعل واحد اور ”وْنَ“ کی صورت میں فعل جمع مذکر ہوتا ہے۔ مثلاً:

لَا يَخَافُ : وہ نہیں ڈرتا۔	لَا يُؤْمِنُوْنَ : وہ سب ایمان نہیں لاتے۔
لَا يَعْلَمُ : وہ نہیں جانتا۔	لَا يَشْكُرُوْنَ : وہ سب شکر نہیں کرتے۔

وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا [4]	اور وہ اس (سزا) کے انجام سے نہیں ڈرتا۔
وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَشْكُرُوْنَ [5]	اور لیکن اکثر لوگ شکر نہیں کرتے۔
فَهُمْ لَا يَرْجِعُوْنَ [6]	پس وہ سب (حق کی طرف) نہیں لوٹتے۔

---

1. البقرۃ (256) 2. الرعد (41) 3. اٰل عمران (77) 4. الشمس (15)
5. البقرۃ (243) 6. البقرۃ (18)

تیسری صورت اگر "لَا" کے بعد فعل کے آخر میں "جزم" ہو یا آخر میں "وْا" ہو تو کام نہ کرنے کا حکم یا التجا" ہوتی ہے اور اس کا ترجمہ عموماً "مت" سے کرتے ہیں "جزم" کی صورت میں فعل واحد اور "وْا" کی صورت میں فعل جمع مذکر ہوتا ہے۔ مثلاً:

لَا تُؤَاخِذْ : تو مؤاخذہ نہ فرما۔
لَا تَقْرَبُوْا : تم سب مت قریب جاؤ۔
لَا تُبَذِّرْ : تو فضول خرچی مت کر۔
لَا تَجْعَلُوْا : تم سب مت بناؤ۔

وَلَا تَقْتُلُوْٓا اَوْلَادَكُمْ خَشْيَةَ اِمْلَاقٍ [7] اور تم اپنی اولاد کو مفلسی کے ڈر سے قتل مت کرو۔
وَلَا تَقْرَبُوْا مَالَ الْيَتِيْمِ [8] اور تم یتیم کے مال کے قریب مت جاؤ۔
وَلَا تَنَابَزُوْا بِالْاَلْقَابِ [9] اور تم (ایک دوسرے کو) بُرے القاب سے مت پکارو۔
لَا تُشْرِكْ بِاللّٰهِ اِنَّ الشِّرْكَ لَظُلْمٌ عَظِيْمٌ [10] تو اللہ کے ساتھ شریک مت بنا بیشک شرک ظلم عظیم ہے۔
وَلَا تَحْمِلْ عَلَيْنَآ اِصْرًا [11] اور تو ہم پر بوجھ نہ ڈال۔

مَا اس علامت کے کئی معانی ومفہوم ہوتے ہیں ہر ایک کی وضاحت درج ذیل ہے۔

① کبھی "مَا" کا معنیٰ "نہیں" یا "نہ" کرتے ہیں۔ مثلاً:

مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى [12] تیرے رب نے تجھے نہیں چھوڑا اور نہ وہ ناراض ہوا۔
وَمَنْ يَّهْدِ اللّٰهُ فَمَا لَهٗ مِنْ مُّضِلٍّ [13] اور جسے اللہ ہدایت دے پس اسے کوئی گمراہ کرنے والا نہیں۔
وَمَا مِنْ اِلٰهٍ اِلَّا اللّٰهُ [14] اور اللہ کے سوا کوئی (سچا) معبود نہیں ہے۔

② کبھی "ما" کا معنی "جو" بھی ہوتا ہے۔ مثلاً:

وَمَآ اُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ [15] اور جو اُتارا گیا آپ سے پہلے۔
كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ [16] کھاؤ پاکیزہ (چیزوں) سے جو ہم نے تم کو رزق دیا ہے۔
يَعْلَمُ مَا يَلِجُ فِى الْاَرْضِ [17] وہ جانتا ہے جو زمین میں داخل ہوتا ہے۔

---

7. بنی اسرآءیل (31) 8. الانعام (152) 9. الحجرات (11) 10. لقمان (13)
11. البقرۃ (286) 12. الضحیٰ (3) 13. الزمر (37) 14. اٰل عمران (62)
15. البقرۃ (4) 16. طٰہٰ (81) 17. سبا (2)

③ کبھی "مَا" کا معنی "کیا یا کس" بھی کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

وَ مَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى [18]	اور وہ کیا ہے تیرے دائیں ہاتھ میں اے موسیٰ ؟
يٰٓاَيُّهَاالْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيْمِ [19]	اے انسان! تجھے کس نے بہکا دیا ہے اپنے ربِّ کریم سے؟

④ کبھی "مَا" اظہارِ تعجب کے لیے بھی استعمال ہوتا ہے جس کا ترجمہ "کس قدر" کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

فَمَآ اَصْبَرَهُمْ عَلَى النَّارِ [20]	پس کس قدر صبر کرنے والے ہیں (یہ) دوزخ پر۔
قُتِلَ الْاِنْسَانُ مَآ اَكْفَرَهٗ [21]	ہلاک ہو انسان کس قدر ناشکرا ہے وہ۔

⑤ اگر علامت "مَا" سے پہلے لفظ "بَعْد" ہو تو اس "مَا" کا ترجمہ "کہ" کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْحَقُّ [22]	اس کے بعد کہ ان پر حق واضح ہو گیا ۔
مِنْۢ بَعْدِ مَا بَيَّنّٰهُ لِلنَّاسِ [23]	اسکے بعد کہ ہم نے اسے کھول کر بیان کر دیا لوگوں کے لیے۔
مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَكَ مِنَ الْعِلْمِ [24]	اس کے بعد کہ آپ کے پاس علم آ چکا۔
ثُمَّ يُحَرِّفُوْنَهٗ مِنْۢ بَعْدِ مَا عَقَلُوْهُ [25]	پھر وہ اسے بدل دیتے ہیں اسکے بعد کہ اسے سمجھ چکے ہوتے ہیں

⑥ قرآن مجید میں "مَا" کے ساتھ "زَالَتْ اور زِلْتُمْ" اور "لَا" کے ساتھ "تَزَالُ اور يَزَالُوْنَ" وغیرہ استعمال ہوا ہے، ان فعلوں کو "مَا" اور "لَا" کے ساتھ ملا کر دونوں کا ترجمہ "ہمیشہ" کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

فَمَا زَالَتْ تِلْكَ دَعْوٰىهُمْ [26]	تو ہمیشہ ان کی یہی پکار رہی۔
فَمَا زِلْتُمْ فِيْ شَكٍّ [27]	پس تم ہمیشہ شک میں رہے۔
وَلَا يَزَالُوْنَ يُقَاتِلُوْنَكُمْ [28]	اور یہ لوگ ہمیشہ تم سے لڑتے رہیں گے۔

---

18. طٰهٰ (17)　19. الانفطار (6)　20. البقرة (175)　21. عبس (17)
22. البقرة (109)　23. البقرة (159)　24. البقرة (145)　25. البقرة (75)
26. الانبياء (15)　27. مومن (34)　28. البقرة (217)

نوٹ | "مَا" کے بعد اگر اسی جملے میں لفظ "اِلَّا" آ رہا ہو یا "مَا" کے بعد اسی جملے میں اسم سے پہلے "بِ" ہو تو اس "مَا" کا ترجمہ "نہیں" سے کرتے ہیں اور باقی مقامات پر سیاق و سباق سے اندازہ ہو جاتا ہے۔ مثلاً:

وَمَا تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ [29] — اور نہیں تم چاہ سکتے مگر یہ کہ (جو) اللہ چاہے۔

وَمَا الْحَيٰوةُ الدُّنْيَآ اِلَّا لَعِبٌ وَّلَهْوٌ [30] — اور نہیں ہے دنیا کی زندگی مگر کھیل تماشا۔

وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ [31] — اور نہیں ہیں وہ ایمان لانے والے۔

وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ [32] — اور وہ کسی شاعر کا کلام نہیں ہے۔

29. الدھر (30) | 30. الانعام (32) | 31. البقرة (8) | 32. الحآقة (41)

اَلَّذِیْ ، اَلَّذِیْنَ ، اَلَّتِیْ ، اَلّٰتِیْ ، اَلّٰٓئِیْ

یہ سب الفاظ دو جملوں کے درمیان رابطہ کیلئے استعمال ہوتے ہیں اور ان کا ترجمہ ”جو ، جس ، جن کو ، جنہیں ، جنہوں نے“ وغیرہ سے کیا جاتا ہے۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

اَلَّذِیْ یہ لفظ واحد مذکر کیلئے استعمال ہوتا ہے اور ترجمہ عموماً ”جو“ یا ”جس نے“ کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

وَ هُوَ الَّذِیْ یُنَزِّلُ الْغَیْثَ مِنْۢ بَعْدِ مَا قَنَطُوْا وَ یَنْشُرُ رَحْمَتَهٗ [1]	اور (اللہ) وہ ہے جو بارش اُتارتا ہے ان کے نااُمید ہونے کے بعد اور وہ اپنی رحمت کو پھیلا دیتا ہے۔
اَلَّذِیْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ فِرَاشًا [2]	جس نے بنایا تمہارے لیے زمین کو بچھونا۔
هُوَ الَّذِیْ خَلَقَ لَكُمْ مَّا فِی الْاَرْضِ جَمِیْعًا [3]	وہ جس نے پیدا کیا تمہارے لیے جو کچھ زمین میں ہے سب کا سب۔

اَلَّذِیْنَ یہ لفظ جمع مذکر کیلئے استعمال ہوتا ہے اور ترجمہ عموماً ”وہ لوگ جو، ان لوگوں کو جو یا جنہوں نے“ کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

اَلَّذِیْنَ یُؤْمِنُوْنَ بِالْغَیْبِ [4]	وہ لوگ جو ایمان لاتے ہیں غیب پر۔
اَنْجَیْنَا الَّذِیْنَ یَنْهَوْنَ عَنِ السُّوْٓءِ	ہم نے نجات دی ان لوگوں کو جو منع کرتے تھے برائی سے
وَاَخَذْنَا الَّذِیْنَ ظَلَمُوْا بِعَذَابٍۭ بَئِیْسٍ [5]	اور ہم نے پکڑ لیا انکو جنہوں نے ظلم کیا بُرے عذاب کیساتھ۔
اُولٰٓئِكَ الَّذِیْنَ صَدَقُوْا [6]	یہ وہ لوگ ہیں جنہوں نے سچ کہا۔

اَلَّتِیْ یہ لفظ واحد مونث کیلئے استعمال ہوتا ہے اور ترجمہ عموماً ”جو“ یا ”جس“ کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

---

1. الشورٰی (28)
2. البقرة (22)
3. البقرة (29)
4. البقرة (3)
5. الاعراف (165)
6. البقرة (177)

وَاتَّقُوا النَّارَ الَّتِیٓ اُعِدَّتۡ لِلۡکٰفِرِیۡنَ 7	اور ڈرو اس آگ سے جو کافروں کے لیے تیار کی گئی ہے۔
وَلَا تَقۡتُلُوا النَّفۡسَ الَّتِیۡ حَرَّمَ اللّٰہُ	اور مت قتل کرو اس جان کو جو اللہ نے حرام کر دی
اِلَّا بِالۡحَقِّ 8	مگر حق کے ساتھ۔
وَلَا تَکُوۡنُوۡا کَالَّتِیۡ نَقَضَتۡ غَزۡلَھَا 9	اور مت بنو اس عورت کی طرح جس نے توڑ ڈالا اپنا کاتا ہوا۔

اَلّٰتِیۡ، اَلّٰٓئِیۡ یہ دونوں الفاظ جمع مؤنث کیلئے استعمال ہوتے ہیں اور ترجمہ "وہ سب (مؤنث) جو" یا "جنہوں نے" کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

وَالّٰتِیۡ یَاۡتِیۡنَ الۡفَاحِشَۃَ مِنۡ نِّسَآئِکُمۡ	اور وہ عورتیں جو بدکاری کریں تمہاری عورتوں میں سے
فَاسۡتَشۡھِدُوۡا عَلَیۡھِنَّ اَرۡبَعَۃً مِّنۡکُمۡ 10	تو تم اُن پر اپنے (لوگوں) میں سے چار گواہ بنا لو۔
وَالۡقَوَاعِدُ مِنَ النِّسَآءِ الّٰتِیۡ لَا یَرۡجُوۡنَ	اور وہ بوڑھی عورتیں جو نکاح کی امید نہیں رکھتیں پس اُن پر
نِکَاحًا فَلَیۡسَ عَلَیۡھِنَّ جُنَاحٌ اَنۡ یَّضَعۡنَ	کوئی گناہ نہیں یہ کہ وہ اپنے کپڑے (بڑی چادر، بُرقع) اُتار کر
ثِیَابَھُنَّ غَیۡرَ مُتَبَرِّجٰتٍۭ بِزِیۡنَۃٍ 11	رہیں اِس حال میں کہ وہ زینت کا اظہار نہ کرنے والی ہوں۔
اِنۡ اُمَّھٰتُھُمۡ اِلَّا الّٰٓئِیۡ وَلَدۡنَھُمۡ 12	نہیں ہیں ان کی مائیں مگر وہی جنہوں نے ان کو جنا ہے۔

نوٹ "وہ دو مذکر جو" کے مفہوم کے لیے "اَلَّذَانِ، اَلَّذَیۡنِ" اور "وہ دو مؤنث جو" کے مفہوم کے لیے "اَلَّتَانِ، اَلَّتَیۡنِ" کا استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً:

وَالَّذٰنِ یَاۡتِیٰنِھَا مِنۡکُمۡ	اور وہ دو مرد جو اس بے حیائی (لواطت) کا ارتکاب کریں
فَاٰذُوۡھُمَا 13	تو ان دونوں کو ایذا دو
رَبَّنَآ اَرِنَا الَّذَیۡنِ اَضَلّٰنَا	اے ہمارے رب ہمیں دکھا جن دو نے ہمیں گمراہ کیا
مِنَ الۡجِنِّ وَالۡاِنۡسِ	جنوں اور انسانوں میں سے
نَجۡعَلۡھُمَا تَحۡتَ اَقۡدَامِنَا 14	ہم ان کو (روند) ڈالیں اپنے پاؤں تلے۔

7. اٰل عمران (131) 8. بنی اسرآءیل (33) 9. النحل (92) 10. النساء (15)
11. النور (60) 12. المجادلة (2) 13. النساء (16) 14. حم السجدة (29)

مشق نمبر 5

1. خالی جگہ پر کریں۔

1 ”اِنِ“ اور ”يْنِ“ دونوں علامتیں کسی چیز کے............................ ہونے پر دلالت کرتی ہیں۔

2 ”اِنِ“ اور ”يْنِ“ کے علاوہ............................ بھی ”دو“ ہونے پر دلالت کرتا ہے۔

3 ”مُسْلِمِيْنَ“ کا ترجمہ............................ ہے اور ”مُسْلِمَيْنِ“ کا ترجمہ............................ ہے۔

4 ”قُوْلُوْا“ کا ترجمہ............................ ہے اور ”قُوْلَا“ کا ترجمہ............................ ہے۔

5 ”لَا“ کے بعد اگر زبر والا اسم ہو تو اس کا ترجمہ............................ ہوتا ہے۔

6 ”لَا“ کے بعد اگر فعل کے آخر میں ”وْنَ“ یا پیش ہو تو اس میں .... ہوتی ہے۔

7 ”لَا“ کے بعد اگر فعل کے آخر میں ”وْا“ یا جزم ہو تو اس میں .... ہوتا ہے۔

8 ”مَا“ کے بعد اگر اسی جملے میں ”اِلَّا“ ہو تو اس ”مَا“ کا ترجمہ............................ ہوتا ہے۔

9 ”مَا“ کا ترجمہ کبھی............... اور کبھی............... اور کبھی............... اور کبھی .... ہوتا ہے۔

10 اگر ”مَا“ سے پہلے لفظِ ”بَعْد“ ہو تو اس ”مَا“ کا ترجمہ............................ کیا جاتا ہے۔

11 اگر ”مَا“ کے ساتھ ”زَالَ“ اور ”لَا“ کے ساتھ ”تَزَالُ، يَزَالُوْنَ“ ہو تو دونوں کو ملا کر ترجمہ............... ہوتا ہے۔

12 ”اَلَّذِیْ“ .... کے لیے اور ”اَلَّتِیْ“ .... کے لیے ہے۔

13 ”اَلّٰتِیْ“ اور ”اَلّٰئِیْ“ دونوں............................ کے لیے ہیں۔

14 ”خَلَقَكَ“ کا ترجمہ............................ اور ”خَلَقَكُمْ“ کا ترجمہ............................ ہے۔

2. درج ذیل عبارت کے سامنے ”اَلَّذِیْ، اَلَّذَانِ، اَلَّتِیْ، اَلَّتَانِ، اَلَّذِيْنَ، اَلّٰتِیْ، اَلّٰئِیْ“ علامات میں سے مناسب علامت تحریر کریں۔ مثلاً:

وہ آدمی جو...............	وہ سب لوگ جو	وہ دو آدمی جو...............
وہ دو عورتیں جو...............	وہ سب عورتیں جو...............	وہ ایک عورت جو...............

هٰذَا ، هٰذِهٖ ، هٰٓؤُلَآءِ

یہ تینوں الفاظ قریبی اشیا کی طرف اشارہ کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔

هٰذَا یہ لفظ واحد مذکر کی طرف اشارہ کرنے کیلئے استعمال ہوتا ہے اور اس کا ترجمہ عموماً "یہ" یا "اِس" کیا جاتا ہے۔مثلاً:

هٰذَا حَلَالٌ : یہ حلال ہے۔ | هٰذَا حَرَامٌ : یہ حرام ہے۔

هٰذَا ذِكْرٌ : یہ نصیحت ہے۔ | هٰذَا الْبَلَدُ : یہ شہر۔

اِنَّ هٰذَا الْقُرْاٰنَ یَهْدِیْ لِلَّتِیْ هِیَ اَقْوَمُ [1] بے شک یہ قرآن وہ راہ دکھاتا ہے جو بالکل سیدھی ہے۔

وَ یَقُوْلُوْنَ مَتٰی هٰذَا الْوَعْدُ [2] اور وہ کہتے ہیں یہ وعدہ کب (پورا) ہوگا (اگر تم سچے ہو)۔

وَ هٰذَا ذِكْرٌ مُّبٰرَكٌ اَنْزَلْنٰهُ [3] اور یہ برکت والا ذکر ہے ہم نے اِسے اُتارا ہے۔

وَ هٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِیْنِ [4] اور اِس امن والے شہر کی (قسم ہے)۔

هٰذِهٖ یہ لفظ واحد مؤنث کی طرف اشارہ کرنے کیلئے استعمال ہوتا ہے اور اس کا ترجمہ "یہ" یا "اِس" کیا جاتا ہے اور اگلے لفظ سے ملاتے ہوئے اسکی کھڑی زیر صرف "زیر" سے بدل جاتی ہے مثلاً:

هٰذِهٖ اُمَّةٌ : یہ امت ہے۔ | هٰذِهٖ جَهَنَّمُ : یہ جہنم ہے۔

هٰذِهٖ اَنْعَامٌ : یہ چوپائے ہیں۔ | هٰذِهِ الْحَیٰوةُ : یہ زندگی۔

هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِیْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ [5] یہ (وہی) جہنم ہے جس کا تم سے وعدہ کیا جاتا تھا۔

وَ لَا تَقْرَبَا هٰذِهِ الشَّجَرَةَ [6] تم دونوں اِس درخت کے قریب نہ جانا۔

وَ اِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا هٰذِهِ الْقَرْیَةَ [7] اور جب ہم نے کہا داخل ہو جاؤ اِس بستی میں۔

---

1. بنی اسرآءیل (9)
2. یونس (48)
3. الانبیاء (50)
4. التین (3)
5. یٰسین (63)
6. البقرة (35)
7. البقرة (58)

هٰۤؤُلَآءِ یہ لفظ جمع مذکر اور جمع مؤنث دونوں کی طرف اشارہ کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے اور اس کا ترجمہ عموماً "یہ (سب)" یا "اِن (سب)" کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

هٰۤؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا : یہ ہمارے سفارشی ہیں۔ هٰۤؤُلَآءِ ضَیفِیُ : یہ میرے مہمان ہیں۔

هٰۤؤُلَآءِ شُرَكَآؤُنَا : یہ ہمارے شریک ہیں۔ هٰۤؤُلَآءِ بَنَاتِیُ : یہ میری بیٹیاں ہیں۔

وَ یَقُولُوْنَ هٰۤؤُلَآءِ شُفَعَآؤُنَا عِنۡدَاللّٰهِ (8)	اور وہ کہتے ہیں یہ اللہ کے نزدیک ہمارے سفارشی ہیں۔
لَقَدۡ عَلِمۡتَ مَا هٰۤؤُلَآءِ یَنۡطِقُوۡنَ (9)	البتہ تحقیق تجھے معلوم ہے کہ یہ سب (بت) نہیں بولتے۔
قَالَتۡ اُخۡرٰهُمۡ لِاُوۡلٰهُمۡ رَبَّنَا هٰۤؤُلَآءِ اَضَلُّوۡنَا فَاٰتِهِمۡ عَذَابًا ضِعۡفًا مِّنَ النَّارِ (10)	پچھلی اُمت اگلی اُمت کے متعلق کہے گی اے ہمارے رب یہ ہیں جنہوں نے ہمیں گمراہ کیا تو اُنہیں دے آگ کا دوگنا عذاب۔
بَلۡ مَتَّعۡتُ هٰۤؤُلَآءِ وَاٰبَآءَهُمۡ (11)	بلکہ میں نے ان کو اور ان کے باپ دادا کو فائدہ دیا ہے۔
اَهٰۤؤُلَآءِ مَنَّ اللّٰهُ عَلَیۡهِمۡ مِّنۡۢ بَیۡنِنَا (12)	کیا یہ ہیں جن پر اللہ نے احسان کیا ہے ہمارے درمیان سے۔
وَجِئۡنَا بِكَ عَلٰی هٰۤؤُلَآءِ شَهِیۡدًا (13)	اور ہم لائیں گے آپ کو ان سب پر گواہ بنا کر۔

نوٹ "دو مذکر" کی طرف اشارہ کرنے کے لیے "هٰذَانِ، هٰذَیۡنِ" اور "دو مؤنث" کی طرف اشارہ کرنے کے لیے "هَاتَانِ، هَاتَیۡنِ" استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً:

هٰذَانِ خَصۡمٰنِ اخۡتَصَمُوۡا فِیۡ رَبِّهِمۡ (14)	یہ دو گروہ ہیں جنہوں نے اپنے رب کے بارے میں جھگڑا کیا
قَالَ اِنِّیۡۤ اُرِیۡدُ اَنۡ اُنۡكِحَكَ اِحۡدَی ابۡنَتَیَّ هَاتَیۡنِ (15)	اس نے کہا بیشک میں چاہتا ہوں کہ تجھ سے نکاح کر دوں اپنی ان دونوں بیٹیوں میں سے ایک کا۔

8. یونس (18)　9. الانبیاء (65)　10. الاعراف (38)　11. الزخرف (29)
12. الانعام (53)　13. النساء (41)　14. الحج (19)　15. القصص (27)

ذٰلِكَ ، تِلْكَ ، اُولٰٓئِكَ

یہ تینوں الفاظ دور کسی چیز کی طرف اشارہ کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں اور ان کا اصل ترجمہ "وہ، اُس، اُن" ہوتا ہے البتہ قرآن مجید میں جہاں اللہ تعالیٰ نے کسی بات کو اہمیت کے ساتھ بیان کرنا تھا یا زور دے کر بات کرنا مقصود تھا تو وہاں اِشارہ بعید یعنی ان تینوں الفاظ کا استعمال کیا ہے لیکن اردو میں ان کا ترجمہ ضرورتاً "یہ، اِس، اِن" کرنا پڑتا ہے۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

ذٰلِكَ یہ لفظ واحد مذکر کی طرف اشارہ کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے اور اس کا اصل ترجمہ "وہ" یا "اُس" ہوتا ہے لیکن کبھی ضرورتاً "یہ" بھی کر دیا جاتا ہے۔

ذٰلِكَ الْكِتٰبُ لَا رَيْبَ فِيْهِ [1] — (یہ) وہ کتاب ہے (کہ) اس میں کوئی شک نہیں۔

ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ [2] — یہ بہت بڑی کامیابی ہے۔

وَ فِيْ ذٰلِكَ فَلْيَتَنَافَسِ الْمُتَنَافِسُوْنَ [3] — اور اس (جنّت) میں رغبت کرنے والوں کو رغبت کرنی چاہیے۔

نوٹ جب "ذٰلِكَ" سے اشارہ کیا جا رہا ہو اور جن کے لیے اشارہ کیا جا رہا ہو وہ دو ہوں تو یہ "ذٰلِكُمَا" ہو جاتا ہے۔ اور اگر وہ دو سے زیادہ اور مذکر ہوں تو یہ "ذٰلِكُمْ" ہو جاتا ہے۔ اگر وہ دو سے زیادہ اور مؤنث ہوں تو یہ "ذٰلِكُنَّ" ہو جاتا ہے۔ البتہ ترجمہ "وہ" یا "اُس" ہی رہتا ہے۔ مثلاً:

ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِيْ رَبِّيْ [4] — یہ وہ علم ہے جو میرے رب نے مجھے سکھایا ہے۔

وَفِيْ ذٰلِكُمْ بَلَآءٌ مِّنْ رَّبِّكُمْ عَظِيْمٌ [5] — اور اُس میں تمھارے رب کی طرف سے بڑی آزمائش ہے۔

قَالَتْ فَذٰلِكُنَّ الَّذِيْ لُمْتُنَّنِيْ فِيْهِ [6] — اس (عورت) نے کہا پس (یہی) وہ شخص ہے جس کے بارے میں تم سب عورتیں مجھے ملامت کر رہی ہو۔

تِلْكَ یہ لفظ واحد مؤنث کے لیے استعمال ہوتا ہے اور قرآن مجید میں عموماً جمع کے ساتھ بھی استعمال

---

1. البقرة (2)
2. المائدة (119)
3. المطففين (26)
4. يوسف (37)
5. البقرة (49)
6. يوسف (32)

ہوا ہے اور اس کا اصل ترجمہ ''وہ'' یا ''اُس'' ہے اور ضرورتاً کبھی ''یہ'' بھی کر دیا جاتا ہے۔ مثلاً:

وَ تِلْكَ الْاَيَّامُ نُدَاوِلُهَا بَيْنَ النَّاسِ 7 — اور یہ دن ہیں کہ ہم انہیں لوگوں کے درمیان بدلتے رہتے ہیں۔

تِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ فَلَا تَقْرَبُوْهَا 8 — یہ اللہ کی (مقرر کردہ) حدود ہیں پس تم اِن کے قریب مت جاؤ۔

وَ مَا تِلْكَ بِيَمِيْنِكَ يٰمُوْسٰى 9 — وہ کیا ہے تیرے دائیں ہاتھ میں اے موسیٰ۔

نوٹ جن کے لیے ''تِلْكَ'' سے اشارہ کیا جا رہا ہو اگر وہ دو ہوں تو یہ ''تِلْكُمَا'' ہو جاتا ہے اور اگر وہ دو سے زیادہ ہوں تو یہ ''تِلْكُمْ'' ہو جاتا ہے البتہ ترجمہ ''وہ'' یا ''اُس'' ہی رہتا ہے۔ مثلاً:

اَلَمْ اَنْهَكُمَا عَنْ تِلْكُمَا الشَّجَرَةِ 10 — اور کیا میں نے تم دونوں کو اُس درخت سے منع نہیں کیا تھا۔

وَ نُوْدُوْٓا اَنْ تِلْكُمُ الْجَنَّةُ اُوْرِثْتُمُوْهَا بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ 11 — اور ان سے پکار کر کہہ دیا جائے گا کہ یہ وہ جنت ہے جس کا تمہیں وارث بنایا گیا ہے اُس کے بدلے میں جو تم عمل کرتے تھے۔

اُولٰٓئِكَ یہ لفظ جمع مذکر یا جمع مؤنث کی طرف اشارہ کرنے کیلئے استعمال ہوتا ہے اور ترجمہ عموماً ''وہ سب'' یا ''اُن'' کیا جاتا ہے اور کبھی ضرورتاً ترجمہ ''یہی، انہی'' بھی کر لیا جاتا ہے۔ مثلاً:

اُولٰٓئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ 12 — یہی لوگ اپنے رب کی طرف سے ہدایت پر ہیں۔

اُولٰٓئِكَ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّ اَجْرٌ كَبِيْرٌ 13 — یہی وہ لوگ ہیں جن کیلئے بخشش اور بہت بڑا اجر ہے۔

وَ مَكْرُ اُولٰٓئِكَ هُوَ يَبُوْرُ 14 — اور اُن کی چال ہی برباد ہوگی۔

نوٹ جن کے لیے ''اُولٰٓئِكَ'' سے اشارہ کیا جا رہا ہو اگر وہ دو سے زیادہ ہوں تو یہ ''اُولٰٓئِكُمْ'' ہو جاتا ہے۔ مثلاً:

اَ كُفَّارُكُمْ خَيْرٌ مِّنْ اُولٰٓئِكُمْ 15 — کیا تمھارے کافر اُن سے بہتر ہیں۔

---

7. آل عمران (140) 8. البقرة (187) 9. طٰه (17) 10. الاعراف (22)
11. الاعراف (43) 12. البقرة (5) 13. هود (11) 14. الفاطر (10)
15. القمر (43)

مَنْ ، مِنْ ، عَنْ

مَنْ اس علامت کا ترجمہ کبھی "کون یا کس" اور کبھی "جو یا جس" کیا جاتا ہے۔ اور اگلے لفظ سے ملاتے ہوئے اس "ن" کی جزم کو زیر سے بدل دیتے ہیں۔ مثلاً:

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ (1)	اور اس سے بڑھ کر کون بڑا ظالم ہوسکتا ہے جو منع کرے اللہ کی مسجدوں سے۔
قَالُوْا يٰوَيْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا (2)	وہ سب کہیں گے ہائے ہماری بربادی ہمیں کس نے اٹھایا ہے ہماری قبروں سے۔
يَسْجُدُ لَهٗ مَنْ فِي السَّمٰوٰتِ وَمَنْ فِي الْاَرْضِ (3)	اسی کو سجدہ کرتا ہے جو آسمانوں میں ہے اور جو زمین میں ہے۔
وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ قَلِيْلًا (4)	اور جس نے کفر کیا پس میں اسے تھوڑا سا فائدہ دونگا۔
فَمِنْهُمْ مَّنْ يَّمْشِيْ عَلٰى بَطْنِهٖ (5)	پس ان میں سے بعض ایسے ہیں جو پیٹ کے بل چلتے ہیں۔
فَمَنِ اهْتَدٰى فَاِنَّمَا يَهْتَدِيْ لِنَفْسِهٖ (6)	پس جو ہدایت حاصل کرتا ہے تو وہ اپنے لیے ہی بھلائی کرتا ہے۔
وَادْعُوْا مَنِ اسْتَطَعْتُمْ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ (7)	اور تم سب بُلا لو جسے بُلا سکتے ہو اللہ کے علاوہ۔

مِنْ اس کا ترجمہ عموماً "سے" کیا جاتا ہے۔ البتہ کبھی اس کا مفہوم "سے بعض" بھی ہوتا ہے اور اگلے لفظ سے ملاتے ہوئے "ن" پر جزم کی بجائے "زبر" آجاتی ہے۔ مثلاً:

لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِّنْ اَلْفِ شَهْرٍ (8)	شب قدر (کی عبادت) بہتر ہے ہزار مہینوں (کی عبادت) سے۔
يُخْرِجُهُمْ مِّنَ الظُّلُمٰتِ اِلَى النُّوْرِ (9)	وہ ان کو اندھیروں سے روشنی کی طرف نکالتا ہے۔
وَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَّقُوْلُ اٰمَنَّا (10)	اور لوگوں میں سے بعض ایسے ہیں جو کہتے ہیں ہم ایمان لائے۔

---

1. البقرة (114) 2. يٰسين (52) 3. الحج (18) 4. البقرة (126)
5. النور (45) 6. يونس (108) 7. هود (13) 8. القدر (3)
9. البقرة (257) 10. البقرة (8)

نوٹ: کبھی اردو ترجمہ کرتے ہوئے "مِنْ" کا ترجمہ کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی خصوصاً جب "مِنْ" لفظِ "بَعْد" سے پہلے ہو۔ مثلاً:

ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِنْۢ بَعْدِ مَوْتِكُمْ (11)	پھر ہم نے تمہیں (از سرِنو) زندہ کیا تمہاری موت کے بعد۔
ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ (12)	پھر تم بالکل پھر گئے اس کے بعد۔
وَكَمْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا (13)	اور بہت سی بستیاں ایسی ہیں کہ ہم نے انہیں تباہ کر دیا۔
وَاغْضُضْ مِنْ صَوْتِكَ (14)	اور اپنی آواز کو پست رکھ۔

عَنْ: اس علامت کا ترجمہ "سے، کے بارے میں، کے متعلق" کیا جاتا ہے اور "عَنْ" کو اگلے لفظ سے ملاتے ہوئے اس کے "ن" پر "جزم" کی بجائے "زیر" آجاتی ہے۔ مثلاً:

عَنِ النَّعِيْمِ : نعمتوں کے بارے میں۔ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ : مجرموں سے۔

وَمَنْ اَعْرَضَ عَنْ ذِكْرِيْ	اور جو میرے ذکر (نصیحت) سے منہ پھیرے گا
فَاِنَّ لَهٗ مَعِيْشَةً ضَنْكًا (15)	تو یقیناً اسکی زندگی تنگی میں رہے گی۔
ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ (16)	پھر تم اس دن ضرور بر ضرور نعمتوں کے بارے میں پوچھے جاؤ گے۔
فِيْ جَنّٰتٍ يَتَسَآءَلُوْنَ ○ عَنِ الْمُجْرِمِيْنَ ○	جنتوں میں، وہ پوچھیں گے مجرموں سے
مَاسَلَكَكُمْ فِيْ سَقَرَ ○	تمہیں کیا چیز جہنم میں لے آئی۔
قَالُوْا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّيْنَ (17)	وہ کہیں گے ہم نماز نہیں پڑھتے تھے۔

نوٹ: "مَنْ" اسم، فعل اور حرف سب کے شروع میں آجاتا ہے اور "مِنْ" اور "عَنْ" صرف اسم کے شروع میں آتے ہیں۔

---

11. البقرة (56) 12. البقرة (64) 13. الاعراف (4) 14. لقمان (19)
15. طٰهٰ (124) 16. التكاثر (8) 17. المدثر (43,42,41,40)

مشق نمبر 6

1. درست فقرات کے سامنے (✓) اور غلط فقرات کے سامنے (✗) کا نشان لگائیں۔

1 ”هٰذَا“ واحد مذکر کے لیے اور ”هٰذِهٖ“ واحد مؤنث کے لیے ہے اور دونوں کا ترجمہ ”یہ“ ہے۔ ....

2 ”هٰذَا“ اشارہ بعید کے لیے اور ”ذٰلِكَ“ اشارہ قریب کے لیے ہے۔ ....

3 ”تِلْكَ“ واحد مؤنث کے لیے اور ”ذٰلِكَ“ واحد مذکر کے لیے ہے اور دونوں کا ترجمہ ”وہ“ ہے۔ ....

4 ”هٰٓؤُلَآءِ“ ”جمع مذکر اور جمع مؤنث“ دونوں کے لیے اور اس کا ترجمہ ”یہ سب یا ان سب“ ہے۔ ....

5 ”هٰذِهٖ“ کو جب اگلے لفظ سے ملایا جائے تو اس کی کھڑی زیر برقرار رہتی ہے۔ ....

6 ”ذٰلِكَ“ سے جن کیلئے اشارہ کیا جا رہا ہو، اگر وہ دو سے زیادہ عورتیں ہوں تو یہ ”ذٰلِكُنَّ“ ہو جاتا ہے۔ ....

7 ”ذٰلِكَ“ سے جن کیلئے اشارہ کیا جا رہا ہو، اگر وہ دو سے زیادہ مذکر ہوں تو یہ ”ذٰلِكُمْ“ ہو جاتا ہے۔ ....

8 ”اُولٰٓئِكَ“ اشارہ قریب کے لیے اور ”هٰٓؤُلَآءِ“ اشارہ بعید کے لیے ہے۔ ....

9 ”اُولٰٓئِكَ“ سے جن کے لیے اشارہ کیا جا رہا ہو وہ دو سے زیادہ ہوں یہ ”اُولٰٓئِكُمْ“ ہو جاتا ہے۔ ....

10 ”تِلْكَ“ سے جن کے لیے اشارہ کیا جا رہا ہو وہ دو ہوں تو یہ ”تِلْكُمْ“ ہو جاتا ہے۔ ....

2. مختصر جواب دیں۔

1 کیا ”تِلْكَ“ کبھی جمع مذکر کے ساتھ بھی استعمال ہو جاتا ہے؟ ....

2 ”مَنْ“ کا ترجمہ کیا ہوتا ہے اور جب اسے اگلے لفظ سے ملائیں تو اسکے ”ن“ پر کیا حرکت دیتے ہیں؟ ......

3 ”مِنْ“ کا ترجمہ کیا ہے اور اگلے لفظ سے ملاتے ہوئے اس کے ”ن“ پر کیا حرکت دیتے ہیں؟ ....

4 ”مِنْ“ کا ترجمہ کرنے کی عموماً کب ضرورت نہیں ہوتی؟ ....

5 ”عَنْ“ کا کیا ترجمہ ہے اور اگلے لفظ سے ملاتے ہوئے ”ن“ پر جزم کی بجائے کیا آتا ہے؟ ....

6 ”ذٰلِكَ“ اور ”ذٰلِكُمَا“ میں کیا فرق ہے؟ ....

7 ”مَا“ کا ترجمہ ”کہ“ کب کیا جاتا ہے؟ ....

بِ (بِ)

بِ یہ علامت ہمیشہ اسم کے شروع میں آتی ہے اور اسکے کئی معانی ہوتے ہیں۔ کبھی اس کا ترجمہ ''سے'' یا ''ساتھ''، کبھی ''پر''، کبھی '' کا، کی، کے، کو'' اور کبھی ''وجہ سے، بسبب یا بدلے میں'' کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

مَنْ عَمِلَ مِنْكُمْ سُوْٓءًا ۢ بِجَهَالَةٍ [1]	جو تم میں سے کوئی گناہ کر بیٹھے نادانی سے۔
وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ خَبِيْرٌ [2]	اور اللہ اس سے جو تم عمل کرتے ہو خبردار ہے۔
وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا [3]	اور والدین کے ساتھ اچھا سلوک کرو۔
ذٰلِكَ بِاَنَّ اللّٰهَ نَزَّلَ الْكِتَابَ بِالْحَقِّ [4]	یہ اس وجہ سے ہے کہ بیشک اللہ نے حق کیساتھ کتاب اتاری۔
اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْيَوْمِ الْاٰخِرِ [5]	ہم ایمان لائے اللہ پر اور آخرت کے دن پر۔
وَاللّٰهُ مُحِيْطٌ ۢ بِالْكَافِرِيْنَ [6]	اور اللہ کافروں کو گھیرے ہوئے ہے۔
اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِالشّٰكِرِيْنَ [7]	کیا اللہ شکر کرنے والوں کو خوب جاننے والا نہیں۔
وَالْمُطَلَّقَاتُ يَتَرَبَّصْنَ بِاَنْفُسِهِنَّ ثَلٰثَةَ قُرُوْٓءٍ [8]	اور طلاق یافتہ عورتیں اپنے آپ کو تین طہر تک روکے رکھیں۔
وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۢ بِمَا كَانُوْا يَكْذِبُوْنَ [9]	اور ان کے لیے دردناک عذاب ہے اس وجہ سے جو وہ جھوٹ بولتے تھے۔
وَيَشْتَرُوْنَ بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا [10]	اور وہ اس کے بدلے میں تھوڑا مول لیتے ہیں۔
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الضَّلٰلَةَ بِالْهُدٰى وَالْعَذَابَ بِالْمَغْفِرَةِ [11]	یہی وہ لوگ ہیں جنھوں نے گمراہی کو خریدا ہدایت کے بدلے میں اور عذاب کو مغفرت کے بدلے میں۔
اَلْحُرُّ بِالْحُرِّ وَالْعَبْدُ بِالْعَبْدِ [12]	آزاد کے بدلے میں آزاد اور غلام کے بدلے میں غلام۔

1. الانعام (54) 2. البقرة (234) 3. البقرة (83) 4. البقرة (176)
5. البقرة (8) 6. البقرة (19) 7. الانعام (53) 8. البقرة (228)
9. البقرة (10) 10. البقرة (174) 11. البقرة (175) 12. البقرة (178)

نوٹ: نفی کے بعد عموماً علامت "بِ" کے اردو ترجمہ کی ضرورت نہیں ہوتی ہے اور نفی سے مراد ایسا لفظ ہے جس کا معنی "نہیں" ہو۔ مثلاً:

وَمَآ اَنْتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا [13]	اور آپ ہماری بات ماننے والے نہیں ہیں۔
وَ مَآ اَنَا بِطَارِدِ الْمُؤْمِنِيْنَ [14]	اور میں مومنوں کو بھگانے والا نہیں ہوں۔
وَمَا هُمْ بِخٰرِجِيْنَ مِنَ النَّارِ [15]	اور وہ آگ سے نکلنے والے نہیں ہیں۔
وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ [16]	اور وہ ایمان لانے والے نہیں ہیں۔
اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ [17]	کیا اللہ تعالیٰ سب حاکموں سے بڑھ کر حاکم نہیں ہے۔
اَوَ لَيْسَ اللّٰهُ بِاَعْلَمَ بِمَا فِيْ صُدُوْرِ الْعٰلَمِيْنَ [18]	اور کیا اللہ خوب باخبر نہیں ان باتوں سے جو جہان والوں کے دلوں میں ہیں۔
وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ [19]	اور وہ کسی شاعر کا کلام نہیں۔

13. یوسف (17)
14. الشعراء (114)
15. البقرة (167)
16. البقرة (8)
17. التین (8)
18. العنکبوت (10)
19. الحآقه (41)

وَ ، فَ

وَ اس علامت کا ترجمہ زیادہ تر "اور"، کبھی "حالانکہ" اور کبھی "قسم" ہوتا ہے۔ مثلاً:

وَ مِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُوْنَ ❶	اور اس سے جو ہم نے انہیں رزق دیا وہ خرچ کرتے ہیں۔
وَ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوْقِنُوْنَ ❷	اور وہ آخرت پر یقین رکھتے ہیں۔
وَ لَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ ❸	اور حق کو باطل کے ساتھ گڈمڈ مت کرو۔
وَ اَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَ اٰتُوا الزَّكٰوةَ ❹	اور نماز قائم کرو اور زکوۃ ادا کرو۔
اَ تَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَ تَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَ اَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ❺	کیا تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور تم بھول جاتے ہو اپنے آپ کو حالانکہ تم کتاب کی تلاوت کرتے ہو
كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَ كُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ❻	تم اللہ تعالیٰ کا کیسے انکار کرسکتے ہو حالانکہ تم مردہ تھے تو اس نے تمہیں زندہ کیا۔
قَالَ رَبِّ لِمَ حَشَرْتَنِيْٓ اَعْمٰى وَ قَدْ كُنْتُ بَصِيْرًا ❼	وہ کہے گا اے میرے رب! تو نے مجھے نابینا کرکے کیوں اٹھایا حالانکہ میں (دنیا میں) دیکھتا تھا۔
كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ ه وَ اِنَّ عَلَيْكُمْ لَحٰفِظِيْنَ ❽	ہرگز نہیں بلکہ تم بدلے کے دن کو جھٹلاتے ہو حالانکہ یقیناً تم پر (میرے) چوکیدار (فرشتے تعینات) ہیں۔

نوٹ اگر "وَ" کے بعد والے اسم کے آخر میں زیر ہو تو اس میں "قسم" کا مفہوم ہوتا ہے اور جو "وَ" "قسم" کے لیے ہوتی ہے وہ عموماً جملے کے شروع میں ہوتی ہے۔ مثلاً:

وَ الْعَصْرِ ه اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ خُسْرٍ ❾	زمانے کی قسم بے شک انسان خسارے میں ہے۔
وَ الشَّمْسِ وَ ضُحٰهَا ❿	سورج کی قسم اور اس کی روشنی کی (بھی)۔

1. البقرة (3) 2. البقرة (4) 3. البقرة (42) 4. البقرة (43) 5. البقرة (44)
6. البقرة (28) 7. طٰه (125) 8. الانفطار (10،9) 9. العصر (2،1) 10. الشمس (1)

وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ⓫	رات کی قسم ہے جب وہ (دن کو) چھپا لے۔
وَالنَّهَارِ اِذَا تَجَلّٰى ⓬	دن کی قسم ہے جب وہ چمک اٹھے۔
وَالسَّمَاءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ⓭	برجوں والے آسمان کی قسم۔
وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ⓮	انجیر کی قسم اور زیتون کی (قسم)۔

فَ اس علامت کا ترجمہ عموماً "پس، تو، پھر" کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

فَمَنْ تَعَجَّلَ فِيْ يَوْمَيْنِ فَلَآ اِثْمَ عَلَيْهِ ⓯	پس جس نے جلدی کی دو دِنوں میں تو اس پر کوئی گناہ نہیں۔
وَمَنْ يَّفْعَلْ ذٰلِكَ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ⓰	اور جو ایسا کرے گا پس تحقیق اس نے اپنے آپ پر ظلم کیا۔
فَاَخَذَتْكُمُ الصّٰعِقَةُ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ⓱	تو تمہیں پکڑ لیا کڑک نے اِس حال میں کہ تم دیکھ رہے تھے۔
فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ ⓲	پھر بدل ڈالا بات کو جنہوں نے ظلم کیا اس بات کے علاوہ جو اُن سے کہی گئی تھی۔

---

11. الليل (1)
12. الليل (2)
13. البروج (01)
14. التين (01)
15. البقرة (203)
16. البقرة (231)
17. البقرة (55)
18. البقرة (59)

فِیْ ، عَلٰی ، اِلٰی

یہ تینوں علامتیں ہمیشہ اسم کے شروع میں آتی ہیں، تفصیل درج ذیل ہے۔

فِیْ اس علامت کا ترجمہ عموماً ''میں'' کیا جاتا ہے۔مثلاً:

وَلَا تَمْشِ فِی الْاَرْضِ مَرَحًا [1]	اور زمین میں اکڑ کر مت چل۔
فَرِیْقٌ فِی الْجَنَّةِ وَ فَرِیْقٌ فِی السَّعِیْرِ [2]	ایک گروہ جنت میں ہوگا اور ایک گروہ جہنم میں ہوگا۔

عَلٰی اس علامت کا ترجمہ عموماً ''پر'' ہوتا ہے۔لیکن کبھی ''کے خلاف، ذمے، کے بل اور کے بارے میں'' بھی ترجمہ کیا جاتا ہے۔مثلاً:

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ [3]	بیشک اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر ہے۔
وَتَوَکَّلْ عَلَی اللّٰهِ [4]	اور اللہ پر بھروسا کر۔
وَلَا تَقُوْلُوْا عَلَی اللّٰهِ اِلَّا الْحَقَّ [5]	اور مت کہو اللہ کے بارے میں سوائے حق کے۔
وَشَهِدُوْا عَلٰی اَنْفُسِهِمْ [6]	اور وہ گواہی دیں گے اپنے نفسوں کے خلاف۔
عَلَیْكَ الْبَلٰغُ وَعَلَیْنَا الْحِسَابُ [7]	آپ کے ذمے پہنچا دینا ہے اور ہمارے ذمے حساب لینا ہے۔
یَرُدُّوْکُمْ عَلٰی اَعْقَابِکُمْ [8]	وہ تمہیں لوٹا دیں گے تمہاری ایڑیوں کے بل۔

اِلٰی اس علامت کا ترجمہ ''طرف یا تک'' کیا جاتا ہے۔مثلاً:

وَ اللّٰهُ یَدْعُوْٓا اِلٰی دَارِ السَّلٰمِ [9]	اور اللہ تعالیٰ بلاتا ہے سلامتی کے گھر کی طرف۔
وَالَّذِیْنَ کَفَرُوْٓا اِلٰی جَهَنَّمَ یُحْشَرُوْنَ [10]	اور کافر لوگ جہنم کی طرف اکٹھے کیے جائیں گے۔
مِنَ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ اِلَی الْمَسْجِدِ الْاَقْصَا [11]	مسجد حرام سے مسجد اقصیٰ تک۔

نوٹ ''عَلٰی'' اور ''اِلٰی'' کو جب اگلے لفظ سے ملا کر پڑھتے ہیں تو انکی ''کھڑی زبر'' صرف ''زبر'' سے بدل جاتی ہے۔اور اسی طرح اگلے لفظ سے ملاتے ہوئے ''فِیْ'' کی ''ی'' پڑھنے میں نہیں آتی۔

---

1. الاسراء (37)
2. الشوریٰ (7)
3. البقرۃ (20)
4. الاحزاب (3)
5. النساء (171)
6. الانعام (130)
7. الرعد (40)
8. آل عمران (149)
9. یونس (25)
10. الانفال (36)
11. الاسراء (1)

مشق نمبر 7

1. مختصر جواب دیں۔

1 علامت "بِـ" کے تمام معانی تحریر کریں۔ ....

2 کس موقع پر علامت "بِـ" کا ترجمہ کرنے کی ضرورت نہیں ہوتی۔ ؟ ....

3 "وَ" کے تمام معانی تحریر کریں۔ ....

4 "وَ" کا ترجمہ "قسم ہے" کب کیا جاتا ہے، مثال دیں۔ ....

5 "فَـ" کے تمام معانی تحریر کریں۔ ....

6 "فِیْ، عَلٰی، اِلٰی" کے معانی تحریر کریں۔ ....

7 "عَلٰی، اِلٰی" کو اگلے لفظ سے ملاتے ہوئے اس میں کیا تبدیلی آتی ہے۔؟ ....

8 "فِیْ" کو اگلے لفظ سے ملاتے ہوئے اس میں کیا تبدیلی ہوتی ہے۔؟ ....

9 "وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِيْنَ" (اور وہ ایمان لانے والے نہیں) میں "بِـ" کا ترجمہ کیوں نہیں کیا جاتا۔؟ ....

10 "اٰمَنَّا بِاللّٰهِ" میں "بِـ" کا کیا ترجمہ ہے۔؟ ....

11 "خَلَقْنَاهُمْ" اور "خَلَقْنَاكُمْ" کے ترجمے میں کیا فرق ہے۔؟ ....

12 "كِتَابٌ" اور "اَلْكِتَابُ" کے مفہوم میں کیا فرق ہے۔؟ ....

13 علامت "ـة" میں کبھی "مبالغے" کا مفہوم ہوتا ہے، مثال دیں۔ ....

14 علامت "أ" میں کبھی "حکم" کا مفہوم ہوتا تو اس کی کیا نشانی ہے۔؟ ....

15 "يَخْلُقُ" اور "يُخْلَقُ" کے مفہوم میں کیا فرق ہے۔؟ ....

16 "اَطِيْعُوْنِ" کے "نِ" کے نیچے زیر کیوں ہے حالانکہ "وْنَ" کے نون پر زبر ہوتی ہے۔ ....

17 اگر "اِيَّاكُمْ" کے بعد "وَ" ہو اور اسکے بعد اسم کے آخر میں زبر ہو تو اس میں کیا مفہوم ہوتا ہے۔ ....

18 "فَتَكُوْنَا" (پس تم دونوں ہو جاؤ گے) میں "دونوں" کس کا ترجمہ ہے۔؟ ....

19 "لَا" کے بعد اگر ایسا اسم ہو جس کے آخر میں زبر ہو تو "لَا" کا کیا ترجمہ ہوتا ہے۔؟ ....

اِنَّ ، اَنَّ ، لَ ، نَّ ، قَدْ

یہ تمام علامات کلام میں تاکید کا مفہوم شامل کرنے کے لیے استعمال ہوتی ہیں۔ان کا ترجمہ ''بیشک، بلاشبہ، تحقیق، البتہ، یقیناً'' وغیرہ سے کیا جاتا ہے۔

اِنَّ ، اَنَّ یہ دونوں الفاظ اِسم میں تاکید کا مفہوم شامل کرنے کے لیے آتے ہیں۔ ''اِنَّ'' عموماً شروع میں اور ''اَنَّ'' درمیان میں عموماً فعل کے بعد آتا ہے اور ''اَنَّ'' کا ترجمہ ''کہ بیشک'' کیا جاتا ہے۔مثلاً:

اِنَّ اللّٰهَ عَزِيۡزٌ حَكِيۡمٌ ❶ — بلاشبہ اللہ زبردست غلبے والا حکمت والا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ❷ — بے شک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

اِنَّ الۡمُجۡرِمِيۡنَ فِىۡ عَذَابِ جَهَنَّمَ خٰلِدُوۡنَ ❸ — بے شک مجرم جہنّم کے عذاب میں ہمیشہ رہنے والے ہیں۔

اَلَمۡ تَعۡلَمۡ اَنَّ اللّٰهَ عَلٰى كُلِّ شَىۡءٍ قَدِيۡرٌ ❹ — کیا تو نہیں جانتا کہ بیشک اللہ ہر چیز پر قادر ہے۔

وَاعۡلَمُوۡۤا اَنَّ اللّٰهَ بِكُلِّ شَىۡءٍ عَلِيۡمٌ ❺ — اور جان لو کہ بیشک اللہ ہر چیز کو خوب جاننے والا ہے۔

نوٹ کبھی ''اِنَّ،اَنَّ'' کے ساتھ ''مَا'' کا اضافہ ہوتا ہے تو اس صورت میں اس میں ''حصر'' کا مفہوم شامل ہو جاتا ہے اور ''حصر'' کا مفہوم یہ ہے کہ ''اس کے علاوہ اور کوئی بات نہیں صرف یہی ہے''۔اور اس کا ترجمہ ''بیشک'' یا ''اس کے علاوہ اور کچھ نہیں'' کیا جاتا ہے۔مثلاً:

قُلۡ اِنَّمَاۤ اَنَا بَشَرٌ مِّثۡلُكُمۡ ❻ — آپ فرما دیں بیشک میں تمہاری طرح انسان ہوں۔

يُوۡحٰۤى اِلَىَّ اَنَّمَاۤ اِلٰهُكُمۡ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ ❼ — وحی کی جاتی ہے میری طرف کہ اس کے علاوہ اور کچھ نہیں کہ تمہارا معبود ایک ہی معبود ہے۔

فَذَكِّرۡ اِنَّمَاۤ اَنۡتَ مُذَكِّرٌ ❽ — پس آپ نصیحت کریں بیشک آپ نصیحت کرنے والے ہیں۔

لَ یہ علامت اسم ، فعل اور حرف کے ساتھ استعمال ہوتی ہے۔اور ترجمہ ہر صورت میں ''البتہ'' یا ''یقیناً'' ہی کیا جاتا ہے۔مثلاً:

---

1. البقرة (220) 2. البقرة (20) 3. الزخرف (74) 4. البقرة (106)
5. البقرة (231) 6. الكهف (110) 7. الكهف (110) 8. الغاشية (21)

اسماء کے ساتھ

اِنَّ فِیْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَنْ یَّخْشٰی (9)	بیشک اس میں یقیناً عبرت ہے اس کیلئے جو ڈرتا ہے۔
لَمَسْجِدٌ اُسِّسَ عَلَی التَّقْوٰی مِنْ اَوَّلِ یَوْمٍ اَحَقُّ اَنْ تَقُوْمَ فِیْهِ (10)	البتہ وہ مسجد جس کی بنیاد پہلے دن سے ہی تقوی پر رکھی گئی ہے وہ زیادہ حق رکھتی ہے کہ آپ اس میں کھڑے ہوں۔
اِنَّ الْاِنْسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوْدٌ (11)	بے شک انسان اپنے رب کا یقیناً ناشکرا ہے۔

افعال کے ساتھ

وَاِنَّ الَّذِیْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ لَیَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ (12)	اور بیشک وہ لوگ جو کتاب دیے گئے یقیناً وہ جانتے ہیں کہ وہ حق ہے ان کے رب کی طرف سے۔
وَ اِنَّ فَرِیْقًا مِّنْهُمْ لَیَكْتُمُوْنَ الْحَقَّ وَهُمْ یَعْلَمُوْنَ (13)	اور بیشک اُن میں سے ایک گروہ (ایسا ہے کہ) البتہ وہ چھپاتے ہیں حق کو حالانکہ وہ جانتے ہیں۔
وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَیْنَا بَعْضَ الْاَ قَاوِیْلِ ۝ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْیَمِیْنِ (14)	اور اگر (یہ نبی) کوئی بات اپنی طرف سے بنا کر ہماری طرف منسوب کر دیتا (تو) البتہ ہم اس کا داہنہ ہاتھ پکڑ لیتے۔
ثُمَّ لَقَطَعْنَا مِنْهُ الْوَتِیْنَ (15)	پھر یقیناً ہم اس کی شہ رگ کاٹ دیتے۔

حروف کے ساتھ

اِ نَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ (16)	بے شک نیک لوگ یقیناً نعمتوں میں ہو نگے۔
اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِیْ خُسْرٍ (17)	بے شک انسان یقیناً خسارے میں ہے۔
وَ اِنَّكَ لَعَلٰی خُلُقٍ عَظِیْمٍ (18)	اور بے شک آپ البتہ عظیم خُلق والے ہیں۔

نوٹ اگر ”ہٗ ، هَا ، هُمَا ، هُمْ ، كَ ، كِ ، كُمَا ، كُمْ ، كُنَّ ، نَا“ کے ساتھ ” لَ “ ہو تو یہ تاکید کے لیے نہیں ہوتا بلکہ اس کا ترجمہ ”کے لیے“ ہوتا ہے۔ مثلاً: لَهٗ : اس کے لیے ، لَهُمْ : اُن کے لیے۔

---

9. النّٰزعٰت (26) 10. التوبة (108) 11. العادیٰت (6) 12. البقرة (144) 13. البقرة (146)
14. الحآقة (45،44) 15. الحآقة (46) 16. الانفطار (13) 17. العصر (2) 18. القلم (4)

نَّ یہ علامت صرف فعل کے آخر میں آتی ہے اور اسکی موجودگی میں فعل کے شروع میں عموماً "لَ" بھی آتا ہے اور ترجمہ "البتہ ضرور" کیا جاتا ہے، یہ یاد رہے کہ اس مشدّد نون سے پہلے والے حرف پر اگر زبر ہو تو ترجمہ واحد کا کرتے ہیں اور اگر نون مشدّد سے قبل پیش ہو تو ترجمہ جمع مذکر کا کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

لَمَنْ تَبِعَكَ مِنْهُمْ لَاَمْلَئَنَّ جَهَنَّمَ مِنْكُمْ اَجْمَعِيْنَ (19)	البتہ اِن میں سے جس نے (بھی) تیری پیروی کی میں البتہ ضرور تم سب سے جہنم کو بھر دوں گا۔
وَالَّذِيْنَ هَاجَرُوْا فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ثُمَّ قُتِلُوْٓا اَوْ مَاتُوْا لَيَرْزُقَنَّهُمُ اللّٰهُ رِزْقًا حَسَنًا (20)	اور وہ لوگ جنہوں نے اللہ کے راستے میں ہجرت کی پھر وہ قتل کر دیے گئے یا فوت ہو گئے اللہ تعالیٰ ان کو البتہ ضرور بہترین رزق دے گا۔
لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ (21)	البتہ ضرور تم سب امن کے ساتھ مسجد حرام میں داخل ہو جاؤ گے اگر اللہ نے چاہا۔
وَلَيَحْمِلُنَّ اَثْقَالَهُمْ وَاَثْقَالًا مَّعَ اَثْقَالِهِمْ (22)	اور البتہ ضرور وہ سب اپنے بوجھ اُٹھائیں گے اور اپنے بوجھوں کے ساتھ (دوسروں کے) بوجھ بھی۔

قَدْ یہ علامت صرف فعل کے شروع میں آتی ہے اور ترجمہ "تحقیق یا یقیناً" سے کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰىهَا (23)	یقیناً اس نے فلاح پائی جس نے اُسے (نفس کو) پاک کیا۔
قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ وَيَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ (24)	تحقیق اللہ نے ہم پر احسان کیا ہے بیشک جو ڈرے اور صبر کرے پس بیشک اللہ نیکی کرنے والوں کا اجر ضائع نہیں کرتا۔
قَدْ سَمِعَ اللّٰهُ قَوْلَ الَّتِيْ تُجَادِلُكَ فِيْ زَوْجِهَا (25)	یقیناً اللہ نے سن لی ہے اس (عورت) کی بات جو آپ سے اپنے خاوند کے بارے میں جھگڑ رہی تھی۔

19. الاعراف (18)   20. الحج (58)   21. الفتح (27)   22. العنکبوت (13)
23. الشمس (9)   24. یوسف (90)   25. المجادلة (1)

فَاعِلٌ ، مَفْعُوْلٌ ، مُ (مٌ)

فَاعِلٌ اس سانچے میں ڈھلا ہوا اسم "کام کرنے والے" کو ظاہر کرتا ہے۔ مثلاً:

خَلْقٌ سے خَالِقٌ : پیدا کرنے والا۔ — ظُلْمٌ سے ظَالِمٌ : ظلم کرنے والا۔

شُکْرٌ سے شَاکِرٌ : قدر کرنے والا۔ — صَبْرٌ سے صَابِرٌ : صبر کرنے والا۔

اَللّٰهُ خَالِقُ كُلِّ شَیْءٍ [1] — اللہ ہر چیز کا پیدا کرنے والا ہے۔

وَدَخَلَ جَنَّتَهٗ وَهُوَ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ [2] — اور وہ اپنے باغ میں اس حال میں داخل ہوا کہ وہ اپنے آپ پر ظلم کرنے والا تھا۔

فَاِنَّ اللّٰهَ شَاكِرٌ عَلِيْمٌ [3] — پس بیشک اللہ قدر کرنے والا جاننے والا ہے۔

اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ [4] — بے شک اللہ صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے۔

وَالْكٰفِرُوْنَ هُمُ الظّٰلِمُوْنَ [5] — اور کفر کرنے والے ہی ظلم کرنے والے ہیں۔

مَفْعُوْلٌ اس سانچے میں ڈھلا ہوا اسم اُسے ظاہر کرتا ہے "جس پر کام ہوا ہو"۔ مثلاً:

مَخْلُوْقٌ : پیدا کیا ہوا۔ — مَسْئُوْلٌ : سوال کیا ہوا۔

مَحْرُوْمٌ : چھوڑا ہوا۔ — مَغْضُوْبٌ : غضب کیا ہوا۔

وَالَّذِيْنَ فِيْٓ اَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُوْمٌ ۝ لِّلسَّآئِلِ وَالْمَحْرُوْمِ [6] — اور وہ لوگ جنہوں نے اپنے مالوں میں حق مقرر کیا ہوا ہے سائل اور محروم رہنے والے کیلئے۔

غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ [7] — نہ (کہ) جن پر غضب کیا گیا۔

وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ مَّسْئُوْلُوْنَ [8] — اور ان کو ٹھہراؤ بے شک وہ پوچھے جانے والے ہیں۔

لَمَجْمُوْعُوْنَ اِلٰى مِيْقَاتِ يَوْمٍ مَّعْلُوْمٍ [9] — البتہ اکٹھے کئے جانے والے ہیں ایک معین دن کے وقت مقرر پر۔

---

1. الزمر (62) 2. الکہف (35) 3. البقرة (158) 4. البقرة (153) 5. البقرة (254)
6. المعارج (25:24) 7. الفاتحة (7) 8. الصّٰفّٰت (24) 9. الواقعة (50)

مُ اس علامت کے استعمال ہونے کی دو صورتیں ہیں۔ ہر ایک کی وضاحت درج ذیل ہے۔

پہلی صورت اگر کسی اسم کے شروع میں پیش والا میم ہو اور آخری حرف سے پہلے حرف پر زیر ہو تو ایسا اسم بھی "کام کرنے والے" کو ظاہر کرتا ہے۔ مثلاً:

مُحسِنٌ : احسان کرنے والا۔ — مُسلِمٌ : اسلام لانے والا۔

مُؤمِنٌ : ایمان لانے والا۔ — مُجرِمٌ : جرم کرنے والا۔

هُوَالَّذِیْ خَلَقَکُمْ فَمِنْکُمْ کَافِرٌ وَّ مِنْکُمْ مُّؤْمِنٌ (10) — اللہ وہ ہے جس نے تمہیں پیدا کیا پس تم میں سے کوئی کافر ہے اور کوئی ایمان لانے والا ہے۔

وَمِنْ ذُرِّیَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَّ ظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ مُبِیْنٌ (11) — اور ان دونوں کی اولاد سے کوئی نیکی کرنے والا ہے اور کوئی اپنے آپ پر کھلا ظلم کرنے والا ہے۔

اِنَّ الْمُبَذِّرِیْنَ کَانُوْٓا اِخْوَانَ الشَّیٰطِیْنِ (12) — بے شک فضول خرچی کرنے والے شیطانوں کے بھائی ہیں۔

اِنَّا مِنَ الْمُجْرِمِیْنَ مُنْتَقِمُوْنَ (13) — بے شک ہم جرم کرنے والوں سے انتقام لینے والے ہیں۔

دوسری صورت اگر شروع میں پیش والا میم ہو اور آخری حرف سے پہلے زبر ہو تو ایسا اسم ایسی ذات پر دلالت کرتا ہے جس پر کام ہوا ہو۔ مثلاً:

مُعَذَّبٌ : عذاب کیا ہوا۔ — مُحضَرٌ : حاضر کیا ہوا۔

مُنْظَرٌ : مہلت دیا ہوا۔ — مُنْزَلٌ : اُتارا ہوا۔

فَلَا تَدْعُ مَعَ اللّٰهِ اِلٰهًا اٰخَرَ فَتَکُوْنَ مِنَ الْمُعَذَّبِیْنَ (14) — پس تم اللہ کے ساتھ کسی دوسرے معبود کو مت پکارو، پس تم ہو جاؤ گے عذاب کیے جانے والوں سے۔

قَالَ اِنَّکَ مِنَ الْمُنْظَرِیْنَ (15) — اُس نے کہا بیشک تو مہلت دیے جانے والوں میں سے ہے۔

فَاُولٰٓئِکَ فِی الْعَذَابِ مُحْضَرُوْنَ (16) — پس یہی لوگ ہیں جو عذاب میں حاضر کیے جانے والے ہیں۔

---

10. التغابن (2) 11. الصّٰفّٰت (113) 12. بنی اسرآءیل (27) 13. السجدة (22)

14. الشعراء (213) 15. الاعراف (15) 16. الروم (16)

لِ (لِ)

لِ اگر یہ علامت اسم کے شروع میں ہو تو اس کا ترجمہ "کے لیے" یا "کا، کو، کی" کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

اسماء کے ساتھ

لِلّٰهِ : اللہ کے لئے۔ — لِلْمُتَّقِيْنَ : پرہیز گاروں کے لئے۔

لِلْكٰفِرِيْنَ : کافروں کے لئے۔ — لِلظّٰلِمِيْنَ : ظالموں کا۔

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ❶ — سب تعریفیں اللہ کیلئے ہیں جو تمام جہانوں کا پالنے والا ہے۔

وَمَا لِلظّٰلِمِيْنَ مِنْ اَنْصَارٍ ❷ — اور نہیں ہے ظالموں کا کوئی مددگار۔

اُعِدَّتْ لِلْكٰفِرِيْنَ ❸ — تیار کی گئی ہے (جہنم) کافروں کے لئے۔

لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ ❹ — اور مت سجدہ کرو سورج کو اور نہ چاند کو۔

نوٹ اگر "قَالَ، قَالُوْا، قِيْلَ، قُلْ" وغیرہ کے بعد اسی جملے میں اسم کے شروع میں "لِ" ہو تو اس "لِ" کا ترجمہ "سے" کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ ❺ — اور جب موسیٰ نے اپنی قوم سے کہا۔

وَ قُلْ لِّلْمُؤْمِنَاتِ ❻ — اور مومن عورتوں سے کہو۔

افعال کے ساتھ

اگر "لِ" فعل کے شروع میں ہو تو دو صورتیں ہوتی ہیں۔

پہلی صورت کبھی "لِ" کے بعد والے فعل کے آخر میں جزم ہوتی ہے اور اسکا ترجمہ "چاہیے کہ" کیا جاتا ہے، اور اس "لِ" کی پہچان یہ ہے کہ اگر اس سے پہلے "وَ" یا "فَ" آجائے تو اس "لِ" پر بھی جزم آجاتی ہے۔ مثلاً:

فَلْيُمْلِلْ : پس چاہیے کہ وہ املا کرائے۔ — فَلْيَتَوَكَّلْ : پس چاہیے کہ وہ بھروسا کرے۔

---

1. الفاتحة (1)
2. البقرة (270)
3. البقرة (24)
4. حم السجدة (37)
5. البقرة (54)
6. النور (31)

وَلْيَكْتُبْ : اور چاہیے کہ وہ لکھے۔

وَلْتَنْظُرْ : اور چاہیے کہ وہ (مؤنث) دیکھے۔

لِيَسْتَاْذِنْكُمُ الَّذِيْنَ مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ [7] چاہیے کہ اجازت لیں تم سے تمہارے غلام۔

وَلْيَكْتُبْ بَيْنَكُمْ كَاتِبٌ بِالْعَدْلِ [8] اور چاہیے کہ لکھنے والا تمھارے درمیان عدل کے ساتھ لکھے۔

يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوا اتَّقُوا اللّٰهَ وَلْتَنْظُرْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ لِغَدٍ [9] اے ایمان والو! اللہ سے ڈرو اور چاہیے کہ ہر نفس دیکھے کہ اُس نے کل کیلئے آگے کیا بھیجا ہے۔

دوسری صورت کبھی "لِ" فعل کے شروع میں ہوتا ہے اور اس فعل کے آخر میں زبر ہوتی ہے اس صورت میں اس کا ترجمہ "تا کہ" کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

لِنَنْظُرَ : تا کہ ہم دیکھیں۔

لِيَطْمَئِنَّ : تا کہ وہ مطمئن ہو جائے۔

لِنَعْلَمَ : تا کہ ہم جان لیں۔

لِنُخْرِجَ : تا کہ ہم نکالیں۔

ثُمَّ جَعَلْنٰكُمْ خَلٰٓئِفَ فِى الْاَرْضِ مِنْۢ بَعْدِهِمْ لِنَنْظُرَ كَيْفَ تَعْمَلُوْنَ [10] پھر ہم نے تمہیں زمین میں اُنکے بعد جانشین بنا دیا تا کہ ہم دیکھیں کہ تم کیسے عمل کرتے ہو۔

وَمَا كَانَ لَهٗ عَلَيْهِمْ مِّنْ سُلْطٰنٍ اِلَّا لِنَعْلَمَ مَنْ يُّؤْمِنُ بِالْاٰخِرَةِ [11] اور اُس (شیطان) کا اِن (مؤمنوں) پر کوئی زور نہیں چلتا مگر تا کہ ہم جان لیں کہ کون آخرت پر ایمان رکھتا ہے۔

نوٹ اگر "لِ" کے ساتھ " ہٗ، هُمَا، هُمْ، هَا، هُنَّ، كَ، كُمَا، كُمْ، كِ، كُنَّ، نَا " ہوں تو یہ "لَ" ہو جاتا ہے۔ ایسا صرف پڑھنے میں آسانی پیدا کرنے کے لیے ہوتا ہے اس سے ترجمہ میں کوئی فرق نہیں پڑتا۔ مثلاً: لَهٗ، لَهُمَا، لَهُمْ، لَهَا، لَهُنَّ، لَكَ، لَكُمَا، لَكُمْ، لَكِ، لَكُنَّ، لَنَا.

---

7. النور (58) 8. البقرة (282) 9. الحشر (18) 10. يونس (14) 11. سبا (21)

مشق نمبر 8

1. خالی جگہ پر کریں۔

1 ”اِنَّ“ اور ”اَنَّ“ دونوں میں..................................کا مفہوم ہوتا ہے۔

2 ”اِنَّ“ جملے کے شروع میں اور ”اَنَّ“..........................میں آتا ہے۔

3 علامت ”لَ“ اسم، فعل، حرف تینوں کے ساتھ استعمال ہوتی ہے اور ترجمہ..........................ہوتا ہے۔

4 ”هٗ ، هَا، هُمْ“ وغیرہ کے ساتھ ”لَ“ کا ترجمہ..................................ہوتا ہے۔

5 علامت ”نَّ“ اگر..............................کے آخر میں ہو تو اس میں................کا مفہوم ہوتا ہے۔

6 ”نّ“ سے پہلے اگر زبر ہو تو..........................کا اور اگر پیش ہو تو..........................کا مفہوم ہوتا ہے۔

7 علامت ”قَدْ“ ....کے شروع میں آ کر اس میں..................کا مفہوم شامل کرتی ہے۔

8 ”فَاعِلٌ“ کے سانچے میں ڈھلے ہوئے اسم میں..................................کا مفہوم ہوتا ہے۔

9 ”نَصْرٌ“ اور ”کُفْرٌ“ کو ”فَاعِلٌ“ کے سانچے میں ڈھالنے سے یہ..................اور..........بن جاتے ہیں۔

10 ”مَفْعُوْلٌ“ کے سانچے میں ڈھلا ہوا اسم..................................کو ظاہر کرتا ہے۔

11 ”قَتْلٌ“ اور ”ظُلْمٌ“ کو ”مَفْعُوْلٌ“ کے سانچے میں ڈھالنے سے..................اور.........بن جاتے ہیں۔

12 اگر شروع میں علامت ”مُ“ اور آخر سے پہلے زیر ہو تو ایسا اسم..................................کو ظاہر کرتا ہے۔

13 اگر شروع میں علامت ”مُ“ اور آخر سے پہلے زبر ہو تو ایسا اسم..................................کو ظاہر کرتا ہے۔

14 ”مُعَذِّبٌ“ کا ترجمہ..........................اور ”مُعَذَّبٌ“ کا ترجمہ..........................ہوتا ہے۔

15 علامت ”لِ“ اگر اسم کے شروع میں ہو تو اس کا ترجمہ..................................ہوتا ہے۔

16 ”لِ“ اگر فعل کے شروع میں ہو اور اس فعل کے آخر میں زبر ہو تو اس ”لِ“ کا ترجمہ.................ہوتا ہے۔

17 ”لِ“ اگر فعل کے شروع میں ہو اور اس فعل کے آخر میں جزم ہو تو ”لِ“ کا ترجمہ.................ہوتا ہے۔

18 اگر ”وَ“ اور ”فَ“ کے بعد جزم والا ”لْ“ ہو تو اس ”لْ“ کا ترجمہ..................................کیا جاتا ہے۔

19 ”قَالَ، قَالُوْا، قِیْلَ“ وغیرہ کے بعد ”لِ“ کا ترجمہ..........................ہوتا ہے۔

لَمْ ، لَمَّا ، لَنْ

یہ تینوں علامتیں فعل میں نفی کا مفہوم پیدا کرتی ہیں ہر ایک کے استعمال کی وضاحت درج ذیل ہے۔

لَمْ اس علامت میں گزرے ہوئے زمانے میں کام نہ کرنے کا مفہوم ہوتا ہے اور اسکا ترجمہ "نہیں، نہ" کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

لَمْ يَلِدْ : اس نے نہیں جنا۔

لَمْ يَعْرِفُوْا : انہوں نے نہیں پہچانا۔

لَمْ يَعْلَمْ : اس نے نہیں جانا۔

لَمْ يُخْلَقْ : وہ نہیں پیدا کیا گیا۔

لَمْ يَلِدْ وَ لَمْ يُوْلَدْ (1) — اس نے کسی کو نہیں جنا اور نہ وہ خود جنا گیا ہے۔

اَلَمْ يَعْلَمْ بِاَنَّ اللّٰهَ يَرٰى (2) — کیا اس نے نہیں جانا کہ بیشک اللہ تعالیٰ (اسے) دیکھ رہا ہے۔

اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ (3) — کیا ہم نے کھول نہیں دیا تیرے لئے تیرا سینہ۔

لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ (4) — نہیں پیدا کیا گیا دنیا میں کوئی اُس جیسا۔

لَمَّا اس علامت کی موجودگی میں بھی گزرے ہوئے زمانے میں کام نہ کرنے کا مفہوم ہوتا ہے البتہ اس میں بات کرتے وقت تک کی نفی ہوتی ہے اور اس کا ترجمہ "ابھی تک نہیں" ہوتا ہے۔

وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ قُلُوْبِكُمْ (5) — اور ابھی تک نہیں داخل ہوا ایمان تمہارے دلوں میں۔

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ — کیا تم نے گمان کرلیا ہے کہ تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے

وَ لَمَّا يَاْتِكُمْ مَّثَلُ الَّذِيْنَ خَلَوْا مِنْ قَبْلِكُمْ (6) — اور ابھی تک نہیں آئیں تمہارے سامنے اُن لوگوں کی مثالیں جو تم سے پہلے گزر چکے ہیں۔

اَمْ حَسِبْتُمْ اَنْ تَدْخُلُوا الْجَنَّةَ — کیا تم نے گمان کرلیا ہے کہ تم جنت میں داخل ہو جاؤ گے

---

1. الاخلاص (3)　2. العلق (14)　3. الانشراح (1)　4. الفجر (8)
5. الحجرات (14)　6. البقرة (214)

وَ لَمَّا يَعْلَمِ اللّٰهُ الَّذِيْنَ جَاهَدُوْا مِنْكُمْ [7]	اور ابھی تک معلوم ہی نہیں کیا اللہ نے تم میں سے جہاد کرنے والوں کو۔

نوٹ کبھی "لَمَّا" کا ترجمہ "جب" بھی کیا جاتا ہے۔

فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآىِٕهِمْ [8]	پس جب اس نے اُن کو اُن چیزوں کے نام بتادیئے۔
فَلَمَّا قَضَيْنَا عَلَيْهِ الْمَوْتَ مَا دَلَّهُمْ عَلٰى مَوْتِهٖٓ اِلَّا دَآبَّةُ الْاَرْضِ [9]	پس جب ہم نے اس پر موت کا فیصلہ کیا تو اُن کو خبر نہ دی اُس کی موت کی مگر ایک زمین کے کیڑے (دیمک) نے۔
فَلَمَّا وَضَعَتْهَا قَالَتْ رَبِّ اِنِّيْ وَضَعْتُهَآ اُنْثٰى [10]	پس جب اس نے اُسے جنا (تو) وہ کہنے لگی اے میرے رب میں نے لڑکی جنی ہے۔

لَنْ اس علامت کی موجودگی میں آئندہ زمانے میں تاکید کے ساتھ کام نہ کرنے کا مفہوم ہوتا ہے اور ترجمہ "ہرگز نہیں کرے گا" کیا جاتا ہے۔

وَ اِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ [11]	اور جب تم نے کہا: اے موسیٰؑ! ہم ہرگز نہیں صبر کریں گے ایک کھانے پر۔
وَ اِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ حَتّٰى نَرَى اللّٰهَ جَهْرَةً [12]	اور جب تم نے کہا: اے موسیٰؑ! ہم ہرگز نہیں ایمان لائیں گے تجھ پر یہاں تک کہ ہم اللہ کو ظاہراً دیکھ لیں۔
وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ [13]	اور ہرگز نہیں راضی ہوں گے آپ سے یہودی اور نہ ہی عیسائی یہاں تک کہ آپ اُن کے دین کی پیروی کریں۔
وَ قَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً [14]	اور انہوں نے کہا ہمیں ہرگز نہیں چھوئے گی آگ سوائے چند گنتی کے دنوں کے۔

---

7. اٰل عمران (142) — 8. البقرة (33) — 9. سبا (14) — 10. اٰل عمران (36)
11. البقرة (61) — 12. البقرة (55) — 13. البقرة (120) — 14. البقرة (80)

اَنْ ، اِنْ

اَنْ یہ علامت عموماً فعل کے شروع میں آتی ہے اور اس کا ترجمہ "یہ کہ" کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

اَنْ تَصَدَّقُوْا : یہ کہ تم صدقہ کرو۔ — اَنْ يَّبْعَثَكَ : یہ کہ وہ تجھے پہنچائے۔

اَنْ تَشِيْعَ : یہ کہ پھیلے۔ — اَنْ يُّشْرَكَ : یہ کہ وہ شریک بنایا جائے۔

وَاَنْ تَصَدَّقُوْا خَيْرٌ لَّكُمْ ❶ — اور یہ کہ تم صدقہ دو تمہارے لئے بہتر ہے۔

اِنَّ الَّذِيْنَ يُحِبُّوْنَ اَنْ تَشِيْعَ الْفَاحِشَةُ فِي الَّذِيْنَ آمَنُوْا لَهُمْ عَذَابٌ اَلِيْمٌ فِي الدُّنْيَا وَالْاٰخِرَةِ ❷ — بیشک وہ لوگ جو پسند کرتے ہیں یہ کہ بے حیائی پھیلے ان لوگوں میں جو ایمان لائے ان کیلئے دردناک عذاب ہے دنیا و آخرت میں۔

اِنَّ اللّٰهَ لَا يَغْفِرُ اَنْ يُّشْرَكَ بِهٖ ❸ — بیشک اللہ نہیں بخشے گا یہ کہ اُسکے ساتھ شریک بنایا جائے۔

اِنْ اس کا ترجمہ عموماً "اگر" ہوتا ہے البتہ اس علامت کے بعد اُسی جملہ میں اگر لفظ "اِلَّا" آ رہا ہو تو پھر اس کا ترجمہ "نہیں" کیا جاتا ہے اور اگلے لفظ سے ملاتے ہوئے "نْ" پر جزم کی بجائے زیر آجاتی ہے۔ مثلاً:

قُلْ هَاتُوْا بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ❹ — آپ فرما دیں کہ تم اپنی دلیل لاؤ اگر تم سچے ہو۔

وَاِنْ تَصْبِرُوْا وَتَتَّقُوْا لَا يَضُرُّكُمْ كَيْدُهُمْ شَيْئًا ❺ — اور اگر تم صبر کرو اور پرہیزگاری اختیار کرو تو اُن کا فریب تمہارا کچھ نہیں بگاڑ سکتا۔

قُلْ اِنْ كُنْتُمْ تُحِبُّوْنَ اللّٰهَ فَاتَّبِعُوْنِيْ ❻ — آپ فرما دیں کہ اگر تم اللہ سے محبت کرتے ہو تو میری پیروی کرو۔

اِنْ هٰذَآ اِلَّا قَوْلُ الْبَشَرِ ❼ — نہیں ہے یہ مگر انسان کا کلام۔

اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِيْ غُرُوْرٍ ❽ — نہیں ہیں کافر مگر دھوکے میں۔

---

1. البقرة (280) — 2 النور (19) — 3. النساء (48) — 4. البقرة (111)

5. اٰل عمران (120) — 6. اٰل عمران (31) — 7. المدثر (25) — 8. الملك (20)

اَ ، هَلْ ، لِمَ ، اَنّٰی ، مَاذَا ، کَیْفَ ، اَیْنَ ، مَتٰی ، اَیَّانَ ، اَیُّ

یہ تمام الفاظ قرآن مجید میں سوال کرنے اور کچھ پوچھنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

اَ ، هَلْ ان دونوں کا ترجمہ عموماً "کیا" ہوتا ہے۔ مثلاً:

اَ تَاْمُرُوْنَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَ تَنْسَوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَاَنْتُمْ تَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ (1)	کیا تم لوگوں کو نیکی کا حکم دیتے ہو اور اپنے آپ کو بھول جاتے ہو حالانکہ تم کتاب کی تلاوت کرتے ہو؟
اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ (2)	کیا ہم نے کھول نہیں دیا تیرے لیے تیرا سینہ؟
فَهَلْ وَجَدْتُّمْ مَّا وَعَدَ رَبُّكُمْ حَقًّا (3)	پس کیا تم نے سچ پایا ہے جو تمہارے رب نے وعدہ کیا تھا؟
يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هَلْ اَدُلُّكُمْ عَلٰى تِجَارَةٍ تُنْجِيْكُمْ مِّنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ (4)	اے ایمان والو! کیا میں ایسی تجارت کی طرف تمہاری رہنمائی کروں جو تمہیں دردناک عذاب سے نجات دے دے؟

نوٹ اگر "هَلْ" کے بعد اسی جملے میں لفظ "اِلَّا" آ رہا ہو تو اس کا ترجمہ "نہیں" سے کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

هَلْ جَزَآءُ الْاِحْسَانِ اِلَّا الْاِحْسَانُ (5)	نہیں ہے احسان کا بدلہ مگر احسان۔
هَلْ يُجْزَوْنَ اِلَّا مَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ (6)	نہیں بدلہ دیے جائیں گے مگر وہی جو وہ کرتے تھے۔

لِمَ اس علامت کا ترجمہ "کیوں" کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

لِمَ تَقُوْلُوْنَ مَا لَا تَفْعَلُوْنَ (7)	تم وہ بات کیوں کہتے ہو جو تم (خود) نہیں کرتے؟
فَلِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْمَا لَيْسَ لَكُمْ بِهٖ عِلْمٌ (8)	پس تم کیوں جھگڑتے ہو ان باتوں میں جن کا تمہیں علم نہیں؟
يٰۤاَهْلَ الْكِتٰبِ لِمَ تُحَآجُّوْنَ فِيْۤ اِبْرٰهِيْمَ (9)	اے اہل کتاب! تم ابراہیمؑ کے بارے میں کیوں جھگڑتے ہو؟

---

1. البقرة (44) 2. الانشراح (1) 3. الاعراف (44) 4. الصف (10)
5. الرحمٰن (60) 6. الاعراف (147) 7. الصف (2) 8. اٰل عمران (66)
9. اٰل عمران (65)

اَنّٰی اس لفظ کا ترجمہ "کہاں، کیسے، کیونکر" سے کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

قَالَ اَنّٰی یُحۡیٖ ھٰذِہِ اللّٰہُ بَعۡدَ مَوۡتِھَا [10]	اس نے کہا: اُجڑ نے کے بعد اللہ اسے کیسے آباد کرے گا؟
قَالَ یٰمَرۡیَمُ اَنّٰی لَكِ ھٰذَا [11]	اس نے کہا اے مریم ! یہ تیرے پاس کہاں سے آیا ؟
اَنّٰی یَکُوۡنُ لَہٗ وَلَدٌ وَّلَمۡ تَکُنۡ لَّہٗ صَاحِبَۃٌ [12]	بھلا کیسے ہوسکتی ہے اس کی اولاد حالانکہ اُسکی بیوی ہی نہیں۔

مَاذَا اس لفظ کا ترجمہ "کیا" ہوتا ہے۔ مثلاً:

قَالُوۡا مَاذَا قَالَ رَبُّکُمۡ [13]	انہوں نے کہا تمہارے رب نے کیا فرمایا ہے؟
فَمَاذَا بَعۡدَ الۡحَقِّ اِلَّا الضَّلٰلُ [14]	حق آجانے کے بعد (اسے نہ ماننا) گمراہی نہیں تو پھر کیا ہے؟
فَیَقُوۡلُوۡنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰہُ بِھٰذَا مَثَلًا [15]	پس وہ کہتے ہیں اللہ نے کیا ارادہ کیا ہے اس مثال سے ؟

کَیۡفَ اس لفظ کا ترجمہ "کیسے، کیونکر، کس طرح" سے کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

کَیۡفَ تَکۡفُرُوۡنَ بِاللّٰہِ وَکُنۡتُمۡ اَمۡوَاتًا فَاَحۡیَاکُمۡ [16]	تم اللہ کا کس طرح انکار کرتے ہو حالانکہ تم مردہ تھے پس اُس نے تمہیں زندہ کیا۔
اُنۡظُرۡ کَیۡفَ نُبَیِّنُ لَھُمُ الۡاٰیٰتِ [17]	دیکھ ہم ان کیلئے کیسے کھول کھول کر نشانیاں بیان کرتے ہیں !
ثُمَّ انۡظُرُوۡا کَیۡفَ کَانَ عَاقِبَۃُ الۡمُکَذِّبِیۡنَ [18]	پھر تم دیکھو جھٹلانے والوں کا انجام کیسے ہوا !
وَکَیۡفَ اَخَافُ مَآ اَشۡرَکۡتُمۡ [19]	اور جن کو تم شریک بناتے ہو میں (ان سے) کیونکر ڈروں !

اَیۡنَ اس لفظ کا ترجمہ "کہاں، کدھر" سے کیا جاتا ہے۔

یَقُوۡلُ الۡاِنۡسَانُ یَوۡمَئِذٍ اَیۡنَ الۡمَفَرُّ [20]	اس دن انسان کہے گا کدھر ہے بھاگنے کی جگہ؟۔
وَیَوۡمَ یُنَادِیۡھِمۡ اَیۡنَ شُرَکَآءِیۡ [21]	اور جس دن وہ ان کو پکار کر کہے گا کہاں ہیں میرے شریک؟
وَقِیۡلَ لَھُمۡ اَیۡنَ مَا کُنۡتُمۡ تَعۡبُدُوۡنَ [22]	اور ان سے کہا جائیگا کہاں ہیں وہ جنکی تم عبادت کیا کرتے تھے؟

10. البقرۃ (259) 11. ال عمران (37) 12. الانعام (101) 13. سبا (23) 14. یونس (32)
15. البقرۃ (26) 16. البقرۃ (28) 17. المائدۃ (75) 18. الانعام (11) 19. الانعام (81)
20. القیامۃ (10) 21. حٰم السجدۃ (47) 22. الشعراء (92)

نوٹ | کبھی "اَیْنَ" کے ساتھ "مَا" کا اضافہ کر کے بھی استعمال کرتے ہیں۔ اس صورت میں اس کا ترجمہ "جہاں کہیں، جدھر" کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

اَیْنَمَا تَکُوْنُوْا یُدْرِکْکُّمُ الْمَوْتُ 23 — تم جہاں کہیں ہو گے تمہیں موت پا لے گی۔

اَیْنَمَا ثُقِفُوْٓا اُخِذُوْا وَقُتِّلُوْا تَقْتِیْلًا 24 — یہ جہاں کہیں ملیں پکڑ لئے جائیں اور مار کر ٹکڑے ٹکڑے کر دیے جائیں۔

فَاَیْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ 25 — تو جدھر تم منہ کرو پس اُدھر ہی اللہ کی ذات ہے۔

مَتٰی، اَیَّانَ | یہ دونوں الفاظ کسی کام کا وقت دریافت کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں اور ان کا ترجمہ "کب" کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

مَتٰی هٰذَا الْوَعْدُ 26 — یہ وعدہ کب پورا ہو گا؟

مَتٰی نَصْرُ اللّٰهِ 27 — اللہ کی مدد کب آئے گی؟

وَمَا یَشْعُرُوْنَ اَیَّانَ یُبْعَثُوْنَ 28 — اور ان کو تو یہ بھی معلوم نہیں کہ وہ کب اٹھائے جائیں گے؟

یَسْئَلُ اَیَّانَ یَوْمُ الْقِیٰمَةِ 29 — وہ پوچھتا ہے قیامت کا دن کب ہو گا؟

اَیٌّ | اس لفظ کا ترجمہ "کس، کون" سے کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

فَبِاَیِّ حَدِیْثٍۢ بَعْدَهٗ یُؤْمِنُوْنَ 30 — پس اس کے بعد وہ کس بات پر ایمان لائیں گے؟

وَمَا تَدْرِیْ نَفْسٌۢ بِاَیِّ اَرْضٍ تَمُوْتُ 31 — اور کوئی نہیں جانتا (اللہ کے سوا) کہ وہ کس سرزمین پر مرے گا؟

وَمَا كُنْتَ لَدَیْهِمْ اِذْ یُلْقُوْنَ اَقْلَامَهُمْ اَیُّهُمْ یَكْفُلُ مَرْیَمَ 32 — اور آپ اُن کے پاس نہ تھے جب وہ اپنی قلموں کو ڈال رہے تھے کہ ان میں سے کون مریم کی پرورش کرے؟

---

23. النساء (78)   24. الاحزاب (61)   25. البقرة (115)   26. یونس (48)
27. البقرة (214)   28. النمل (65)   29. القیامة (6)   30. المرسلات (50)
31. لقمان (34)   32. ال عمران (44)

مشق نمبر 9

1. مختصر جوب دیں۔

1 علامت "لَمْ" میں کیا مفہوم ہوتا ہے۔؟ ....

2 "لَمْ" اور "لَمَّا" دونوں میں کیا فرق ہے۔؟ ....

3 "لَمَّا" کے کون کون سے دو ترجمے ہو سکتے ہیں۔؟ ....

4 علامت "لَمْ" اور "لَنْ" دونوں کے ترجمے میں کیا فرق ہے۔؟ ....

5 علامت "لَمْ" اور "لَنْ" میں کون کون سے زمانے کا مفہوم پایا جاتا ہے۔؟ ....

6 "اَنْ" اسم یا فعل میں سے کس کے شروع میں آتا ہے اور اس کا کیا ترجمہ ہوتا ہے۔؟ ....

7 "اِنْ" کا عموماً کیا ترجمہ ہوتا ہے اور اگر اس کے بعد "اِلَّا" ہو تو پھر اس کا کیا ترجمہ کیا جاتا ہے۔؟ ....

8 "أ" اور "هَلْ" دونوں کا کیا ترجمہ۔؟ ....

9 اگر "هَلْ" کے بعد "اِلَّا" ہو تو پھر اس کا کیا ترجمہ کیا جاتا ہے۔؟ ....

10 "لِمَ" اور "لَمْ" کے ترجمے میں کیا فرق ہے۔؟ ....

11 "اَیْنَ" اور "اَیْنَمَا" کے ترجمے میں کیا فرق ہے۔؟ ....

12 "مَتٰی" اور "اَیَّانَ" کیا دریافت کرنے کے لیے استعمال ہوتے ہیں اور ان کا ترجمہ کیا ہے۔؟ ....

13 ایسے دو لفظ بتائیں جن کا ترجمہ "کیسے" ہو۔ ....

2. درج ذیل الفاظ کے سامنے ان کا ترجمہ تحریر کریں۔

الفاظ	ترجمہ	الفاظ	ترجمہ	الفاظ	ترجمہ	الفاظ	ترجمہ
هَلْ	....	اَنّٰی	....	مَاذَا	....	اَیْنَ	....
مَتٰی	....	اَیُّ	....	اَ	....	کَیْفَ	....
لِمَ	....	اَیَّانَ	....	اَیْنَمَا	....	قَدْ	....

لَعَلَّ، كَاَنَّ، لَيتَ، لٰكِنَّ

یہ تمام الفاظ اسم کے شروع میں آتے ہیں، تفصیل درج ذیل ہے۔

لَعَلَّ یہ لفظ اگر جملے کے شروع میں ہوتو اس کا ترجمہ "شاید" کرتے ہیں اور اگر جملے کے درمیان میں ہوتو ترجمہ عموماً "تاکہ" کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

فَلَعَلَّكَ بَاخِعٌ نَّفْسَكَ عَلٰٓى اٰثَارِهِمْ اِنْ لَّمْ يُؤْمِنُوْا بِهٰذَا الْحَدِيْثِ اَسَفًا ❶	پس شاید آپ اپنے آپکو ہلاکت میں ڈالنے والے ہیں اُنکے پیچھے اس افسوس میں کہ وہ اس بات پر ایمان نہیں لاتے۔
وَاذْكُرُوا اللّٰهَ كَثِيْرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُوْنَ ❷	اور اللہ کا ذکر کثرت سے کرو تاکہ تم کامیاب ہو جاؤ۔
لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ❸	شاید اللہ اسکے بعد کوئی (صلح کی) صورت نکال دے۔

كَاَنَّ یہ علامت تشبیہ کے لیے استعمال ہوتی ہے اور اس کا ترجمہ "گویا کہ" یا "جیسے" کیا جاتا ہے اور کبھی اس کے "ن" پر جزم بھی آجاتی ہے۔

كَاَنَّهُمْ اَعْجَازُ نَخْلٍ خَاوِيَةٍ ❹	گویا کہ وہ کھوکھلی کھجوروں کے تنے ہیں۔
كَاَنَّهُنَّ الْيَاقُوْتُ وَالْمَرْجَانُ ❺	گویا کہ وہ (حوریں) یاقوت اور موتی (کی بنی ہوئی) ہیں۔
كَاَنَّهُمْ يَوْمَ يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوْٓا اِلَّا عَشِيَّةً اَوْ ضُحٰهَا ❻	گویا کہ وہ اس دن اسے دیکھیں گے (اور کہیں گے) کہ وہ (دنیا میں) نہیں ٹھہرے مگر ایک شام یا اُسکی ایک صبح۔
كَاَنْ لَّمْ يَغْنَوْا فِيْهَا ❻A	گویا وہ اُن میں بسے ہی نہیں۔
كَاَنْ لَّمْ يَسْمَعْهَا كَاَنَّ فِيْٓ اُذُنَيْهِ وَقْرًا ❻B	گویا اُس نے ان کو سنا ہی نہیں جیسے اُس کے کانوں میں بوجھ ہے۔

---

1. الكهف (6) 2. الانفال (45) 3. الطلاق (1) 4. الحآقة (7)
5. الرحمٰن (58) 6. النّزعٰت (46) 6A. الأعراف (92) 6B. لقمان (7)

لَيْتَ یہ لفظ عموماً اظہار افسوس کیلئے یا ایسی آرزو کے اظہار کے لیے استعمال ہوتا ہے جس کا پورا ہونا ممکن نہ ہو اور اس کا ترجمہ "کاش کہ" کیا جاتا ہے اور قرآن مجید میں عموماً اس کے شروع میں "یا" استعمال ہوا ہے جس کے ساتھ ترجمہ "اے کاش کہ" کیا جاتا ہے۔ نیز اگر "لَيْتَ" کے آخر میں علامت "ی" لگانے کی ضرورت ہو تو اس کے اور "ی" کے درمیان "نون" کا اضافہ کرتے ہیں۔ مثلاً:

وَ يَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِى اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا 7	اور اُس دن ظالم اپنے ہاتھوں کو کاٹ کھائے گا (اور) کہے گا اے کاش کہ میں رسول کا راستہ اپناتا۔
وَيَقُوْلُ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِىْ كُنْتُ تُرٰبًا 8	اور کافر کہے گا اے کاش کہ میں مٹی ہوتا۔
يَوْمَ تُقَلَّبُ وُجُوْهُهُمْ فِى النَّارِ يَقُوْلُوْنَ يٰلَيْتَنَآ اَطَعْنَا اللّٰهَ وَ اَطَعْنَا الرَّسُوْلَا 9	اس دن جب اُنکے چہروں کو آگ میں اُلٹ پلٹ کیا جائے گا وہ کہیں گے اے کاش کہ ہم اللہ اور رسول کی اطاعت کرتے۔

لٰكِنَّ یہ لفظ گزری ہوئی بات کی وضاحت کرتا ہے اور کبھی اس کے نون پر جزم بھی آجاتی ہے اور اس کا ترجمہ "لیکن" کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

وَتَرَى النَّاسَ سُكٰرٰى وَمَا هُمْ بِسُكٰرٰى وَلٰكِنَّ عَذَابَ اللّٰهِ شَدِيْدٌ 10	اور آپ دیکھیں گے لوگوں کو جیسے وہ نشے میں ہوں حالانکہ وہ نشے میں نہیں ہونگے اور لیکن اللہ کا عذاب بڑا سخت ہے۔
وَمَا ظَلَمُوْنَا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ 11	اور انہوں نے ہم پر ظلم نہیں کیا اور لیکن وہ اپنے آپ پر ظلم کرتے تھے۔
وَمَا ظَلَمَهُمُ اللّٰهُ وَلٰكِنْ اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ 12	اور اللہ نے ان پر ظلم نہیں کیا اور لیکن وہ اپنے آپ پر (خود) ظلم کرتے تھے۔

---

7. الفرقان (27) 8. النبأ (40) 9. الاحزاب (66) 10. الحج (2)
11. البقرة (57) 12. ال عمران (117)

اِذْ، اِذَا، اِذًا

اِذْ، اِذَا ان دونوں علامتوں کا ترجمہ "جب، جس وقت" ہوتا ہے "اِذْ" عموماً گزرے ہوئے زمانے کے لیے اور "اِذَا" عموماً آئندہ زمانے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً:

وَ اِذْ قَالَ مُوْسٰی لِقَوْمِهٖ ❶	اور جب موسیٰ (علیہ السلام) نے اپنی قوم سے کہا۔
وَاِذْ نَجَّیْنٰكُمْ مِّنْ اٰلِ فِرْعَوْنَ ❷	اور جب ہم نے تم کو فرعون کے لشکر سے نجات دی۔
اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ❸	جب اسے اس کے رب نے پکارا مقدس وادی طُویٰ میں۔
رَبَّنَا لَا تُزِغْ قُلُوْبَنَا بَعْدَ اِذْ هَدَیْتَنَا وَ هَبْ لَنَا مِنْ لَّدُنْكَ رَحْمَةً ❹	اے ہمارے رب! ہمارے دلوں کو ٹیڑھا مت کر اس کے بعد کہ جب تو نے ہمیں ہدایت دے دی اور اپنی طرف سے ہم پر رحمت نازل فرما۔
وَ اِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ ❺	اور جب جنت قریب کی جائے گی۔
وَ اِذَا الْجِبَالُ سُیِّرَتْ ❻	اور جب پہاڑ چلائے جائیں گے۔
وَ اِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ ❼	اور جب وحشی جانور اکٹھے کیے جائیں گے۔
اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ❽	جب زمین کو ہلا دیا جائے گا اپنی پوری شدت سے۔

اِذًا یہ علامت کسی نتیجہ کو ظاہر کرنے کے لیے استعمال ہوتی ہے اور اس کا ترجمہ "اس وقت" یا "تب" کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

اِنَّكُمْ اِذًا مِّثْلُهُمْ ❾	بے شک تم اس وقت ان جیسے ہو جاؤ گے۔
وَاِذًا لَّا تَّخَذُوْكَ خَلِیْلًا ❿	اور اس وقت وہ آپ کو ضرور دوست بنائیں گے۔
فَلَنْ یَّهْتَدُوْٓا اِذًا اَبَدًا ⓫	پس تب وہ ہرگز نہیں ہدایت پائیں گے کبھی بھی۔

---

1. البقرۃ (54) 2. البقرۃ (49) 3. النّٰزعٰت (16) 4. اٰل عمران (8)
5. التکویر (13) 6. التکویر (3) 7. التکویر (5) 8. الزلزال (1)
9. النساء (140) 10 بنی اسرآءیل (73) 11. الکھف (57)

یَا ، اَیُّھَا ، اَیَّتُھَا ، مَّ

یہ تمام علامتیں کسی کو پکارنے کے لیے استعمال ہوتی ہیں اور ان کا ترجمہ "اے" کیا جاتا ہے۔

یَا یہ علامت واحد، جمع، مذکر اور مؤنث سب کو پکارنے کیلئے ہے اور شروع میں استعمال ہوتی ہے مثلاً:

یَا مَرْیَمُ اقْنُتِیْ لِرَبِّكِ ❶	اے مریمؑ! اپنے رب کی فرمانبردار ہو جا۔
یَا یَحْیٰی خُذِ الْکِتٰبَ بِقُوَّةٍ ❷	اے یحییٰؑ! کتاب کو مضبوطی سے پکڑ۔
یَا جِبَالُ اَوِّبِیْ مَعَهٗ وَالطَّیْرَ ❸	اے پہاڑو اور پرندو! اس (داؤدؑ) کے ساتھ تسبیح کیا کرو۔
یَا نِسَآءَ النَّبِیِّ لَسْتُنَّ کَاَحَدٍ مِّنَ النِّسَآءِ ❹	اے نبی کی بیویو! تم عام عورتوں کی طرح ہرگز نہیں ہو۔

نوٹ قرآن مجید میں عموماً "یَا" کی بجائے کھڑی زبر کے ساتھ "یٰ" استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً: یٰمَرْیَمُ.

اَیُّھَا یہ علامت صرف ان مذکر اسماء کے شروع میں آتی ہے جن کے ساتھ "اَلْ" ہو اور کبھی اس کے ساتھ "یَا" کا بھی اضافہ ہوتا ہے اور اس سے تاکید کا مفہوم پیدا ہوتا ہے۔ مثلاً:

وَامْتَازُوا الْیَوْمَ اَیُّھَا الْمُجْرِمُوْنَ ❺	اور تم الگ ہو جاؤ آج اے مجرمو!
یٰۤاَیُّھَا الْاِنْسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْکَرِیْمِ ❻	اے انسان! تجھے اپنے کرم کرنے والے رب سے کس نے دھوکے میں ڈال دیا؟
یٰۤاَیُّھَا النَّبِیُّ جَاهِدِ الْکُفَّارَ وَالْمُنٰفِقِیْنَ ❼	اے نبی! آپ کافروں اور منافقوں سے جہاد کیجئے۔

اَیَّتُھَا یہ علامت صرف ان مؤنث اسماء کے شروع میں آتی ہے جن کے ساتھ "اَلْ" ہو اور کبھی اس کے ساتھ "یَا" کا بھی اضافہ ہو جاتا ہے اور اس سے تاکید کا مفہوم پیدا ہوتا ہے۔ مثلاً:

---

1. ال عمران (43) 2. مریم (12) 3. سبا (10) 4. الاحزاب (32)
5. یٰسین (59) 6. الانفطار (6) 7. التوبة (73)

ثُمَّ اَذَّنَ مُؤَذِّنٌ اَيَّتُهَا الْعِيْرُ اِنَّكُمْ لَسَارِقُوْنَ ⁸	پھر اعلان کرنے والے نے پکار کر کہا: کہ اے قافلے والو! بیشک تم یقیناً چور ہو۔
يٰۤاَيَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ ۝ ارْجِعِىْٓ اِلٰى رَبِّكِ رَاضِيَةً مَّرْضِيَّةً ⁹	اے مطمئن نفس! اپنے رب کی طرف لوٹ جا راضی خوشی۔

مَّ یہ علامت صرف لفظ ''اللّٰہ'' کے آخر میں استعمال ہوتی ہے اور خاص طور پر اس وقت جب دل کی گہرائی سے اللہ تعالیٰ کو پکارنا ہو۔ اَللّٰهُ + مَّ = اَللّٰهُمَّ ''اے اللہ''۔

قُلِ اللّٰهُمَّ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ عٰلِمَ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ اَنْتَ تَحْكُمُ بَيْنَ عِبَادِكَ فِىْ مَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ¹⁰	آپ کہہ دیجئے اے اللہ! آسمانوں اور زمین کے بنانے والے غائب و حاضر کو جاننے والے آپ ہی فیصلہ کریں گے اپنے بندوں کے درمیان جن میں وہ اختلاف کیا کرتے تھے۔
قُلِ اللّٰهُمَّ مٰلِكَ الْمُلْكِ تُؤْتِى الْمُلْكَ مَنْ تَشَآءُ ¹¹	کہہ دیجیے اے اللہ! سارے ملک کے مالک! تو دیتا ہے بادشاہت جسے تو چاہتا ہے۔

8. یوسف (70) 9. الفجر (28,27) 10. الزمر (46) 11. اٰل عمران (26)

مشق نمبر 10

1. خالی جگہ پر کریں۔

1 "لَعَلَّ" اگر جملے کے شروع میں ہو تو ترجمہ.........اور اگر درمیان میں ہو تو ترجمہ.........کرتے ہیں۔

2 "کَاَنَّ"....................کے لیے استعمال ہوتا ہے اور اس کا ترجمہ....................ہوتا ہے۔

3 "لَیْتَ"....................کے لیے استعمال ہوتا ہے اور اس کا ترجمہ....................ہوتا ہے۔

4 "لَیْتَ" کے شروع میں......کا اضافہ بھی کیا جا سکتا ہے اور اس صورت میں ترجمہ..............ہوتا ہے۔

5 اگر "لَیْتَ" کے آخر میں علامت "یْ" لگانی ہو تو درمیان میں....................کا اضافہ کرتے ہیں۔

6 "لٰکِنَّ"....................کرتا ہے اور اس کا ترجمہ....................ہوتا ہے۔

7 کبھی "لٰکِنَّ" کے نون پر شد کی بجائے....................بھی آ جاتی ہے۔

8 "اِذْ" عموماً..............زمانے کے لیے اور "اِذَا" عموماً..............زمانے کے لیے استعمال ہوتا ہے۔

9 "اِذْ" اور "اِذَا" دونوں کا ترجمہ....................کیا جاتا ہے۔

10 "اِذًا"....................کے لیے استعمال ہوتا ہے اور اسکا ترجمہ....................ہوتا ہے۔

11 علامت "یَا"..............سب کو پکارنے کے لیے استعمال ہوتی ہے اور اس کا ترجمہ..........ہوتا ہے۔

12 "اَیُّھَا"..........کے لیے اور "اَیَّتُھَا"..........کے لیے اور دونوں کا ترجمہ بھی..........ہوتا ہے۔

13 "اَیُّھَا" اور "اَیَّتُھَا" اُن اسموں کے شروع میں آتے ہیں جن کے شروع میں..............ہو۔

14 "اَیُّھَا" اور "اَیَّتُھَا" کے شروع میں کبھی..............کا اضافہ بھی کر لیتے ہیں۔

15 دل کی گہرائی سے جب اللہ تعالیٰ کو پکارنا ہو تو لفظِ اَللّٰہُ کے آخر میں..............کا اضافہ کرتے ہیں۔

16 علامت "تُمْ"....................کے لیے اور علامت "تُنَّ"....................کے لیے ہے۔

17 "مِنْھُمْ" کا ترجمہ....................ہے اور "مِنْھُنَّ" کا ترجمہ....................ہوتا ہے۔

18 "تَنْظُرِیْنَ" کا ترجمہ....................اور "تَنْظُرُوْنَ" کا ترجمہ....................ہوتا ہے۔

19 فعل کے ساتھ جب "یْ" لگاتے ہیں تو درمیان میں....................اضافہ کرتے ہیں۔

ثُمَّ ، ثَمَّ

ثُمَّ یہ لفظ پہلی چیز سے دوسری چیز کے متأخر ہونے پر دلالت کرتا ہے اور اس کا ترجمہ "پھر" کیا جاتا ہے۔مثلاً:

ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ ❶	پھر اس کے بعد ہم نے تم کو معاف کر دیا۔
كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ❷	تم کیسے اللہ کا انکار کرتے ہو حالانکہ تم مردہ تھے تو اُس نے تمہیں زندہ کیا، پھر وہ تمہیں موت دے گا، پھر وہ تمہیں زندہ کرے گا، پھر اسی کی طرف تم سب لوٹائے جاؤ گے۔
ثُمَّ قِيْلَ لِلَّذِيْنَ ظَلَمُوْا ذُوْقُوْا عَذَابَ الْخُلْدِ ❸	پھر ظالم لوگوں سے کہا جائے گا (کہ) چکھو دائمی عذاب کا مزہ۔

ثَمَّ اس لفظ کا ترجمہ عموماً "وہاں، اُدھر، اُس جگہ" کیا جاتا ہے۔مثلاً:

وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ فَاَيْنَمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ وَجْهُ اللّٰهِ ❹	اور اللہ ہی کیلئے ہے مشرق و مغرب تو تم جدھر منہ کرو اُدھر ہی اللہ کی ذات ہے۔
وَاِذَا رَاَيْتَ ثَمَّ رَاَيْتَ نَعِيْمًا وَّمُلْكًا كَبِيْرًا ❺	اور جب تو دیکھے گا اس جگہ (جنت) تو دیکھے گا بڑی نعمت اور بڑی بادشاہی۔
وَاَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِيْنَ ❻	اور ہم نے قریب کر دیا وہاں دوسروں کو۔
مُطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ ❼	اس کی بات مانی جاتی ہے وہاں (آسمانوں میں) اور وہ امین ہے۔

---

1. البقرة (52)　2. البقرة (28)　3. يونس (52)　4. البقرة (115)
5. الدهر (20)　6. الشعراء (64)　7. التكوير (21)

سَ ، سَوْفَ ، اِسْتَ

یہ تینوں علامتیں ہمیشہ فعل کے شروع میں آتی ہیں اور ان کی تفصیل درج ذیل ہے۔

سَ اس علامت کی موجودگی میں ترجمہ مستقبل قریب میں کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

سَیَقُوْلُ : عنقریب وہ کہے گا۔ — سَتَجِدُنِیْ : عنقریب آپ مجھے پائیں گے۔

سَیَصْلٰی : عنقریب وہ داخل ہوگا۔ — سَیَجْزِیْ : عنقریب وہ بدلہ دے گا۔

سَیَقُوْلُ السُّفَھَآءُ [1] — عنقریب بے وقوف لوگ کہیں گے۔

سَیَصْلٰی نَارًا ذَاتَ لَھَبٍ [2] — وہ عنقریب داخل ہوگا شعلے والی آگ میں۔

یٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِیْٓ اِنْ شَآءَ اللّٰہُ مِنَ الصّٰبِرِیْنَ [3] — اے میرے ابا جان ! آپ کر گزریے جسکا حکم آپکو دیا گیا ہے اگر اللہ نے چاہا عنقریب آپ مجھے پائیں گے صبر کرنے والوں میں سے۔

وَسَیَجْزِی اللّٰہُ الشّٰکِرِیْنَ [4] — اور اللہ تعالیٰ عنقریب اچھا بدلہ دے گا شکر کرنے والوں کو۔

سَوْفَ اس علامت کی موجودگی میں ترجمہ مستقبل بعید میں کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

فَسَوْفَ یَدْعُوْ ثُبُوْرًا [5] — پس وہ ہلاکت (موت) کو پکارے گا۔

وَلَسَوْفَ یُعْطِیْکَ رَبُّکَ فَتَرْضٰی [6] — اور ضرور تیرا رب تجھے دے گا پس تو راضی ہو جائے گا۔

وَسَوْفَ تُسْئَلُوْنَ [7] — اور تم سے پوچھا جائے گا۔

قَالَ سَوْفَ اَسْتَغْفِرُ لَکُمْ رَبِّیْ [8] — اس نے کہا میں اپنے رب سے تمہارے لئے بخشش مانگوں گا۔

---

1. البقرۃ (142) 2. اللھب (3) 3. الصّٰفّٰت (102) 4. اٰل عمران (144)
5. الانشقاق (11) 6. الضحٰی (5) 7. الزخرف (44) 8. یوسف (98)

اِسْتَـ اس علامت کی موجودگی میں فعل میں کسی چیز کے طلب کرنے اور چاہنے کا مفہوم ہوتا ہے،
اور جب "یـ، تـ، أ، نـ" میں سے کوئی علامت اس کے شروع میں آجائے تو اس کا "أ" گرجاتا ہے۔ مثلاً:

اِسْتَغْفَرَ : اس نے بخشش طلب کی۔ اِسْتَنْصَرَ : اس نے مدد طلب کی۔
اِسْتَفْتَحَ : اس نے فتح مانگی۔ اِسْتَطْعَمَ : اس نے کھانا مانگا۔

فَاعْفُ عَنْهُمْ وَاسْتَغْفِرْ لَهُمْ 9 — پس اُنہیں معاف کردو اور انکے لیے اللہ سے مغفرت مانگو۔
لَوْلَا تَسْتَغْفِرُوْنَ اللّٰهَ لَعَلَّكُمْ تُرْحَمُوْنَ 10 — کیوں نہیں تم اللہ سے بخشش مانگتے تاکہ تم پر رحم کیا جائے۔
وَاِنِ اسْتَنْصَرُوْكُمْ فِي الدِّيْنِ — اور اگر وہ تم سے دین (کے معاملے) میں مدد طلب کریں
فَعَلَيْكُمُ النَّصْرُ 11 — تو تم پر لازم ہے (ان کی) مدد کرنا۔
وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ — اور وہ اس سے پہلے (ہمیشہ) فتح مانگا کرتے تھے
عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا 12 — ان لوگوں پر جنہوں نے کفر کیا۔
وَاِذَا بَلَغَ الْاَطْفَالُ مِنْكُمُ الْحُلُمَ — اور جب بچے بلوغت کو پہنچیں
فَلْيَسْتَاْذِنُوْا 13 — تو انہیں چاہیے کہ وہ اجازت طلب کریں۔

---

9. آلِ عمران (159) 10. النمل (46) 11. الانفال (72) 12. البقرة (89) 13. النور (59)

ذُوْ، ذَا ، ذِیُ ، ذَاتَ ، اُولُوْا ، اُولِیُ ، اُولَاتُ

ان علامات کا ترجمہ "صاحب، والا، والی، والے، والیاں" سے کیا جاتا ہے۔ تفصیل درج ذیل ہے۔

ذُوْ، ذَا، ذِیُ یہ تینوں علامتیں واحد مذکر کیلئے استعمال ہوتی ہیں اور ترجمہ "والا، صاحب" ہوتا ہے۔ مثلاً:

ذُو الْفَضْلِ : فضل والا۔
ذُو انْتِقَامٍ : انتقام لینے والا۔
ذَا مَالٍ : صاحب مال۔
ذَا الْقُرْبٰی : قرابت والا۔
ذِیُ مَسْغَبَةٍ : بھوک والا۔
ذِیُ عِلْمٍ : علم والا۔

وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ 1 — اور اللہ تعالیٰ بڑے فضل والا ہے۔

وَاللّٰهُ عَزِيْزٌ ذُوانْتِقَامٍ 2 — اور اللہ زبردست انتقام (لینے) والا ہے۔

فَاِنْ كَذَّبُوْكَ فَقُلْ رَّبُّكُمْ ذُوْ رَحْمَةٍ وَّاسِعَةٍ 3 — پس اگر وہ تجھے جھٹلائیں تو آپ کہہ دیں تمہارا رب وسیع رحمت والا ہے۔

وَاٰتِ ذَا الْقُرْبٰی حَقَّهٗ 4 — اور تم قرابت والے کو اس کا حق دو۔

وَفَوْقَ كُلِّ ذِیْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ 5 — اور ہر صاحبِ علم کے اوپر ایک علم والا (ضرور) ہے۔

ذَاتَ یہ علامت واحد مؤنث کیلئے استعمال ہوتی ہے اور اس کا ترجمہ "والی" سے کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

ذَاتَ اَلْوَاحٍ : تختوں والی۔
ذَاتَ لَهَبٍ : شعلے والی۔
ذَاتِ الشَّوْكَةِ : کانٹے والی۔
ذَاتَ حَمْلٍ : حمل والی۔

وَحَمَلْنٰهُ عَلٰی ذَاتِ اَلْوَاحٍ وَّدُسُرٍ 6 — اور ہم نے اسے سوار کیا تختوں اور میخوں والی (کشتی) پر۔

سَيَصْلٰی نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ 7 — عنقریب وہ شعلے والی آگ میں داخل ہوگا۔

اَلنَّارِ ذَاتِ الْوَقُوْدِ 8 — وہ آگ (جو) ایندھن والی ہے۔

---

1. البقرة (105)　2. آل عمران (4)　3. الانعام (147)　4. بنی اسرآءیل (26)
5. یوسف (76)　6. القمر (13)　7. اللھب (3)　8. البروج (5)

اُولُوا، اُولِی یہ دونوں الفاظ جمع مذکر کیلئے استعمال ہوتے ہیں اور انکا ترجمہ "والے" کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

اُولُوا قُوَّةٍ : طاقت والے۔	اُولُوا الْقُرْبٰی : قرابت والے۔
اُولِی الْاَبْصَارِ : آنکھوں والے۔	اُولِی الْاَلْبَابِ : عقل والے۔
قَالُوْا نَحْنُ اُولُوْا قُوَّةٍ وَّ اُولُوْا بَاْسٍ شَدِيْدٍ (9)	انہوں نے کہا: ہم طاقت والے ہیں اور سخت جنگ (کرنے) والے ہیں۔
فَاتَّقُوا اللّٰهَ يٰاُولِی الْاَلْبَابِ (10)	پس تم اللہ سے ڈرو اے عقل والو!
اِنَّ فِيْ ذٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّاُولِی الْاَبْصَارِ (11)	بے شک اس میں یقیناً عبرت ہے آنکھوں والوں کے لیے۔

اُولَاتُ یہ لفظ جمع مؤنث کیلئے استعمال ہوتا ہے اور ترجمہ "والیاں" کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ يَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ (12)	اور حمل والی (عورتوں) کی عدت یہ ہے کہ وہ عورتیں اپنا بچہ جنیں۔
وَاِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ (13)	اور (وہ عورتیں جنہیں تم نے طلاق دے دی ہو) اگر وہ حمل والیاں ہوں تو ان کو خرچ دو یہاں تک کہ وہ اپنا بچہ جنیں۔

نوٹ "دو مذکر" کے لیے "ذَوَا، ذَوَیْ" اور "دو مؤنث" کے لیے "ذَوَاتَا، ذَوَاتَیْ" استعمال ہوتا ہے۔ مثلاً:

ذَوَا عَدْلٍ : دو عدل والے۔	ذَوَاتَا اَفْنَانٍ : دونوں (جنتیں) شاخوں والی ہیں۔
يَحْكُمُ بِهٖ ذَوَا عَدْلٍ مِّنْكُمْ (14)	اس کا فیصلہ کریں تم میں سے دو عدل والے۔
وَاَشْهِدُوْا ذَوَیْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ (15)	اور گواہ بنالو اپنے میں سے دو عدل والوں کو۔
ذَوَاتَیْ اُكُلٍ خَمْطٍ (16)	دونوں بدمزہ میووں والے ہیں۔

9. النمل (33)   10. الطلاق (10)   11. ال عمران (13)   12. الطلاق (4)
13. الطلاق (6)   14. المائدہ (95)   15. الطلاق (2)   16. سبا (16)

مشق نمبر 11

1. مختصر جواب دیں۔

1 "ثُمَّ" کس چیز پر دلالت کرتا ہے اور اس کا کیا ترجمہ ہے۔؟ ....

2 "ثَمَّ" کا کیا ترجمہ ہوتا ہے۔؟ ....

3 "سَ، سَوْفَ" اگر فعل کے شروع میں ہوں تو وہ کس زمانے سے خاص ہو جاتا ہے۔؟ ....

4 "سَ، سَوْفَ" دونوں میں کیا فرق ہے۔؟ ....

5 علامت "اِسْتَ" کی موجودگی میں فعل میں کس چیز کا مفہوم ہوتا ہے۔؟ ....

6 "اَذِنَ" کا ترجمہ "اس نے اجازت دی" ہے، "اِسْتَأْذَنَ" کا ترجمہ کیا ہوگا۔؟ ....

7 "يَرْحَمُ" کا ترجمہ "وہ رحم کرتا ہے" ہے، "سَيَرْحَمُ" کا کیا ترجمہ ہوگا۔؟ ....

8 "ذُوْ، ذَا، ذِیْ" یہ تینوں علامتیں کس کے لیے ہیں اور ان کا ترجمہ کیا ہے۔؟ ....

9 "ذَاتَ" کس کے لیے ہے اور اس کا کیا ترجمہ ہے۔؟ ....

10 "اُولُوْا، اُولِیْ" کس کے لیے ہیں اور ان کا ترجمہ کیا ہے۔؟ ....

11 "اُولَاتُ" کس کے لیے ہیں اور اس کا ترجمہ کیا ہے۔؟ ....

12 "ذُوْ" (والا) واحد مذکر کے لیے ہے "دو مذکر" کے لیے کونسا لفظ استعمال ہوگا۔؟ ....

13 "ذَاتُ" (والی) واحد مؤنث کے لیے ہے "دو مؤنث" کے لیے کونسا لفظ استعمال ہوگا۔؟ ....

14 علامت "ۂ" کو "ہٖ" کیوں کیا جاتا ہے۔؟ ....

15 کیا "هُمْ" کو "هِمْ" کرنے سے معنی میں کوئی تبدیلی ہوتی ہے۔؟ ....

16 کیا "خَلَقْنَا" کا ترجمہ "ہم نے پیدا کیا" ہے۔؟ ....

17 "لَعَلَّكُمْ" اور "لَعَلَّهُمْ" کے ترجمے میں کیا فرق ہے۔؟ ....

18 "خَلَقَهٗ" اور "خَلَقَهَا" کے ترجمے میں کیا فرق ہے۔؟ ....

19 "وَالشَّمْسِ" کا ترجمہ کریں۔؟ ....

اَلَا، اِلَّا، اَلَّا، کَلَّا

اَلَا یہ لفظ کلام کے شروع میں متنبہ کرنے کے لیے استعمال ہوتا ہے اور اس کا ترجمہ ''خبردار'' ہوتا ہے۔

اَلَآ اِنَّھُمْ ھُمُ الْمُفْسِدُوْنَ (1) — خبردار ! بے شک وہی فساد پھیلانے والے ہیں۔

اَلَا سَآءَ مَا یَزِرُوْنَ (2) — خبردار ! بُرا ہے جو وہ بوجھ اٹھاتے ہیں۔

اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ (3) — خبردار ! اللہ کے ذکر سے دل مطمئن ہوتے ہیں۔

نوٹ ''اَلَا'' کبھی ''اَ'' + ''لَا'' کا مجموعہ بھی ہوتا ہے جس کا ترجمہ ''کیا نہیں'' کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

اَلَا تُحِبُّوْنَ اَنْ یَّغْفِرَ اللّٰهُ لَكُمْ (4) — کیا تم پسند نہیں کرتے کہ اللہ تمہیں بخش دے۔

اِلَّا اس لفظ کا ترجمہ عموماً ''مگر'' یا ''سوائے'' سے کیا جاتا ہے۔

وَمَا یَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَھُمْ وَمَا یَشْعُرُوْنَ (5) اور وہ نہیں دھوکہ دیتے مگر اپنے آپ کو اور شعور نہیں رکھتے۔

لَا عِلْمَ لَنَآ اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا (6) — ہمیں کوئی علم نہیں مگر جو تو نے ہمیں سکھایا۔

ثُمَّ تَوَلَّیْتُمْ اِلَّا قَلِیْلًا مِّنْكُمْ وَ اَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ (7) — پھر تم (اپنے قول سے) پھر گئے سوائے تم میں سے تھوڑے (لوگوں کے) اور تم منہ موڑنے والے ہو۔

کبھی ''اِلَّا'' ''اِنْ + لَا'' کا مجموعہ بھی ہوتا ہے اس صورت میں اس کا ترجمہ ''اگر نہ'' کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

اِلَّا تَنْفِرُوْا یُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا اَلِیْمًا (8) — اگر تم (جہاد میں) نہ نکلو گے تو تمہیں (اللہ) دردناک عذاب میں مبتلا کرے گا۔

اِلَّا تَنْصُرُوْهُ فَقَدْ نَصَرَهُ اللّٰهُ (9) — اگر تم اس کی مدد نہ کرو گے تو تحقیق اللہ اُسکی (پہلے بھی) مدد کر چکا ہے (اب بھی کرے گا)۔

---

1. البقرة (12) 2. الانعام (31) 3. الرعد (28) 4. النور (22) 5. البقرة (9)
6. البقرة (32) 7. البقرة (83) 8. التوبة (39) 9. التوبة (40)

اَلَّا یہ لفظ دراصل دو لفظوں کا مجموعہ ہے "اَنْ" + "لَا" = **اَلَّا** اوراس کا ترجمہ "**یہ کہ نہ**" کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

فَاِنْ خِفْتُمْ **اَلَّا** يُقِيمَا حُدُوْدَ اللّٰهِ [10]	پس اگر تم ڈرو **یہ کہ نہ** قائم کرسکیں گے دونوں اللہ کی حدود کو۔
قَالَ اٰيَتُكَ **اَلَّا** تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا [11]	فرمایا (اللہ نے) تیری نشانی **یہ** ہے **کہ** تم بات **نہ** کرسکو گے لوگوں سے تین راتیں مسلسل۔
اَلَّا تَطْغَوْا فِى الْمِيْزَانِ [12]	**یہ کہ نہ** تم زیادتی کرو ترازو (تول) میں۔
وَقَضٰى رَبُّكَ **اَلَّا** تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ [13]	اور تیرے رب نے حکم دیا ہے **یہ کہ نہ** عبادت کرو تم مگر صرف اُسی کی۔
قَالُوْا وَ مَا لَنَآ **اَلَّا** نُقَاتِلَ فِىْ سَبِيْلِ اللّٰهِ [14]	انہوں نے کہا: اور ہمیں کیا ہوا **یہ کہ نہ** جہاد کریں گے ہم اللہ کی راہ میں۔

كَلَّا یہ لفظ تنبیہ کرنے اور جھڑکنے کے لیے استعمال ہوتا ہے اور اس کا ترجمہ عموماً "**ہرگز نہیں**" سے کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّيْنِ [15]	**ہرگز نہیں** بلکہ تم قیامت کو جھٹلاتے ہو۔
كَلَّا سَيَعْلَمُوْنَ [16]	**ہرگز نہیں** عنقریب وہ جان لیں گے۔
كَلَّا لَيُنْۢبَذَنَّ فِى الْحُطَمَةِ [17]	**ہرگز نہیں** اُسے البتہ ضرور جہنم میں ڈالا جائے گا۔

10. البقرة (229) 11. مريم (10) 12. الرحمٰن (8) 13. بنی اسرآءيل (23)
14. البقرة (246) 15. الانفطار (9) 16. النبا (4) 17. الهمزة (4)

اَمْ ، اَوْ ، اِمَّا ، اَمَّا

اَمْ یہ علامت اگر جملے کے شروع میں ہو ترجمہ "کیا" اور اگر درمیان میں تو ترجمہ "یا" کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

ءَ اَنْذَرْتَهُمْ اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ❶	خواہ آپ انہیں ڈرائیں یا آپ انہیں نہ ڈرائیں وہ ایمان نہیں لائیں گے۔
سَوَآءٌ عَلَيْهِمْ اَسْتَغْفَرْتَ لَهُمْ اَمْ لَمْ تَسْتَغْفِرْ لَهُمْ لَنْ يَّغْفِرَ اللّٰهُ لَهُمْ ❷	برابر ہے ان پر خواہ آپ ان کیلئے بخشش طلب کریں یا ان کیلئے بخشش طلب نہ کریں اللہ اُن کو ہرگز معاف نہیں کریگا۔
اَمْ عِنْدَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُوْنَ ❸	کیا ان کے پاس غیب کا علم ہے جسے وہ لکھ لیتے ہیں؟
اَمْ لَهُمْ سُلَّمٌ يَّسْتَمِعُوْنَ فِيْهِ ❹	کیا اُن کے پاس کوئی سیڑھی ہے جس سے وہ سن لیتے ہیں؟
اَمْ لَهُمْ اِلٰهٌ غَيْرُ اللّٰهِ ❺	کیا اُن کا کوئی معبود ہے اللہ کے سوا؟

نوٹ: اگر ایک ہی جملے میں "اَمْ" دو مرتبہ آجائے تو پہلے کا ترجمہ "کیا" اور دوسرے کا ترجمہ "یا" کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

اَمْ تَاْمُرُهُمْ اَحْلَامُهُمْ بِهٰذَآ اَمْ هُمْ قَوْمٌ طَاغُوْنَ ❻	کیا ان کی عقلیں انہیں اس کا حکم دیتی ہیں یا وہ سرکش قوم ہیں۔
اَمْ خُلِقُوْا مِنْ غَيْرِ شَيْءٍ اَمْ هُمُ الْخٰلِقُوْنَ ❼	کیا وہ کسی چیز کے بغیر پیدا کئے گئے ہیں یا وہ (خود ہی اپنے آپ کو) پیدا کرنے والے ہیں؟

اَوْ یہ علامت دو چیزوں یا دو کاموں میں سے کسی ایک کو اختیار کرنے کے لیے استعمال ہوتی ہے اور اس کا ترجمہ "یا" کیا جاتا ہے۔ مثلاً:

---

1. البقرة (6) 2. المنافقون (6) 3. الطور (41) 4. الطور (38)
5. الطور (43) 6. الطور (32) 7. الطور (35)

وَلَا تَسْـَٔمُوْٓا اَنْ تَكْتُبُوْهُ صَغِيْرًا اَوْ كَبِيْرًا اِلٰٓى اَجَلِهٖ 8	اورتم نہ اکتاؤ کہ تم اسے لکھو چھوٹا (معاملہ) ہو یا بڑا اس کی (مقررہ) مدت تک۔
وَقَالَ سٰحِرٌ اَوْ مَجْنُوْنٌ 9	اوراس نے کہا وہ جادوگر ہے یا دیوانہ ہے۔

اِمَّا یہ علامت بھی عموماً دو کاموں کے درمیان اختیار دینے کے لیے استعمال ہوتی ہے اوراس کا ترجمہ "خواہ"، "یا" کیا جاتا ہے۔مثلاً:

اِمَّا شَاكِرًا وَّ اِمَّا كَفُوْرًا 10	خواہ شکر کرنے والا ہو اور خواہ ناشکرا۔
فَاِمَّا مَنًّاۢ بَعْدُ وَ اِمَّا فِدَآءً 11	پس اس کے بعد یا تو احسان (کرو) اور یا بدلہ (لے لو)۔

نوٹ کبھی "اِمَّا" "اِنْ+مَا" کا مجموعہ بھی ہوتا ہے،اس صورت میں "مَا" زائدہ ہوتا ہے اور ترجمہ "اگر" کیا جاتا ہے۔مثلاً:

وَاِمَّا يُنْسِيَنَّكَ الشَّيْطٰنُ 12	اور اگر بھلا دے تجھے شیطان۔
يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ رُسُلٌ مِّنْكُمْ 13	اے بنی آدم اگر آئیں تیرے پاس رسول تم میں سے۔
اِمَّا يَبْلُغَنَّ عِنْدَكَ الْكِبَرَ اَحَدُهُمَآ اَوْ كِلٰهُمَا فَلَا تَقُلْ لَّهُمَآ اُفٍّ 14	اگر تیرے سامنے بڑھاپے کو پہنچ جائیں دونوں میں سے ایک یا دونوں پس تو اُن دونوں کو اُف تک مت کہہ۔

اَمَّا اس علامت کا ترجمہ "لیکن،مگروہ،رہا وہ" کیا جاتا ہے۔مثلاً:

اَمَّا الَّذِيْنَ ابْيَضَّتْ وُجُوْهُهُمْ فَفِيْ رَحْمَةِ اللّٰهِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ 15	لیکن وہ لوگ جن کے چہرے سفید ہوئے تو وہ اللہ کی رحمت میں ہوں گے۔وہ سب اس میں ہمیشہ رہیں گے۔
وَاَمَّا مَنْ اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ وَرَآءَ ظَهْرِهٖ 16	اور مگر وہ جو دیا گیا اپنا اعمال نامہ اپنی پشت کے پیچھے سے۔
وَاَمَّا مَنْ خَفَّتْ مَوَازِيْنُهٗ فَاُمُّهٗ هَاوِيَةٌ 17	اور رہا وہ جسکے اعمال کا وزن ہلکا ہوگیا تو اس کا ٹھکانہ جہنم ہے۔

---

8. البقرة (282) 9. الذاريات (39) 10. الدهر (3) 11. محمد (4) 12. الانعام (68)
13. الاعراف (25) 14. بنی اسرآءيل (23) 15. ال عمران (107) 16. الانشقاق (10) 17. القارعة (8)

كَمْ ، كَاَيِّنْ

كَمْ یہ لفظ ”تعداد، مدت“ یا ”مقدار“ معلوم کرنے کیلئے استعمال ہوتا ہے، اس کا ترجمہ ”کتنا، کتنی، کتنے“ کیا جاتا ہے۔ اور اگر ”كَمْ“ کے ساتھ ”مِنْ“ آ رہا ہو تو پھر ترجمہ عموماً ”بہت سے، بہت سی“ کرتے ہیں۔ مثلاً:

قَالَ كَمْ لَبِثْتَ قَالَ لَبِثْتُ يَوْمًا اَوْ بَعْضَ يَوْمٍ ❶ — اس نے پوچھا تو کتنی مدت ٹھہرا رہا، اس نے کہا میں ٹھہرا رہا ایک دن یا دن کا کچھ حصہ۔

قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ كَمْ لَبِثْتُمْ ❷ — ان میں سے کہنے والے نے کہا: تم کتنی (مدت) ٹھہرے ہو۔

كَمْ مِّنْ فِئَةٍ قَلِيْلَةٍ غَلَبَتْ فِئَةً كَثِيْرَةً ❸ — بہت سی قلیل جماعت کثیر جماعت پر غالب آ گئی۔

وَ كَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ لَا تُغْنِىْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْئًا اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ ❹ — اور بہت سے فرشتے آسمانوں میں ایسے ہیں جن کی سفارش کچھ فائدہ نہیں دیتی مگر اس کے بعد کہ اللہ اجازت دے۔

كَاَيِّنْ اس لفظ کا ترجمہ عموماً ”بہت سی یا کتنے ہی“ کیا جاتا ہے اور اس میں پوچھنے کا مفہوم نہیں ہوتا۔

فَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ اَهْلَكْنٰهَا ❺ — پس بہت سی بستیاں ایسی ہیں کہ ہم نے ان کو ہلاک کر دیا۔

وَ كَاَيِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ لَّا تَحْمِلُ رِزْقَهَا اَللّٰهُ يَرْزُقُهَا وَاِيَّاكُمْ ❻ — اور کتنے ہی حیوان ایسے ہیں جو اپنا رزق نہیں اٹھائے پھرتے اللہ اُنہیں رزق دیتا ہے اور تمہیں بھی۔

وَكَاَيِّنْ مِّنْ قَرْيَةٍ هِيَ اَشَدُّ قُوَّةً مِّنْ قَرْيَتِكَ الَّتِيْٓ اَخْرَجَتْكَ اَهْلَكْنٰهُمْ فَلَا نَاصِرَ لَهُمْ ❼ — اور بہت سی بستیاں ایسی ہیں کہ وہ تیری بستی سے زیادہ طاقتور تھیں جس نے تجھے نکالا ہم نے اُن کو ہلاک کر دیا پس ان کا کوئی مددگار نہ تھا۔

---

1. البقرة (259)　2. الكهف (19)　3. البقرة (249)　4. النجم (26)

5. الحج (45)　6. العنكبوت (60)　7. محمد (13)

مشق نمبر 12

1. غلط ترجمہ درست کریں۔

الفاظ	غلط ترجمہ	درست ترجمہ
اَلَآ اِنَّھُم	مگر بیشک وہ۔	....
اَلَا تُحِبُّوْنَ	کیا وہ پسند نہیں کرتے۔	....
اِلَّا تَنْصُرُوْہُ	مگر تم اس کی مدد نہیں کرو گے۔	....
اَلَّا تَعْبُدُوْا	اگر تم نہ عبادت کرو گے۔	....
لَنْ نُّؤْمِنَ	ہم ضرور ایمان لائیں گے۔	....

2. خالی جگہ پر کریں۔

1 "اِلَّا" کا ترجمہ کبھی..............................اور کبھی..............................کیا جاتا ہے۔

2 "اَلَا" کا ترجمہ کبھی..............................اور کبھی..............................کیا جاتا ہے۔

3 "اَلَّا"..............................کا مجموعہ ہے اور اس کا ترجمہ..............................ہوتا ہے۔

4 "کَلَّا"..............................کے لیے ہوتا ہے اور اس کا ترجمہ..............................ہوتا ہے۔

5 "اَمْ" اگر جملے کے شروع میں ہو تو ترجمہ..............................اور اگر درمیان میں ہو تو ترجمہ..............................ہوتا ہے۔

6 "اَوْ"..............................کے لیے ہوتا ہے اور اس کا ترجمہ..............................ہوتا ہے۔

3. مختصر جواب دیں۔

1 "اَمَّا" اور "اِمَّا" کے ترجمے میں کیا فرق ہے۔؟..............................

2 "کَمْ" اور اسم کے ساتھ "کُمْ" کے ترجمے میں کیا فرق ہے۔؟..............................

3 "کَمْ" اور "کَاَیِّنْ" کے مفہوم میں فرق واضح کریں۔؟..............................

4 اگر ایک ہی جملے میں دو مرتبہ "اَمْ" آجائے تو ترجمہ کیسے کرتے ہیں۔؟..............................

5 اگر "کَمْ" کے بعد "مِنْ" ہو تو پھر اس "کَمْ" کا کیا ترجمہ ہوتا ہے۔؟..............................

گزشتہ تمام اسباق کی مشق

1. مختصر جواب دیں۔

1 اسم کی دو بنیادی علامتیں کون کون سی ہیں ؟ ....

2 حرف کا اصل کام کیا ہے ؟ ....

3 "نَعۡبُدُ" (ہم عبادت کرتے ہیں) فعل ہے یا اسم ؟ ....

4 "اَلۡکِتَابٌ" میں کیا غلطی ہے ؟ ....

5 "تَ"، "تِ" دونوں علامتوں میں کیا فرق ہے اور ان کی موجودگی میں کون سے زمانے میں کام کے ہونے کا پتہ چلتا ہے ؟ ....

6 "وۡا، وۡنَ، یۡنَ" تینوں علامتیں کس کیلئے استعمال ہوتی ہیں ؟ ....

7 "ۃ" اور "ات" دونوں مؤنث کی علامتیں ہیں دونوں میں کیا فرق ہے؟ ....

8 "قَتَلۡتُمُوۡهُمۡ" کا ترجمہ تحریر کریں نیز بتائیں کہ "تُمۡ" کے ساتھ "واوَ" کا اضافہ کیوں ہوا ہے؟

....

9 "اَلضَّلَا لَةَ بِالۡهُدٰی": میں "بِ" کا کیا معنی ہے نیز اس کے اور کون کون سے معانی ہیں ؟

....

10 "تـ" جب فعل کے شروع میں ہو تو اسکے کونسے دو ترجمے ہو سکتے ہیں ؟

2. علامت پہچان کر ترجمہ کریں

قَالُوۡا	اِنِّیۡ اَعۡلَمُ	رَبُّكُمۡ اَعۡلَمُ ....
اَنۡعَمۡتَ	خَلَقۡتُ	قَالَتۡ ....
يَرۡزُقُ	تَرۡزُقُ	اَرۡزُقُ ....
نَرۡزُقُ	يَقۡتُلُ	يُقۡتَلُ ....
صُدُوۡرُهُمۡ	اَوۡلَادُكُمۡ	تَعۡرِفُهُمۡ ....

3. علامت پہچان کر ترجمہ کریں۔

1 يَسۡجُدُ لَهٗ مَنۡ فِي السَّمٰوٰتِ ....

2 وَلَا يَسۡتَخۡفُوۡنَ مِنَ اللّٰهِ ....

3 وَلَا تَقۡرَبُوۡا مَالَ الۡيَتِيۡمِ ....

4 وَاَنۡتُمۡ لَا تَشۡعُرُوۡنَ ....

5 وَمَآ اُنۡزِلَ مِنۡ قَبۡلِكَ ....

6 مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ ....

7 مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الۡكَرِيۡمِ ....

8 وَمَا هُمۡ بِمُؤۡمِنِيۡنَ ....

9 اِنَّ رَبِّيۡ غَفُوۡرٌ رَّحِيۡمٌ ....

10 اَلَّذِيۡ خَلَقَنِيۡ ....

11 اَللّٰهُ رَبُّنَا وَرَبُّكُمۡ ....

12 وَمِمَّا رَزَقۡنَاهُمۡ يُنۡفِقُوۡنَ ....

4. ہاں یا نہیں میں جواب دیں۔

1 ”كَ، كِ“ اگر اسم کے آخر میں ہو تو ترجمہ تیرا، تیری، تیرے یا اپنا، اپنی سے کرتے ہیں۔ ....

2 ”نَا“ اگر فعل کے آخر میں ہو اور اس سے قبل جزم ہو تو ترجمہ ”ہمیں“ کرتے ہیں۔ ....

3 ”كَ، كِ“ اگر فعل کے آخر میں ہو تو ترجمہ ”آپ کو، تجھے“ کرتے ہیں۔ ....

4 ”كَ“ اگر اسم کے شروع میں ہو تو اس کا ترجمہ ”اپنا، اپنی“ کرتے ہیں۔ ....

5 ”هُوَ یا هِیَ“ کے بعد اگر ”اَلۡ“ والا اسم ہو تو ترجمہ میں تاکید کا مفہوم داخل ہو جاتا ہے۔ ....

6 ”ہٗ، ہٖ“ اگر اسم کے آخر میں ہوں تو ترجمہ ”اُسے یا اُس کو“ کیا جاتا ہے۔ ....

7 ”هَا“ مؤنث کے لئے ہوتا اور فعل کے ساتھ اس کا ترجمہ ”اُسے یا اُس کو“ کرتے ہیں۔ ....

8 "هٰذَا" مذکر کیلئے "هٰذِهٖ" مؤنث کیلئے ہے اور اِن دونوں کا ترجمہ "یہ یا اِس" کیا جاتا ہے۔ ....

9 "هٰٓؤُلَآءِ" صرف جمع مذکر کیلئے استعمال ہوتا ہے۔ ....

10 "اُولٰٓئِكَ" کا ترجمہ "وہ سب" اور یہ جمع مذکر اور جمع مؤنث دونوں کیلئے ہوتا ہے۔ ....

11 "ذٰلِكَ" مذکر اور "تِلْكَ" مؤنث کیلئے استعمال ہوتا ہے اور اِن دونوں کا ترجمہ "وہ یا اُس" کیا جاتا ہے۔ ....

12 اگر "تِلْكَ" کے ذریعے اشارہ کیا گیا ہو اور جن کیلئے اشارہ کیا گیا ہو وہ دو سے زیادہ ہوں تو یہ "تِلْكَ" ہی رہتا ہے۔ ....

13 "وَ" کا معنی صرف "اور" ہوتا ہے۔ ....

14 "فَاعِلٌ" کے سانچے میں ڈھلا ہوا اسم کام کرنے والے کو ظاہر کرتا ہے۔ ....

15 اگر اسم کے شروع میں "مُ" ہو اور آخر سے پہلے زیر ہو تو یہ کام کرنے والے کا نام ہوتا ہے۔......

16 "مُعَذِّبٌ" عذاب کرنے والا اور "مُعَذَّبٌ" عذاب کیا ہوا کو کہتے ہیں۔ ....

17 "قَتْلٌ" کو "مَفْعُوْلٌ" کے سانچے میں ڈھالنے سے "مَقْتُوْلٌ" ہو جاتا ہے۔ ....

5. خط کشیدہ الفاظ میں سے درست جواب پر (✓) کا نشان لگائیں۔

1 "اِنَّ، اَنَّ" یہ دونوں <u>اسماء میں / افعال میں</u> تاکید پیدا کرتے ہیں۔

2 "لَ" اسم، فعل اور حرف کے شروع میں تاکید کیلئے آتا ہے اور اسکا ترجمہ <u>البتہ / بیشک</u> کرتے ہیں۔

3 "لَيَعْلَمُنَّ" یہ فعل <u>واحد مذکر / جمع مذکر</u> ہے۔

4 "قَدْ" <u>فعل / اسم / حرف</u> کے ساتھ تاکید کے لئے آتا ہے۔

5 "اَلَّذِيْنَ" <u>جمع مذکر / جمع مؤنث / واحد مذکر</u> کیلئے استعمال ہوتا ہے۔

6 "وہ عورت جو" کیلئے لفظ <u>اَلَّذِىْ / اَلَّتِىْ / اَلّٰتِىْ</u> استعمال ہوتا ہے۔

7 "يْنَ" یہ علامت <u>دو کو / دو سے زیادہ کو</u> ظاہر کرتی ہیں۔

8 "رِزْقُهُنَّ" کا ترجمہ <u>ان سب عورتوں کا رزق / تم سب عورتوں کا رزق</u> ہے۔

9 "وَلْيَكْتُبْ" کا ترجمہ اور تا کہ وہ لکھے / اور چاہیے کہ وہ لکھے ہے۔

10 "لِيَطْمَئِنَّ" کا ترجمہ تا کہ وہ مطمئن ہو جائے / چاہیے کہ وہ مطمئن ہو جائے ہے۔

6. خالی جگہ پر کریں۔

1 "اَوْ" کا ترجمہ..............اور "اِمَّا" کا ترجمہ کبھی..............اور کبھی..........کیا جاتا ہے۔

2 "اَمَّا" کا ترجمہ..................کیا جاتا ہے۔

3 "لَنْ" کی موجودگی میں .... کا ترجمہ کرتے ہیں۔

4 "لَمْ" کی موجودگی میں..............زمانے میں کام نہ کرنے کا ترجمہ ہوتا ہے۔

5 "لَمَّا" کا ترجمہ..............اور کبھی..............ہوتا ہے۔

6 جب اللہ کو دل کی گہرائی سے پکارنا ہو تو لفظ اللہ کے آخر میں..................لگاتے ہیں۔

7 "اِنْ" کے بعد اُسی جملے میں اگر "اِلَّا" آ رہا ہو تو پھر اس کا ترجمہ..................کرتے ہیں۔

8 "سَيَقُوْلُ" کا ترجمہ..................ہوتا ہے۔

9 "سَوْفَ" کا استعمال..........................کے لئے ہوتا ہے۔

10 اسم کو خاص کرنے کیلئے شروع میں..............لگاتے ہیں۔

11 تنوین (ً ٍ ٌ) اسم کا .... ہونا ظاہر کرتی ہے۔

12 "تَ، تِ، تُ، تْ" جب فعل کے آخر میں آتے ہیں تو اُس میں..........زمانے کا ترجمہ کرتے ہیں۔

13 زبان سے نکلنے والے ہر بامعنی لفظ کو..............کہتے ہیں۔

14 "يـ، تـ، أ، نـ" کی موجودگی میں .... زمانہ کا ترجمہ کرتے ہیں۔

15 "اَنْتُمْ، هُمْ" کے بعد اگر "اَلْ" والا اسم ہو تو اس میں .... کا مفہوم ہوتا ہے۔

16 "ی" اگر فعل کے آخر میں ہو تو ترجمہ..........کرتے ہیں۔

17 "يَهْدِيْنِ" کے آخر سے وقف کی وجہ سے..........گر گئی ہے۔

18 "بَعَثْنَا" کا ترجمہ..............اور "بُعِثْنَا" کا ترجمہ .... ہے۔

7. غلط ترجمہ کو درست کریں۔

الفاظ	غلط ترجمہ	درست ترجمہ
اِذْ قَالَ مُوْسٰی	جب موسیٰؑ کہیں گے	....
اِذَا السَّمَآءُ انْفَطَرَتْ	جب آسمان پھٹ گیا	....
ذِیْ عِلْمٍ	علم والے	....
ذُوالْفَضْلِ	فضل والے	....
ذَاتَ اَلْوَاحٍ	تختوں والا	....
اُولُوا الْقُرْبٰی	قرابت والیاں	....
اُولَاتِ حَمْلٍ	حمل والی	....
لِمَ تَقُوْلُوْنَ	تم کیا کہتے ہو	....
کَیْفَ اَخَافُ	میں کب ڈروں	....
اَیْنَ شُرَکَآءِیْ	جہاں میرے شریک ہیں	....
مَتٰی نَصْرُاللّٰهِ	جب اللہ کی مدد ہوگی	....
کَمْ لَبِثْتُمْ	تم کب ٹھہرے	....
کَاَیِّنْ مِّنْ دَآبَّةٍ	کون سے حیوان ایسے ہیں	....
رَبُّهُمَا	تم دونوں کا رب	....
عَلَیْکُمَا	اُن دونوں پر	....
اِیَّاهُ	صرف تیری ہی	....
اِیَّاكَ	صرف میری	....
ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْکُمْ	وہاں ہم نے تمھیں معاف کر دیا	....
وَاَزْلَفْنَا ثَمَّ الْاٰخَرِیْنَ	اور ہم نے قریب کیا پھر دوسروں کو	....

تعارف "مصباح القرآن"

" مفتاح القرآن" کے علاوہ ترجمۃ القرآن کو آسان فہم بنانے کیلئے'' مصباح القرآن'' کے نام سے ایک اور سلسلہ بھی شروع کردیا گیا ہے جس میں دو مختلف چیزیں بیان کی گئی ہیں :

☆ ایک صفحہ پر قرآن مجید کے الفاظ کو تین مختلف رنگوں میں پیش کیا گیا ہے۔

پہلی قسم اُن الفاظ کی ہے جنہیں ہم روز مرّہ زندگی میں بالکل اُسی طرح یا معمولی فرق کے ساتھ اردو بول چال میں استعمال کرتے ہیں ایسے الفاظ کم وبیش 65 فیصد ہیں، ان الفاظ کو سیاہ رنگ میں ظاہر کیا گیا ہے اور اردو میں استعمال کی وضاحت اسی صفحہ کے حاشیہ پر کردی گئی ہے۔

دوسری قسم کے الفاظ وہ ہیں جو خالصتاً عربی کے ہیں، اور اردو میں استعمال نہیں ہوتے، البتہ کثرتِ استعمال کے باعث بار بارسُن کر یاد ہوجاتے ہیں، ان کے بارے میں بہت فکرمندی کی ضرورت نہیں، یہ الفاظ اندازاً 20 فیصد ہیں اورانہیں نیلے رنگ میں ظاہر کیا گیا ہے۔

تیسری قسم کے الفاظ وہ ہیں: جو ہمارے لئے بالکل نئے ہیں اُنہیں خوب یاد کرنے کی ضرورت ہے، ایسے الفاظ تقریباً 15 فیصد ہیں، اوران کو سرخ رنگ میں ظاہر کیا گیا ہے۔اس صفحہ کے قرآنی الفاظ کا ترجمہ لفظی اور بامحاورہ مِلا جُلا کیا گیا ہے، ترجمہ میں رنگ قرآنی الفاظ کے رنگوں کے مطابق دیئے گئے ہیں البتہ جو الفاظ ترجمہ کی وضاحت کیلئے استعمال ہوئے ہیں انہیں بریکٹ میں دیا گیا ہے۔

اس طرح اگر صرف سرخ الفاظ یاد کرلئے جائیں، سیاہ الفاظ کے اردو میں استعمال پر غور کرلیا جائے اور نیلے الفاظ جو کہ بار باراستعمال ہونے سے خودبخود یاد ہوجاتے ہیں، تو قرآن فہمی میں نہایت آسانی ہوجاتی ہے اوراس طریقہ سے ذخیرہ الفاظ (vocabulary) کی کمی کا مسئلہ بھی تقریباً حل ہوجاتا ہے۔

☆ سامنے والے دوسرے صفحہ پر قرآنی الفاظ کو دوبارہ Break up کرکے خانوں میں درج کیا گیا ہے، ہرلفظ کا ترجمہ خانوں کی مدد سے الگ کرکے واضح کیا گیا ہے، اگر کسی لفظ میں ایک علامت استعمال ہوئی ہے تو اسے سرخ رنگ اور دو علامتوں کی صورت میں دوسری علامت کو نیلے رنگ میں ظاہر کیا گیا ہے اور ترجمہ میں رنگوں کا استعمال قرآنی الفاظ کے رنگوں کے مطابق کیا گیا ہے۔

اگر "مفتاح القرآن" کی تمام علامات سمجھ لی جائیں اور'' مصباح القرآن'' کے ان دونوں طریقوں کی روشنی میں قرآن مجید کا ترجمہ پڑھا جائے تو قرآن کو سمجھنے میں کافی آسانی ہوجاتی ہے۔

" مصباح القرآن" کو ان شاءاللہ العزیز ایک ایک پارہ کی صورت میں شائع کیا جائے گا۔ (اسکا نمونہ اگلے صفحے پر ملاحظہ فرمائیں)

نوٹ | مصباح القرآن کی طرز پر نماز، جنازہ اور نماز میں پڑھی جانے والی چند سورتوں کا ترجمہ بھی مصباح الصلوٰۃ کے نام سے شائع ہوچکا ہے۔

قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ	کہتے ہیں ہم (بھی) ایمان لائے ہیں
وَ اِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ	اور جب اکیلے ہوتے ہیں ان میں سے بعض
اِلٰى بَعْضٍ قَالُوْٓا	بعض کے پاس (تو) کہتے ہیں
اَ تُحَدِّثُوْنَهُمْ بِمَا فَتَحَ اللّٰهُ	کیا تم انہیں وہ باتیں بتاتے ہو جو کھولی ہیں اللہ نے
عَلَيْكُمْ لِيُحَآجُّوْكُمْ بِهٖ	تم پر تاکہ وہ حجت پیش کریں تمھارے خلاف اسکے ذریعے
عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ اَفَلَا تَعْقِلُوْنَ ﴿76﴾	تمھارے رب کے پاس تو کیا تم عقل نہیں کرتے ﴿76﴾
اَوَ لَا يَعْلَمُوْنَ اَنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ	اور کیا وہ جانتے نہیں کہ بیشک اللہ جانتا ہے
مَا يُسِرُّوْنَ وَ مَا يُعْلِنُوْنَ ﴿77﴾	جو وہ چھپاتے ہیں اور جو وہ علانیہ کرتے ہیں۔ ﴿77﴾
وَ مِنْهُمْ اُمِّيُّوْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ	اور ان میں سے کچھ ان پڑھ ہیں وہ نہیں جانتے
الْكِتٰبَ اِلَّآ اَمَانِيَّ	کتاب (تورات) کو سوائے (جھوٹی) آرزوؤں کے
وَ اِنْ هُمْ اِلَّا يَظُنُّوْنَ ﴿78﴾ النصف	اور نہیں ہیں وہ مگر (محض) گمان کرتے۔ ﴿78﴾
فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ	پس ہلاکت ہے اُن لوگوں کے لیے جو لکھتے ہیں کتاب

النصف

قرآنی الفاظ کے اردو میں استعمال کی وضاحت

قَالُوْٓا : قول، قائل، مقولہ، آقوال زریں۔	يَعْلَمُوْنَ : علم، عالم، معلوم، تعلّم۔
خَلَا : خلا، خلوت، بیت الخلا، خلائی شٹل۔	يُسِرُّوْنَ : سِرِّ نہاں، اسرارِ خودی، سرّی نمازیں۔
اِلٰى : مکتوب الیہ، مرسل الیہ، الداعی الی الخیر۔	يُعْلِنُوْنَ : اعلان، علانیہ، المعلن۔
تُحَدِّثُوْنَهُمْ : تحدیثِ نعمت، حدیث، محدّث۔	اِلَّآ : اِلَّا ماشاءاللہ، اِلَّا قلیل، اِلَّا یہ کہ۔
لِيُحَآجُّوْكُمْ : حجت، احتجاج۔	اُمِّيُّوْنَ : نبی اُمّی (اَن پڑھ)۔
عِنْدَ : عندالطلب، عنداللہ۔	يَظُنُّوْنَ : ظنّ، بدظنّ، بدظنی۔
تَعْقِلُوْنَ : عقل، عاقل، معقول۔	يَكْتُبُوْنَ : کتاب، کتابت، کاتب، مکتوب۔

قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚۖ	وَ اِذَا خَلَا	بَعْضُهُمْ اِلٰى بَعْضٍ	قَالُوْٓا
وہ سب کہتے ہیں ہم ایمان لائے	اور جب اکیلے ہوتے ہیں	انکے بعض بعض کی طرف	وہ سب کہتے ہیں

اَ تُحَدِّثُوْنَهُمْ	بِمَا ❶	فَتَحَ اللّٰهُ	عَلَيْكُمْ	لِيُحَآجُّوْكُمْ
کیا تم سب بتاتے ہو انہیں	وہ جو	اللہ نے کھول دی ہیں	تم پر	تاکہ وہ سب حجت پیش کریں تم پر

بِهٖ	عِنْدَ رَبِّكُمْ ؕ	اَفَلَا	تَعْقِلُوْنَ (76)	اَوَ لَا	يَعْلَمُوْنَ
اسکے ذریعے	تمھارے رب کے پاس	تو کیا نہیں	تم سب عقل کرتے	اور کیا نہیں	وہ سب جانتے

اَنَّ اللّٰهَ	يَعْلَمُ مَا ❷	يُسِرُّوْنَ	وَ مَا	يُعْلِنُوْنَ (77)	وَ مِنْهُمْ
کہ بیشک اللہ	جانتا ہے جو	وہ سب چھپاتے ہیں	اور جو	وہ سب ظاہر کرتے ہیں	اور ان میں سے بعض

اُمِّيُّوْنَ ❸	لَا	يَعْلَمُوْنَ	الْكِتٰبَ	اِلَّآ اَمَانِيَّ	وَ اِنْ ❹
ان پڑھ ہیں	نہیں	وہ سب جانتے	کتاب کو	سوائے (جھوٹی) آرزوؤں کے	اور نہیں

هُمْ اِلَّا	النصف يَظُنُّوْنَ (78)	فَوَيْلٌ	لِّلَّذِيْنَ	يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ
وہ سب مگر	وہ سب گمان کرتے ہیں	پس ہلاکت ہے	اُن لوگوں کیلئے جو	وہ سب لکھتے ہیں کتاب

النصف

ضروری وضاحت

❶ یہاں ”بِ“ کے ترجمے کی ضرورت نہیں ہے۔ ❷ یہاں علامت ”يَـ“ کے ترجمے کی ضرورت نہیں ہے کیونکہ اس کا تعلق لفظ ”اللہ“ سے ہے اور وہ اس سے قبل لفظاً موجود ہے۔ ❸ یہاں ”وْنَ“ کا ترجمہ کرنا ممکن نہیں ہے۔ ❹ ”اِنْ“ کا اصل ترجمہ ”اگر“ ہے اور لیکن اگر ”اِنْ“ کے بعد اسی جملے میں لفظ ”اِلَّا“ ہو تو پھر ”اِنْ“ کا ترجمہ ”نہیں“ کیا جاتا ہے۔

تعارف ومقاصد ''بیت القرآن''

قرآن مجید اللہ تعالیٰ کی بھیجی ہوئی کتاب ہدایت ہے اور اسے اللہ تعالیٰ نے بہت آسان بنایا ہے۔جس کا اظہار خود اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں کئی بار فرمایا ہے:

﴿ وَلَقَدْ يَسَّرْنَا الْقُرْاٰنَ لِلذِّكْرِ فَهَلْ مِنْ مُّدَّكِرٍ ﴾ سورۃ القمر آیت 17

''اور یقیناً ہم نے اس قرآن کو سمجھنے کے لیے آسان بنا دیا ہے، پھر کوئی نصیحت لینے والا ہے۔؟''

اب اسے ہر انسان تک پہنچانا اور اسکے متعلق اس تاثر کو دور کرنا کہ یہ بہت مشکل کتاب ہے تمام مسلمانوں کی ذمہ داری ہے۔اسی ذمہ داری کو پورا کرنے کیلئے ''بیت القرآن'' کی بنیاد رکھی گئی ہے اور اس کے مقاصد درج ذیل ہیں:

1: قرآن مجید کے ترجمہ کو آسان فہم بنانے کی کوشش کرنا۔

2: قرآنی تعلیمات پر مبنی ایسی عام فہم کتب کی اشاعت کرنا جن سے قرآن فہمی میں مدد ملے۔

3: قرآنی گرامر کو آسان تر بنانے کی کوشش کرنا۔

4: قرآن مجید سے متعلقہ موضوعات پر مختلف سیمینارز منعقد کرانا۔

5: قرآن فہمی کیلئے شارٹ کورسز کا انعقاد کرانا اور ان میں گرامر کے بغیر صرف علامات کے ذریعے قرآن مجید کا ترجمہ سکھانا۔

6: قرآن فہمی کے لیے ٹیچر ٹریننگ کورسز منعقد کرانا۔

7: انٹرنیٹ کے ذریعے فہم قرآن میں مدد دینا۔ (www.baitt-ul-quran.org)

8: عامۃ المسلمین کو احکام الٰہی کے مطابق اپنے نبیٔ محترم حضرت محمد ﷺ سے عقیدت ومحبت کے ساتھ آپ ﷺ کی مسنون زندگی کو اپنانے اور اس کی سیرت کو دنیا پر غالب کرنے کی کوشش کرنا۔

آپ بھی اس کارخیر میں شریک ہوسکتے ہیں اور جس کی بہترین صورت یہ ہے کہ آپ ''بیت القرآن'' کی مطبوعہ کتب خرید کر عوام الناس میں تقسیم فرمائیں۔ جزاکم اللہ خیرا۔

الداعی الی الخیر: ''بیت القرآن'' لاہور، پاکستان